بسلسلۂ تبلیغ جماعت نوری

حسام الحرمین

حسب الارشاد
سید محمد معصوم جیلانی
لاہور

نوری کتب خانہ بازار داتا صاحب لاہور

ببسلسلۂ اشاعت جماعت نوری

مسلمانو! مسلمانو! اے مصطفےٰ پیارے کے نام پر قربان ہو، اسی پیارے محبوب کی عظمت کیلئے ذرا اس مقدمۂ کتاب مستطاب

حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین

مسمّٰی بنامِ تاریخی

تمہید ایمان بآیات قرآن

کو ملاحظہ کرو!

جس میں صرف قرآن عظیم کی آیتوں کا بیان ہے، کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کے یہ معنی ہیں۔ پیارے بھائیو اس کے دیکھنے سے سچا حقیقی ایمان نظر آتا ہے، مسلمان کا ایمان ترقی دلور وقوت پاتا ہے، ایک نظر دیکھ تو دیکھو، ذرا اس خلاصہ فوائد فتاوے پر نظر فرماؤ، مبارک فتوے کہ علمائے حرمین شریفین نے لکھے ان سب کی فرصت نہ ہو، تو یہ چند ورق کا خلاصہ ہی دیکھو کہ حق واضح ہو۔

ازافادات اعلیحضرت مجدد مأتہ حاضرہ مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

دیکھو اللہ و رسول تمہیں اپنی طرف بلاتے ہیں جواب بھی نہ دو گے تو حجۃ اللہ قائم ہو چکی

ناشر سید محمد حسن جیلانی نوری کتب خانہ بازار داتا صاحب لاہور

(گلزار عالم پریس لاہور)

تمہیدِ ایمان

بآیاتِ قرآن

۱۳۲۶ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ بِالتَّبْجِيْلِ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

مسلمان بھائیوں سے

عاجزانہ دست بستہ عرض!

پیارے بھائیو! اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اللہ تعالیٰ آپ سب حضرات کو اور آپ کے صدقے میں اس ناچیز کثیر السیّات کو دینِ حق پر قائم رکھے اور اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت دل میں سچی عظمت دے اور اسی پر ہم سب کا خاتمہ کرے، آمین یا ارحم الراحمین

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ اے نبی! بیشک ہم نے تمہیں بھیجا گواہ اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا تاکہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔ اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو۔ مسلمانو! دیکھو دینِ اسلام بھیجنے قرآن مجید اتارنے کا مقصود ہی تمہارا مولیٰ تبارک و تعالیٰ تین باتیں بتاتا ہے، اوّل یہ کہ لوگ اللہ و رسول پر ایمان لائیں، دوم یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کریں۔ سوم یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں رہیں، مسلمانو! ان تینوں

جلیل باتوں کی جمیل ترتیب تو دیکھو سب میں پہلے ایمان کو فرمایا۔ اور سب میں پیچھے اپنی عبادت
کو اور بیچ میں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کو اس لئے کہ بغیر ایمان
تعظیم کارآمد نہیں بہتیرے نصاریٰ ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم اور حضور پر
سے دفع اعتراضات کافران لئیم میں تصنیفیں کر چکے لکچر دے چکے۔ مگر جب کہ ایمان نہ لائے
کچھ مفید نہیں کہ یہ ظاہری تعظیم ہوئی۔ دل میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی عظمت ہوتی
تو ضرور ایمان لاتے۔ پھر جب تک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی تعظیم نہ ہو، عمر بھر عبادت الٰہی
میں گزارے سب بیکار و مردود ہے۔ بہتیرے جوگی اور راہب ترک دنیا کرکے اپنے طور پر
ذکر و عبادت الٰہی میں عمر کاٹ دیتے ہیں۔ بلکہ ان میں بہت وہ ہیں کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
کا ذکر سیکھتے اور ضربیں لگاتے ہیں۔ مگر ازانجا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
تعظیم نہیں، کیا فائدہ، اصلاً قابل قبول بارگاہ الٰہی نہیں۔ اللہ عزوجل ایسوں ہی کو فرماتا ہے
وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ۔ جو کچھ اعمال انہوں
نے کیے تھے ہم نے سب برباد کر دیے۔ ایسوں ہی کو فرماتا ہے۔ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۔ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً
عمل کریں مشقتیں بھریں اور بدلہ کیا ہوگا یہ کہ بھڑکتی آگ میں بیٹھیں گے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ مسلمانو
کہو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم مدار ایمان و مدار نجات و مدار قبول اعمال ہوئی یا نہیں؟ کہو ہوئی اور ضرور ہوئی۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨ
اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۔ اے نبی تم فرما دو کہ اے لوگو اگر تمہارے باپ تمہارے بیٹے تمہارے
بھائی تمہاری بیبیاں تمہارا کنبہ تمہاری کمائی کے مال اور وہ سوداگری جس کے نقصان کا
تمہیں اندیشہ ہے اور تمہاری پسند کے مکان ان میں کوئی چیز بھی اگر تم اللہ اور اللہ کے رسول

آیۃ ۲ ۔ اللہ و رسول کی محبت ماں باپ کنبہ قبیلہ مال و زر تجارت سب جہان سے زائد ہونی شرط ہے۔

اور اس کی راہ میں کوشش کرنے سے زیادہ محبوب ہے تو انتظار رکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا عذاب اتارے اور اللہ تعالیٰ بے حکموں کو راہ نہیں دیتا۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جسے دنیا جہان میں کوئی معزز کوئی عزیز کوئی مال کوئی چیز اللہ و رسول سے زیادہ محبوب ہو وہ بارگاہ الٰہی سے مردود ہے۔ اللہ اسے اپنی طرف راہ نہ دے گا۔ اسے عذاب الٰہی کے انتظار میں رہنا چاہیے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ تمہارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ تم میں کوئی مسلمان نہ ہوگا جب تک میں اسے اس کے ماں باپ اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ یہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم میں انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ اس نے تو بات صاف فرما دی کہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ کسی عزیز رکھے ہرگز مسلمان نہیں مسلمانو کہو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام جہان سے زیادہ محبوب رکھنا مدار ایمان و مدار نجات ہوا یا نہیں۔ کہو ہوا اور ضرور ہوا یہاں تک تو سارے کلمہ گو خوشی خوشی قبول لیں گے کہ ہاں ہمارے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظیم عظمت ہے ہاں ہاں ماں باپ اولاد سارے جہان سے زیادہ ہمیں حضور کی محبت ہے۔ بھائیو خدا ایسا ہی کرے۔ مگر ذرا کان لگا کر اپنے رب کا ارشاد سنو۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:۔

الٓمّٓ ۚ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۰ کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنا کہہ لینے پر چھوڑ دیئے جائیں گے۔ کہ ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہو گی۔ یہ آیت مسلمانوں کو ہوشیار کر رہی ہے کہ دیکھو کلمہ گوئی اور زبانی ادعائے مسلمانی پر تمہارا چھٹکارا نہ ہوگا۔ ہاں ہاں سنتے ہو آزمائے جاؤ گے آزمائش میں پورے نکلے تو مسلمان ٹھہرو گے۔ ہر شے کی آزمائش میں یہی دیکھا جاتا ہے۔ کہ جو باتیں اس کے حقیقی و واقعی ہونے کو درکار ہیں وہ اس میں ہیں یا نہیں۔ ابھی قرآن و حدیث ارشاد فرما چکے کہ ایمان کے حقیقی و واقعی ہونے

کو دو باتیں ضرور ہیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعظیم اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو تمام جہان پر تقدیم۔ تو اس کی آزمائش کا یہ صریح طریقہ ہے کہ تم کو جن لوگوں سے کیسی ہی تعظیم کتنی ہی عقیدت کتنی ہی دوستی کیسی ہی محبت کا علاقہ ہو جیسے تمہارے باپ تمہارے استاذ تمہارے پیر تمہاری اولاد تمہارے بھائی تمہارے احباب تمہارے بڑے تمہارے اصحاب تمہارے مولوی تمہارے حافظ تمہارے مفتی تمہارے واعظ وغیرہ وغیرہ کسے باشد جب وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرے اصلاً تمہارے قلب میں ان کی عظمت ان کی محبت کا نام ونشان نہ رہے۔ فوراً ان سے الگ ہو جاؤ۔ دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو ان کی صورت ان کے نام سے نفرت کھاؤ۔ پھر نہ تم اپنے رشتے علاقے دوستی الفت کا پاس کرو۔ نہ اس کی مولویت مشیخت بزرگی فضیلت خطرے میں لاؤ۔ کہ آخر یہ جو کچھ تھا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کی غلامی کی بنا پر تھا جب یہ شخص انہیں کی شان میں گستاخ ہوا پھر ہمیں اس سے کیا علاقہ رہا اس کے جبے عمامے پر کیا جائیں کیا بہتیرے یہودی جبے نہیں پہنتے عمامے نہیں باندھتے۔ اس کے نام علم وظاہری فضل کو لے کر کیا کریں کیا بہتیرے پادری بکثرت فلسفی بڑے بڑے علوم و فنون نہیں جانتے۔ اور اگر یہ نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل تم نے اس کی بات بنانی چاہی اس نے حضور سے گستاخی کی اور تم نے اس سے دوستی نباہی یا اسے ہر برے سے بدتر برا نہ جانا یا اسے برا کہنے پر برا مانا یا اسی قدر کہ تم نے اس امر میں بے پرواہی منائی۔ یا تمہارے دل میں اس کی طرف سے سخت نفرت نہ آئی۔ تو للہ اب تمہیں انصاف کر لو کہ تم ایمان کے امتحان میں کہاں پاس ہوئے۔ قرآن وحدیث نے جس پر حصول ایمان کا مدار رکھا تھا۔ اس سے کتنی دور نکل گئے۔ مسلمانو کیا جس کے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہو گی وہ ان کے بدگو کی وقعت کر سکے گا۔ اگرچہ اس کا پیر یا استاد یا پدر ہی کیوں نہ ہو کیا جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و محبت کا امتحان کیا جاتا ہے۔

وسلم تمام جہان سے زیادہ پیارے ہوں۔ وہ ان کے گستاخ سے فوراً سخت شدید
نفرت نہ کرے گا۔ اگرچہ اس کا دوست یا برادر یا پسر ہی کیوں نہ ہو بلّٰہ اپنے حال پر رحم
کرو۔ اور اپنے رب کی بات سنو۔ دیکھو، وہ کیونکر تمہیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا ہے۔ دیکھو۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا
اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَ
اَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ۭ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ حِزْبُ اللّٰهِ ۭ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

تو نہ پائے گا انہیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ اور قیامت پر کہ ان کے دل میں ایسوں کی
محبت آنے پائے جنہوں نے خدا و رسول سے مخالفت کی چاہے وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی
یا عزیز ہی کیوں نہ ہوں یہ ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش کر دیا
اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد فرمائی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے
نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ہمیشہ رہیں گے ان میں اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی
یہی لوگ اللہ والے ہیں۔ سنتا ہے اللہ والے ہی مراد کو پہنچے۔ اس آیت کریمہ میں صاف
فرما دیا۔ کہ جو اللہ یا رسول کی جناب میں گستاخی کرے مسلمان اس سے دوستی نہ کرے گا
جس کا صریح مفاد ہوا کہ جو اس سے دوستی کرے وہ مسلمان نہ ہوگا۔ پھر اس حکم کا قطعاً عام ہونا
بالتصریح ارشاد فرمایا کہ باپ بیٹے بھائی عزیز سب کو گنایا یعنی کوئی کیسا ہی تمہارے زعم
میں معظم یا کیسا ہی تمہیں بالطبع محبوب ہو ایمان ہے تو گستاخی کے بعد اس سے محبت نہیں
رکھ سکتے اس کی وقعت نہیں مان سکتے۔ ورنہ مسلمان نہ رہو گے۔ مولیٰ سبحانہ و تعالیٰ کا اتنا
فرمانا ہی مسلمانوں کے لئے بس تھا۔ مگر دیکھو وہ تمہیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا اپنی عظیم نعمتوں
کا لالچ دلاتا ہے۔ کہ اگر اللہ و رسول کی عظمت کے آگے تم نے کسی کا پاس نہ کیا۔ کسی سے علاقہ نہ

رکھا۔ تو تمہیں کیا کیا فائدے حاصل ہوں گے (۱) اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں ایمان نقش کردے گا جس میں ان شاء اللہ تعالیٰ حسن خاتمہ کی بشارت جلیلہ ہے۔ کہ اللہ کا لکھا نہیں مٹتا (۲) اللہ تعالیٰ روح القدس سے تمہاری مدد فرمائے گا (۳) تمہیں ہمیشگی کی جنتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں (۴) تم خدا کے گروہ کہلاؤ گے خدا والے ہو جاؤ گے (۵) منہ مانگی مرادیں پاؤ گے۔ بلکہ امید و خیال و گمان سے کروڑوں درجے افزوں (۶) سب سے زیادہ یہ کہ اللہ تم سے راضی ہو گا (۷) یہ کہ فرماتا ہے۔ میں تم سے راضی۔ تم مجھ سے راضی۔ بندے کے لئے اس سے زائد اور کیا نعمت ہوتی کہ اس کا رب اس سے راضی ہو مگر انتہائے بندہ نوازی یہ کہ فرمایا کہ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔ مسلمانو خدا لگتی کہنا۔ اگر آدمی کروڑ جانیں رکھتا ہو اور وہ سب کی سب ان عظیم دولتوں پر نثار کر دے۔ تو واللہ کہ مفت پائیں گے۔ پھر زید و عمرو سے علاقہ تعظیم و محبت یک لخت قطع کر دینا کتنی بڑی بات ہے جس پر اللہ تعالیٰ ان بے بہا نعمتوں کا وعدہ فرما رہا ہے اور اس کا وعدہ یقیناً سچا ہے۔ قرآن عظیم کی عادت کریمہ ہے۔ کہ جو حکم فرماتا ہے۔ جیسا کہ اس کے ماننے والوں کو اپنی نعمتوں کی بشارت دیتا ہے۔ نہ ماننے والوں پر اپنے عذابوں کا تازیانہ بھی رکھتا ہے۔ کہ جو پست ہمت نعمتوں کے لالچ میں نہ آئیں سزاؤں کے ڈر سے راہ پائیں وہ عذاب بھی سن لیجئے۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:۔

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ اے ایمان والو اپنے باپ اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں جو ان سے رفاقت کریں تو وہی لوگ ستمگار ہیں اور فرماتا ہے يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ (الی قولہ تعالیٰ) تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ (الی قولہ تعالیٰ) لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ تم چھپ کر ان سے دوستی کرتے ہو اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہو اور تم میں جو ایسا کرے گا۔ وہ ضرور سیدھی راہ سے بہکا۔ تمہارے رشتے اور تمہارے بچے تمہیں کچھ نفع نہ دیں گے۔ قیامت کے دن اللہ تم میں اور تمہارے پیاروں میں جدائی ڈال دے گا۔ کہ تم میں ایک دوسرے کے کچھ کام نہ آسکے گا۔ اللہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے اور فرماتا ہے وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ جو تم میں ان سے دوستی کرے گا تو بیشک وہ انہیں میں سے ہے بیشک اللہ ہدایت نہیں کرتا ظالموں کو پہلی دو آیتوں میں تو ان سے دوستی کرنیوالوں کو ظالم و گمراہ ہی فرمایا تھا اس آیت کریمہ نے بالکل تصفیہ فرما دیا کہ جو ان سے دوستی رکھے وہ بھی انہیں میں سے ہے انہیں کی طرح کافر ہے ان کے ساتھ ایک رسی میں باندھا جائے گا۔ اور وہ کوڑا بھی یاد رکھئے کہ تم چھپ چھپ کر ان سے میل رکھتے ہو اور میں تمہارے چھپے ظاہر سب کو خوب جانتا ہوں اب وہ رسی بھی سن لیجئے۔ جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والے باندھے جائیں گے والعیاذ باللہ تعالیٰ

آیت ۲: بد مذہب سے میل رکھنے والا انہیں میں سے ہے

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وہ جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے اور فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ بیشک جو لوگ اللہ و رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا و آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اللہ عزوجل ایذا سے پاک ہے اسے کون ایذا دے سکتا ہے۔ مگر حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کو اپنی ایذا فرمایا۔ ان آیتوں سے اس شخص پر جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدگویوں سے محبت کا برتاؤ کرے سات کوڑے ثابت

آیت ۳، ۴: حضور کو ایذا دینے والوں پر دونوں جہان میں اللہ کی لعنت
اور سخت عذاب

ہوئے (۱) ظالم ہے (۲) گمراہ ہے (۳) کافر ہے (۴) اس کے لئے دردناک عذاب ہے (۵) وہ آخرت میں ذلیل وخوار ہوگا (۶) اس نے اللہ واحد قہار کو ایذا دی (۷) اس پر دونوں جہان میں خدا کی لعنت ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ اے مسلمان اے مسلمان اے امتی سیدالانس والجان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خدارا ذرا انصاف کر۔ وہ سات بہتر ہیں جو ان لوگوں سے یک لخت ترک علاقہ کر دینے پر ملتے ہیں کہ دل میں ایمان جم جائے اللہ مددگار ہو۔ جنت مقام ہو اللہ والوں میں شمار ہو۔ مرادیں ملیں خدا تجھ سے راضی تو خدا سے راضی ہو یا یہ سات بھلے ہیں جو ان لوگوں سے تعلق لگا رہنے پر پڑینگے۔ کہ ظالم گمراہ کافر جہنمی ہو۔ آخرت میں خوار ہو۔ خدا کو ایذا دے۔ خدا دونوں جہان میں لعنت کرے ہیہات ہیہات کون کہہ سکتا ہے کہ یہ سات اچھے ہیں۔ کون کہہ سکتا ہے۔ کہ وہ سات چھوڑنے کے ہیں۔ مگر جان برادر خالی یہ کہہ دینا تو کام نہیں دیتا۔ وہاں تو امتحان کی ٹھہری ہے ابھی آیت سن چکے۔ الٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ کیا اس بھلاوے میں ہو کہ بس زبان سے کہہ کر چھوٹ جاؤ گے۔ امتحان ہوگا۔

ہاں یہی امتحان کا وقت ہے

دیکھو یہ اللہ واحد قہار کی طرف سے تمہاری جانچ ہے۔ دیکھو وہ فرما رہا ہے کہ تمہارے رشتے علاقے قیامت میں کام نہ آئیں گے۔ مجھ سے توڑ کر کس سے جوڑتے ہو۔ دیکھو وہ فرما رہا ہے کہ میں غافل نہیں میں بے خبر نہیں تمہارے اعمال دیکھ رہا ہوں۔ تمہارے اقوال سن رہا ہوں تمہارے دلوں کی حالت سے خبردار ہوں۔ دیکھو بے پرواہی نہ کرو۔ پرائے پیچھے اپنی عاقبت نہ بگاڑو۔ اللہ ورسول کے مقابل ضد سے کام نہ لو۔ دیکھو وہ تمہیں اپنے سخت عذاب سے ڈراتا ہے اس کے عذاب سے کہیں پناہ نہیں۔ دیکھو وہ تمہیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا ہے بے اس کی رحمت کے کہیں پناہ نہیں دیکھو اور گناہ تو نرے گناہ ہوتے ہیں جن کا عذاب کا استحقاق ہو۔ مگر ایمان نہیں جاتا۔ عذاب ہو کہ خواہ رب کی رحمت حبیب کی شفاعت سے بے عذاب ہی چھٹکارا ہو جائے گا یا ہو سکتا ہے مگر یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا مقام ہے۔ ان کی عظمت ان کی محبت مدار ایمان ہے قرآن مجید کی
آیتیں سن چکے کہ جو اس معاملہ میں کمی کرے اس پر دونوں جہان میں خدا کی لعنت ہے دیکھو جب
ایمان گیا۔ پھر اصلاً ابداً الآباد تک کبھی کسی طرح ہرگز اصلاً عذاب شدید سے رہائی نہ ہوگی
گستاخی کرنے والے جن کا تم لحاظ یا مَن لحاظ کرو وہاں وہ اپنی بھگت رہے ہوں گے تمہیں
بچانے نہ آئیں گے اور آئیں تو کیا کر سکتے ہیں۔ پھر ایسوں کا لحاظ کر کے اپنی جان کو ہمیشہ
ہمیشہ غضب جبار و عذاب نار میں پھنسا دینا کیا عقل کی بات ہے للہ للہ ذرا دیر کو اللہ و
رسول کے سوا سب اپن و آں سے نظر اٹھا کر آنکھیں بند کرو اور گردن جھکا کر اپنے آپ
کو اللہ واحد قہار کے سامنے سمجھو اور نرے خالص سچے اسلامی دل کے ساتھ محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم عظمت بلند عزت رفیع وجاہت جو ان کے رب نے انہیں بخشی اور ان
تعظیم ان کی توقیر پر ایمان و اسلام کی بنا رکھی اسے دل میں جما کر انصاف و ایمان سے کہو
کیا جس نے کہا کہ شیطان کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی
کونسی نص قطعی ہے۔ اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی
نہ کی کیا اس نے ابلیس لعین کے علم کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم اقدس پر نہ
بڑھایا کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وسعت علم سے کافر ہو کر شیطان کی وسعت
علم پر ایمان نہ لایا مسلمانو اسی بدگو سے اتنا ہی کہہ دیکھو کہ او علم میں شیطان کے ہمسر دیکھو
تو وہ برا مانتا ہے یا نہیں حالانکہ اسے تو علم میں شیطان سے کم بھی نہ کہا۔ بلکہ شیطان کے برابر
ہی بنایا۔ پھر کم کہنا کیا توہین نہ ہوگی۔ اور اگر وہ اپنی بات پالنے کو اس پر ناگواری ظاہر نہ کرے
اگرچہ دل میں قطعاً ناگوار مانے گا تو اسے چھوڑئیے اور کسی معظم سے کہہ دیکھئے اور پورا
ہی امتحان مقصود ہو۔ تو کیا کچہری میں جا کر آپ کسی حاکم کو انہیں لفظوں سے تعبیر کر سکتے
ہیں۔ دیکھئے ابھی ابھی کھلا جاتا ہے کہ توہین ہوئی اور بلاشبہ ہوئی پھر کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی توہین کرنا کفر نہیں ضرور ہے اور بالیقین ہے کیا جس نے شیطان کی وسعت علم

کو نص سے ثابت مان کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے وسعت علم ماننے والے کو کہا۔

دوسری دشنام

تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے اور کہا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے اس نے ابلیس لعین کو خدا کا شریک مانا یا نہیں ضرور مانا کہ جو بات مخلوق میں ایک کے لئے ثابت کرنا شرک ہوگی۔ وہ جس کسی کے لئے ثابت کی جائے قطعاً شرک ہی رہے گی کہ خدا کا شریک کوئی نہیں ہو سکتا جب رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے یہ وسعت علم ماننی شرک ٹھہرائی جس میں کوئی حصہ ایمان کا نہیں۔ تو ضرور واقعی وسعت خدا کی وہ خاص صفت ہوئی جس کو خدائی لازم ہے جب تو نبی کے لئے اس کا ماننے والا کافر مشرک ہوا اور اس نے وہی وسعت وہی صفت خود اپنے منہ ابلیس کے لئے ثابت مانی تو صاف صاف شیطان کو خدا کا شریک ٹھہرا دیا۔ مسلمانو کیا یہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونوں کی توہین نہ ہوئی۔ ضرور ہوئی۔ اللہ کی توہین تو ظاہر ہے کہ اس کا شریک بنایا اور وہ بھی کے ابلیس لعین کو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین یہ کہ ابلیس کا مرتبہ اتنا بڑھا دیا کہ وہ تو خدا کی خاص صفت میں حصہ دار ہے اور یہ اس سے ایسے محروم کہ ان کے لئے ثابت مانو تو مشرک ہو جاؤ۔ مسلمانوں کیا خدا و رسول کی توہین کرنے والا کافر نہیں ضرور ہے۔

تیسری دشنام

کیا جس نے کہا کہ بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور (یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ کیا اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صریح گالی نہ دی۔ کیا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اتنا ہی غیب دیا گیا تھا۔ جتنا ہر پاگل اور ہر چوپائے کو حاصل ہے مسلمان مسلمان اے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی تجھے اپنے دین و ایمان کا واسطہ۔ کیا اس ناپاک ملعون گالی کے صریح گالی ہونے میں تجھے کچھ شبہ گزر سکتا ہے۔ معاذ اللہ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت تیرے دل سے ایسی نکل گئی ہو۔ کہ اس شدید گالی میں بھی ان کی توہین نہ جانے اور اگر اب بھی تجھے اعتبار

نہ آئے تو خود انہیں بدگویوں سے پوچھ دیکھ کہ آیا تمہیں اور تمہارے استادوں پیروں کو کہہ سکتے ہیں کہ فلاں تجھے اتنا ہی علم ہے جتنا سؤر کو ہے تیرے استاد کو ایسا ہی علم تھا جیسا کتے کو ہے تیرے پیر کو اسی قدر علم تھا جس قدر گدھے کو ہے یا مختصر طور پر اتنا ہی ہو کہ او علم میں الو گدھے کتے کے ہمسر دیکھو تو وہ اس میں اپنی اور اپنے استاد و پیر کی توہین سمجھتے ہیں یا نہیں. قطعاً سمجھیں گے اور قابو پائیں تو سر ہو جائیں. پھر کیا سبب ہے کہ جو کلمہ ان کے حق میں توہین و کسر شان ہو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین نہ ہو کیا معاذ اللہ ان کی عظمت ان سے بھی گئی گزری ہے کیا اسی کا نام ایمان ہے حاشا للہ حاشا للہ کیا جس نے کہا کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے. جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے پھر اگر زید اس کا التزام کرے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب کہونگا. پھر علم الغیب کو منجملہ کمالات نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے. جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبوت سے کب ہو سکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا جاوے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے انتہی. کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور جانوروں پاگلوں میں فرق نہ جاننے والا حضور کو گالی نہیں دیتا کیا اس نے اللہ عزوجل کے کلام کا صراحۃً ابطال نہ کر دیا دیکھو۔

حفظ الایمان

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۚ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝ اے نبی! اللہ نے تم کو سکھایا جو تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا فضل تم پر بڑا ہے یہاں نامعلوم باتوں کا علم عطا فرمانے کو اللہ عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے کمالات و مدائح میں شمار فرمایا اور فرماتا ہے وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ بیشک یعقوب ہمارے سکھائے سے علم والا ہے اور فرماتا ہے وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ملائکہ نے ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم کو ایک علم والے لڑکے اسحق علیہ الصلوۃ والسلام کی بشارت

[illegible]

[illegible]

دی اور فرماتا ہے وَعَلَّمْنٰہُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ہم نے خضر کو اپنے پاس سے ایک علم سکھایا
وغیرہا آیات جن میں اللہ تعالیٰ نے علم کو کمالات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام واثنا میں
گن۔ اب زید کی جگہ اللہ عزوجل کا نام پاک لیجئے اور علم غیب کی جگہ مطلق علم جس کا ہر چوپائے
کو ملنا اور بھی ظاہر ہے اور دیکھئے اس بدگوئے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تقریر
کس طرح کلام اللہ عزوجل کا رد کر رہی ہے یعنی یہ بدگو خدا کے مقابل کھڑا ہو کر کہہ
رہا ہے۔ کہ آپ (یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام
کی ذات مقدسہ پر علم کا اطلاق کیا جانا اگر بقول خدا صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے
کہ اس علم سے مراد بعض علم ہے یا کل علوم اگر بعض علوم مراد ہیں تو اس میں حضور اور دیگر
انبیاء کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے
بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی بات کا علم ہوتا ہے تو چاہیے کہ سب کو عالم کہا
جائے پھر اگر خدا اس کا التزام کرے کہ ہاں میں سب کو عالم کہوں گا تو پھر علم کو منجملہ کمالات
نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبوت
سے کب ہو سکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا جائے۔ تو نبی اور غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا لازم
ہے اور اگر تمام علوم مراد ہیں اسی طرح کہ اس کی ایک فرد خارج نہ رہے۔ تو اس کا بطلان
دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے۔ انتہی۔ بس ثابت ہوا کہ خدا کے وہ سب اقوال اس کی اسی
دلیل سے باطل ہیں مسلمانو دیکھا کہ اس بدگو نے فقط محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ہی کو گالی نہ دی بلکہ ان کے رب جل وعلا کے کلاموں کو بھی باطل و مردود کر دیا۔ مسلمانو
جس کی جرأت یہاں تک پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو پاگلوں
اور جانوروں کے علم سے ملا دے اور ایمان و اسلام و انسانیت سب سے آنکھیں بند کر کے
صاف کہہ دے کہ نبی اور جانور میں کیا فرق ہے اس سے کیا تعجب کہ خدا کے کلاموں کو رد
کرے باطل بتائے پس پشت ڈالے زیر پا ملے بلکہ جو یہ سب کچھ کلام اللہ کے ساتھ

کر چکا۔ وہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اس گالی پر جرأت کر سکے گا۔
مگر ہاں اس سے دریافت کرو کہ آپ کی یہ تقریر خود آپ اور آپ کے اساتذہ میں جاری
ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو کیوں اور اگر ہے تو کیا جواب۔ ہاں ان بدگویوں سے کہو کیا۔
آپ حضرات اپنی تقریر کے طور پر جو آپ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی شان میں جاری کی۔ خود آپ نے آپ سے اس دریافت کی اجازت دے سکتے ہیں کہ آپ
صاحبوں کو عالم فاضل مولوی ملا چنیں چناں فلاں فلاں کیوں کہا جاتا ہے اور حیوانات
و بہائم مثلاً کتے سور کو کوئی ان الفاظ سے تعبیر نہیں کرتا۔ ان مناصب کے باعث آپ کے
اتباع و اذناب آپ کی تعظیم تکریم توقیر کیوں کرتے دست و پا پر بوسہ دیتے ہیں اور جانوروں
مثلاً الو۔ گدھے کے ساتھ کوئی یہ برتاؤ نہیں برتتا۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ کل علم تو قطعاً آپ صاحبوں
کو بھی نہیں اور بعض میں آپ کی کیا تخصیص ایسا علم تو الو۔ گدھے کتے۔ سور سب کو حاصل ہے
تو چاہیے ان سب کو عالم و فاضل و چنیں و چناں کہا جائے۔ پھر اگر آپ اس کا التزام کریں
کہ ہاں ان سب کو علما کہیں گے۔ تو پھر علم کو آپ کے کمالات میں کیوں شمار کیا جاتا ہے جس
امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو گدھے کتے سور سب کو حاصل ہو۔ وہ آپ کے
کمالات سے کیوں ہوا اور اگر التزام نہ کیا جائے تو آپ ہی کے بیان سے آپ میں اور گدھے
کتے سور میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے فقط مسلمانو! یوں دریافت کرتے ہی بعونہ
تعالیٰ صاف کھل جائے گا کہ ان بدگویوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کیسی صریح
شدید گالی دی اور ان کے رب عزوجل کے قرآن مجید کو جا بجا کیسا ردّ و باطل کر دیا مسلمانو خاص
اس بدگو اور اس کے ساتھیوں سے پوچھو پھر خود ان کے اقرار سے قرآن عظیم کی یہ آیات جیساں ہوئیں یا نہیں

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ
لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولَٰئِكَ

قرآن مجید اور ان کے خود اپنے اقرار سے ثابت ہوا کہ جو بدگو ہیں وہ چوپایوں سے بدتر گمراہ ہیں

[illegible]

هُمُ الْغٰفِلُوْنَ اور بیشک ضرور ہم نے جہنم کے لئے پھیلا رکھے ہیں بہت سے جن اور آدمی ان کے دل ہیں جن سے حق کو نہیں سمجھتے اور وہ آنکھیں جن سے حق کا راستہ نہیں سوجھتے اور وہ کان جن سے حق بات نہیں سنتے وہ چوپاؤں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بڑھ کر بہکے ہوئے وہی لوگ غفلت میں پڑے ہیں اور فرماتا ہے اَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَیْهِ وَكِیْلًا ۙ۝ اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ یَسْمَعُوْنَ اَوْ یَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِیْلًا ۝ بھلا دیکھو تو جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا تو کیا تو اس کا ذمہ لے گا یا تجھے گمان ہے کہ ان میں بہت سے کچھ سنتے یا عقل رکھتے ہیں وہ تو نہیں مگر جیسے چوپائے بلکہ وہ تو ان سے بھی بڑھ کر گمراہ ہیں ان بدگویوں نے چوپاؤں کا علم تو انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کے برابر ملا اب ان سے پوچھئے کیا تمہارا علم انبیاء یا خود حضور سید الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والثناء کے برابر ہے. ظاہراً اس کا دعویٰ نہ کریں گے اور اگر کہہ بھی دیں کہ جب چوپاؤں سے برابری کر دی آپ تو دو پائے ہیں برابری ماننے کیا مشکل ہے تو یوں پوچھئے کہ تمہارے استادوں پیروں ملانوں میں کوئی بھی ایسا گزرا جو تم سے علم میں زیادہ ہو یا سب ایک برابر ہو آخر کہیں تو فرق نکالیں گے تو ان کے وہ استاد وغیرہ تو ان کے اقرار سے علم میں چوپاؤں کے برابر ہوئے اور یہ ان سے علم میں کم ہیں جب تو ان کی شاگردی کی اور جو ایک ساوی سے کم ہو. دوسرے سے بھی ضرور کم ہوگا تو یہ حضرات خود اپنی تقریر کی رو سے چوپاؤں سے بڑھ کر گمراہ ہوئے. اور اس آیت کے مصداق ٹھہرے. كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ۝ مسلمانو یہ حالتیں تو ان کلمات کی تھیں جن میں انبیائے کرام و حضور پر نور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہاتھ صاف کئے گئے. پھر ان عبارات کا کیا پوچھنا جن میں اصالۃً بالقصد رب العزۃ عز جلالہ کی عزت پر حملہ کیا گیا ہو خدارا انصاف کیا بس

نے کہا کہ میں نے کب کہا ہے کہ میں وقوع کذب باری کا قائل نہیں ہوں یعنی وہ شخص
اس کا قائل ہے کہ خدا بالفعل جھوٹا ہے جھوٹ بولا جھوٹ بولتا ہے اس کی نسبت یہ فتوی
دینے والا کہ اگرچہ اس نے تاویل آیات میں خطا کی مگر تاہم اس کا فر یا بدعتی ضال کہنا
نہیں چاہیے جس نے کہا کہ اس کو کوئی سخت کلمہ نہ کہنا چاہیے۔ جس نے کہا کہ اس میں تکفیر علمائے
سلف کی لازم آتی ہے۔ حنفی شافعی پر طعن و تضلیل نہیں کر سکتا یعنی خدا کو معاذ اللہ جھوٹا
کہنا بہت سے علمائے سلف کا بھی مذہب تھا۔ یہ اختلاف حنفی شافعی کا سا ہے۔ کسی نے ہاتھ
ناف سے اوپر باندھے کسی نے نیچے ایسا ہی اسے بھی سمجھو کہ کسی نے خدا کو سچا کہا کسی نے
جھوٹا لہذا ایسے کو تضلیل و تفسیق سے مامون کرنا چاہیے۔ یعنی جو خدا کو جھوٹا کہے اسے گمراہ
گیا معنے گنہگار بھی نہ کہو کیا جس نے یہ سب تو اس مکذب خدا کی نسبت بتایا اور یہیں
خود اپنی طرف سے باوصف اس بے معنی اقرار کے کہ قدرة علی الکذب مع امتناع الوقوع
مسئلہ اتفاقیہ ہے صاف صریح کہدیا کہ وقوع کذب کے معنی درست ہوگئے۔ یعنی یہ بات
ٹھیک ہوگئی کہ خدا سے کذب واقع ہوا۔ کیا یہ شخص مسلمان رہ سکتا ہے۔ کیا جو ایسے کو مسلمان
سمجھے خود مسلمان ہو سکتا ہے۔ مسلمانو! خدا را انصاف ایمان نام کا ہیکا تھا تصدیق الٰہی
کا تصدیق کا صریح مخالف کیا ہے تکذیب تکذیب کے کیا معنی ہیں کسی کی طرف کذب منسوب
کرنا۔ جب صراحۃً خدا کو کاذب کہہ کر بھی ایمان باقی رہے تو خدا جانے ایمان کس جانور کا نام ہے۔ خدا
جانے مجوس و ہنود و نصاریٰ و یہود کیوں کافر ہوئے۔ ان میں تو کوئی صاف صاف اپنے معبود کو جھوٹا بھی
نہیں بتاتا۔ ہاں معبود برحق کی باتوں کو یوں نہیں مانتے کہ انہیں اسکی باتیں ہی نہیں جانتے یا تسلیم نہیں کرتے ایسا تو
دنیا کے پردے پر کوئی کافر سا کافر بھی شاید نہ نکلے کہ خدا کو خدا مانتا اسکے کلام کو اس کا کلام جانتا اور
پھر بے دھڑک کہتا ہو کہ اس نے جھوٹ کہا۔ اس سے وقوع کذب کے معنی درست ہوگئے
غرض کوئی ذی انصاف شک نہیں کر سکتا کہ ان تمام بدگویوں نے منہ بھر کر احد و
رسول کو گالیاں دی ہیں اب یہی وقت امتحان الٰہی ہے واحد قہار جبار عز و جلالہ سے

چھٹا دشنام

ساتواں دشنام

آٹھواں دشنام

سے ڈرو اور وہ آئتیں کہ اوپر گزریں پیش نظر رکھ کر عمل کرو۔ آپ تمہارا ایمان تمہارے
دلوں میں تمام بدگویوں سے نفرت بھر دے گا۔ ہرگز اللہ و محمد رسول اللہ جل وعلا و صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل تمہیں ان کی حمایت نہ کرنے دے گا۔ تم کو ان سے گھن آئے گی
نہ کہ ان کی ترجیح کرو اللہ رسول کے مقابل ان کی گالیوں میں مہمل و بیہودہ تاویل گھڑو۔ للہ
انصاف اگر کوئی شخص تمہارے ماں باپ استاد پیر کو گالیاں دے اور نہ صرف زبانی بلکہ
لکھ لکھ کر چھاپے شائع کرے کیا تم اس کا ساتھ دوگے یا اس کی بات بنانے کو تاویلیں
گھڑو گے۔ یا اس کے بکنے سے بے پروائی کرکے اس سے بدستور صاف رہو گے۔
نہیں نہیں اگر تم میں انسانی غیرت انسانی حمیت ماں باپ کی عزت و حرمت عظمت
محبت کا نام و نشان بھی لگا رہ گیا ہے تو اس بدگو دشنامی کی صورت سے نفرت کرو
گے اس کے سایہ سے دور بھاگو گے اس کا نام سن کر غیظ لاؤ گے جو اس کے لئے
بناوٹیں گھڑے اس کے بھی دشمن ہو جاؤ گے پھر خدا کے لئے ماں باپ کو ایک پلے میں
رکھو اور اللہ واحد قہار و محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و عظمت پر
ایمان کو دوسرے پلے میں اگر مسلمان ہو تو ماں باپ کی عزت کو اللہ و رسول کی عزت
سے کچھ نسبت نہ مانو گے ماں باپ کی محبت و حمایت کو اللہ و رسول کی محبت و خدمت
کے آگے ناچیز جانو گے تو واجب واجب واجب لاکھ لاکھ واجب سے بڑھ کر واجب
کہ ان کے بدگو سے وہ نفرت و دوری و غیظ و جدائی ہو کہ ماں باپ کے دشنام
دہندہ کے ساتھ اس کا ہزارواں حصہ نہ ہو۔ یہ ہیں وہ لوگ جن کے لئے وہ سات
نعمتوں کی بشارت ہے۔ مسلمانو تمہارا یہ ذلیل خیرخواہ امید کرتا ہے کہ واحد قہار
کی ان آیات اور اس بیان شافی واضح البیانات کے بعد اس بارہ میں آپ سے
زیادہ اس عرض کی حاجت نہ ہو۔ تمہارے ایمان خود ہی ان بدگویوں سے
وہی پاک مبارک الفاظ بول اٹھیں گے جو تمہارے رب عزوجل نے قرآن عظیم

دیکھو ایمان کی خبر لو۔ کہ امتحان سے تمہارے نزدیک اللہ و رسول سے ماں باپ استاد بڑھ کر ٹھہرتے ہیں۔

میں تمہارے سکھانے کو قوم ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے نقل فرمائے۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

آیت ۱۶

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ (الی قولہ تعالی) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَمَنْ يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ۔ بیشک تمہارے لئے ابراہیم اور اس کے ساتھ والے مسلمانوں میں اچھی ریس ہے۔ جب وہ اپنی قوم سے بولے بیشک ہم تم سے بیزار ہیں اور ان سے جن کو تم خدا کے سوا پوجتے ہو ہم تمہارے منکر ہوئے اور ہم میں اور تم میں دشمنی اور عداوت ہمیشہ کو ظاہر ہو گئی جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ۔ بیشک ضرور ان میں تمہارے لئے عمدہ ریس تھی۔ اس کے لئے جو اللہ اور قیامت کی امید رکھتا ہو اور جو منہ پھیرے تو بیشک اللہ ہی بے پرواہ سراہا گیا ہے۔ یعنی وہ جو تم سے یہ فرما رہا ہے کہ جس طرح میرے خلیل اور ان کے ساتھ والوں نے کیا کہ میرے لئے اپنی قوم کے صاف دشمن ہو گئے اور تکا توڑ کر ان سے جدائی کر لی اور کھول کر کہہ دیا کہ ہم سے تم سے کچھ علاقہ نہیں ہم تم سے قطعی بیزار ہیں تمہیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیئے یہ تمہارے بھلے کو تم سے فرما رہا ہے۔ مانو تو تمہاری خیر ہے نہ مانو تو اللہ کو تمہاری کچھ پرواہ نہیں جہاں وہ میرے دشمن ہوئے ان کے ساتھ تم بھی سہی وہ تمام جہان سے غنی ہے اور تمام خوبیوں سے موصوف جس ذو علا و تبارک و تعالیٰ۔

یہ تو قرآن عظیم کے احکام تھے

اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی چاہے گا ان پر عمل کی توفیق دے گا۔ مگر یہاں دو فرقے ہیں جن کو ان احکام میں عذر پیش آتے ہیں اوّل بے علم نادان ان کے عذر دو قسم کے ہیں۔ عذر

ف یہاں دو فرقے ان احکام کے خلاف چلتے ہیں پہلا فرقہ جہلا و ان کا ایک عذر دوستی رشتہ یا علاقہ استادی وغیرہ دوسرا عذر فلاں بدگو مولوی ہے اسے کیونکر برا کہیں۔

اول۔ فلاں تو ہمارا استاد یا بزرگ یا دوست ہے اس کا جواب تو قرآن عظیم کی متعدد آیات سے سن چکے کہ رب عزوجل نے بار بار بتکرار صراحۃً فرمادیا کہ غضب الٰہی سے بچنا چاہتے ہو تو اس باب میں اپنے باپ کی بھی رعایت نہ کرو۔ عذر دوم صاحب یہ بدگو لوگ بھی تو مولوی ہیں۔ بھلا مولویوں کو کیونکر کافر سمجھیں یا برا جانیں اسکا جواب

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهِ غِشَاوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ أَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ

بھلا دیکھو تو جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنالیا۔ اور اللہ نے علم ہوتے ساتے اسے گمراہ کیا اور اس کے کان اور دل پر مہر لگادی اور اس کی آنکھ پر پٹی چڑھادی تو کون اسے راہ پر لائے۔ اللہ کے بعد تو کیا تم دھیان نہیں کرتے۔ اور فرماتا ہے۔ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۰ وہ جن پر توریت کا بوجھ رکھا گیا۔ پھر انہوں نے اسے نہ اٹھایا ان کا حال اس گدھے کا سا ہے جس پر کتابیں لدی ہوں کیا بری مثال ہے ان کی جنہوں نے خدا کی آیتیں جھٹلائیں اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا اور فرماتا ہے۔ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ۰ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ إِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۰ سَآءَ مَثَلًا ۨ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَأَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ۰ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۰ انہیں پڑھ کر سنا خبر اس کی جسے ہم نے اپنی آیتوں کا علم دیا تھا۔ وہ ان سے نکل گیا

تو شیطان اس کے پیچھے لگا کہ گمراہ ہو گیا۔ اور ہم چاہتے تو اس علم کے باعث اسے گرنے سے اٹھا لیتے۔ مگر وہ تو زمین پکڑ گیا۔ اور اپنی خواہش کا پیرو ہو گیا تو اس کا حال کتے کی طرح ہے۔ تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکال کر ہانپے اور چھوڑ دے تو ہانپے یہ ان کا حال ہے جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں تو تم یہ ارشاد بیان کرو کہ شاید لوگ سوچیں کیا برا حال ہے ان کا جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور اپنی ہی جانوں پر ستم ڈھاتے تھے۔ جسے خدا ہدایت کرے وہی راہ پائے اور جسے گمراہ کرے۔ تو وہی سراسر نقصان میں ہیں۔ یعنی ہدایت کچھ علم پر نہیں خدا کے اختیار ہے یہ آیتیں ہیں اور حدیثیں جو گمراہ عالموں کی مذمت میں ہیں۔ ان کا تو شمار ہی نہیں۔ یہاں تک کہ ایک حدیث میں ہے دوزخ کے فرشتے بت پرستوں سے پہلے انہیں پکڑیں گے یہ کہیں گے کیا ہمیں بت پوجنے والوں سے بھی پہلے لیتے ہو۔ جواب ہے کہ لَیْسَ مَنْ یَعْلَمُ کَمَنْ لَا یَعْلَمُ جاننے والے اور انجان برابر نہیں[1] بھائیو عالم کی عزت تو اس بنا پر تھی کہ وہ نبی کا وارث ہے نبی کا وارث وہ جو ہدایت پر ہو اور جب گمراہی پر ہے تو نبی کا وارث ہوا یا شیطان کا اس وقت اس کی تعظیم نبی کی تعظیم ہوتی اب تو اس کی تعظیم شیطان کی تعظیم ہوگی یہ اس صورت میں ہے کہ عالم کفر سے نیچے کسی گمراہی میں ہو۔ جیسے بد مذہبوں کے علماء پھر اس کا کیا پوچھنا جو خود کفر شدید میں ہو اسے عالم دین جاننا ہی کفر ہے۔ نہ کہ عالم دین جان کر اس کی تعظیم بھائیو! علم اس وقت نفع دیتا ہے۔ کہ دین کے ساتھ ہو ورنہ پنڈت یا پادری کیا اپنے یہاں کے عالم نہیں ابلیس کتنا بڑا عالم تھا۔ پھر کیا کوئی اس کی تعظیم کرے گا۔ اسے تو معلم الملکوت کہتے ہیں یعنی فرشتوں کو علم سکھانا۔ جب سے اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم سے منہ موڑا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور کہ پیشانی آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں رکھا گیا اسے سجدہ نہ کیا۔ کیا اس وقت سے لعنت ابدی کا طوق اس کے گلے میں پڑا دیکھو جب سے

[1] طبرانی نے حلیہ میں ... تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ نے فرمایا سنہ ۵۲ صفحہ نمبر ۲۱ پر ہے

اس کے شاگردانِ رشید اس کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہیں۔ ہمیشہ اس پر لعنت بھیجتے
ہیں۔ ہر رمضان میں مہینہ بھر اسے زنجیروں میں جکڑتے ہیں قیامت کے دن کھینچ کر جہنم میں
دھکیلیں گے۔ یہاں سے علم کا جواب بھی واضح ہو گیا۔ اور استادی کا بھی۔ بھائیو کروڑ کروڑ
افسوس ہے۔ اس ادعائے مسلمانی پر کہ اللہ واحد قہار اور محمد رسول اللہ سید الابرار
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ استاد کی وقعت ہو۔ اللہ و رسول سے بڑھ کر بھائی
یا دوست یا دنیا میں کسی کی محبت ہو۔ اے رب ہمیں سچا ایمان دے صدقہ اپنے حبیب
کی سچی عزت سچی رحمت کا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ آمین۔ فرقہ دوم معاندین دشمنان
دین کہ خود انکار ضروریات دین رکھتے ہیں۔ اور صریح کفر کر کے اپنے اوپر سے نام کفر مٹانے
کو اسلام و قرآن و خدا اور رسول و ایمان کے ساتھ تمسخر کرتے اور براہ اغواء و تلبیس
و شیوہ ابلیس وہ باتیں بناتے ہیں کہ کسی طرح ضروریات دین ماننے کی قید اٹھ جائے
اسلام فقط طوطے کی طرح زبان سے کلمہ رٹ لینے کا نام رہ جائے۔ بس کلمہ کا نام لیتا ہو
پھر چاہے خدا کو جھوٹا کذاب کہے چاہے رسول کو سڑی سڑی گالیاں دے اسلام کسی طرح
نہ جائے بَلْ لَّعَنَہُمُ اللّٰہُ بِکُفْرِہِمْ فَقَلِیْلًا مَّا یُؤْمِنُوْنَ ۝ یہ مسلمانوں کے دشمن
اسلام کے عدو عوام کو چھلنے اور خدائے واحد قہار کا دین بدلنے کے لیے چند شیطانی مکر پیش
کرتے ہیں۔ مکر اول اسلام کا نام کلمہ گوئی کا ہے۔ حدیث میں فرمایا مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ جس نے لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا جنت میں جائے گا۔ پھر کسی قول یا فعل
کی وجہ سے کافر کیسے ہو سکتا ہے۔ مسلمانو! ذرا ہوشیار خبردار۔ اس مکر ملعون کا حاصل یہ ہے

دوسرا فرقہ معاندین اسلام کے بارے میں

ع۱ حضرت مجدد الف ثانی مکتوبات میں فرماتے ہیں مجرد تفوہ بکلمہ شہادت در اسلام کافی نیست تصدیق جمیع ما علم بالضرورت مجیئہ
من الدین باید و تبری از کفر و کافر نیز باید تا اسلام صورت بندد ۱۲ حاشیہ لطیفہ ع۲ ص۳۵ زیر قولہ

عبادتوں کا ... مذہب کہہ کر ...

آدم علیہ السلام کو سجدہ کرتا اس لیے تھا کہ ان کی پیشانی میں نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھا ۱۲ منہ

کہ زبان سے لا الہ الا اللہ کہہ لینا گویا خدا کا بیٹا بن جانا ہے آدمی کا بیٹا اگر اسے گالیاں دے جوتیاں مارے کچھ کرے اس کے بیٹے ہونے سے نہیں نکل سکتا یونہی جس نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا اب وہ چاہے خدا کو جھوٹا کذاب کہے چاہے رسول کو بڑی بڑی گالیاں دے اُس کا اسلام نہیں بدل سکتا۔ اس مکر کا جواب ایک تو اسی آیۂ کریمہ الٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ میں گزرا کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ نرے ادعائے اسلام پر چھوڑ دیے جائیں گے اور امتحان نہ ہوگا۔ اسلام اگر فقط کلمہ گوئی کا نام تھا تو وہ بیشک حاصل تھی۔ پھر لوگوں کا گھمنڈ کیوں تھا جسے قرآن عظیم رد فرما رہا ہے۔ نیز

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰکِنْ قُوْلُوْا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ۔ یہ گنوار کہتے ہیں ہم ایمان لائے تم فرمادو ایمان تو تم نہ لائے۔ ہاں یوں کہو کہ ہم مطیع اسلام ہوئے۔ ایمان ابھی تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا۔ اور فرماتا ہے اِذَا جَآءَکَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ۔ منافقین جب تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک حضور یقیناً خدا کے رسول ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ بیشک تم ضرور اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک یہ منافق ضرور جھوٹے ہیں۔ دیکھو کیسی لمبی چوڑی کلمہ گوئی کیسی کیسی تاکیدوں سے مؤکد کیسی کیسی قسموں سے مؤید ہرگز موجب اسلام نہ ہوئی اور اللہ واحد قہار نے ان کے جھوٹے کذاب ہونے کی گواہی دی تو مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ کا یہ مطلب گھڑنا صراحۃً قرآن عظیم کا رد کرنا ہے ہاں جو کلمہ پڑھتا ہوا اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو ہم اسے مسلمان جانیں گے جب تک اس سے کوئی کلمہ کوئی حرکت کوئی فعل منافی اسلام صادر نہ ہو بعد صدور منافی ہرگز کلمہ گوئی کام نہ دے گی۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:۔

یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ مَا قَالُوْا وَلَقَدْ قَالُوْا کَلِمَۃَ الْکُفْرِ وَکَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِہِمْ۔ خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نبی کی شان میں گستاخی نہ کی۔ اور البتہ بیشک وہ یہ کفر کا بول بولے اور مسلمان ہو کر کافر ہو گئے۔ ابن جریر و طبرانی و ابوالشیخ و ابن مردویہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک پیڑ کے سایہ میں تشریف فرما تھے۔ ارشاد فرمایا عنقریب ایک شخص آئے گا کہ تمہیں شیطان کی آنکھوں سے دیکھے گا۔ وہ آئے تو اس سے بات نہ کرنا کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ ایک کرنجی آنکھوں والا سامنے سے گزرا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بلا کر فرمایا تو اور تیرے رفیق کس بات پر میری شان میں گستاخی کے الفاظ بولتے ہیں۔ وہ گیا اور اپنے رفیقوں کو بلا لایا۔ سب نے آکر قسمیں کھائیں کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور کی شان میں بے ادبی کا نہ کہا۔ اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری کہ خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے گستاخی نہ کی اور بے شک ضرور وہ یہ کفر کا کلمہ بولے اور تیری شان میں بے ادبی کر کے اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔ دیکھو اللہ گواہی دیتا ہے کہ نبی کی شان میں بے ادبی کا لفظ کلمہ کفر ہے۔ اور اس کا کہنے والا اگرچہ لاکھ مسلمانی کا مدعی کروڑ بار کا کلمہ گو ہو کافر ہو جاتا ہے اور فرماتا ہے وَلَئِنْ سَاَلْتَہُمْ لَیَقُوْلُنَّ اِنَّمَا کُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ قُلْ اَبِاللّٰہِ وَاٰیٰتِہٖ وَرَسُوْلِہٖ کُنْتُمْ تَسْتَہْزِءُوْنَ ۔ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ کَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ ۔ اور اگر تم ان سے پوچھو تو بیشک ضرور کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے۔ تم فرما دو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔ ابن ابی شیبہ و ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و ابوالشیخ امام مجاہد تلمیذ خاص سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت فرماتے ہیں۔ انہ قال فی قولہ تعالیٰ وَلَئِنْ سَاَلْتَہُمْ لَیَقُوْلُنَّ اِنَّمَا کُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ، قال رجل من المنافقین

...نا محمد ان ناقۃ فلان بوادی کذا وکذا وما یدریہ بالغیب، یعنی کسی شخص کی اونٹنی گم ہو گئی اس کی تلاش تھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹنی فلاں جنگل میں فلاں جگہ ہے اس پر ایک منافق بولا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بتاتے ہیں کہ اونٹنی فلاں جگہ ہے، محمد غیب کیا جانیں اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ اتاری کہ کیا اللہ و رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو بہانے نہ بناؤ، تم مسلمان کہلا کر اس لفظ کے کہنے سے کافر ہو گئے (دیکھو تفسیر امام ابن جریر مطبع مصر جلد دہم صفحہ ۱۰۵ و تفسیر در منثور امام جلال الدین سیوطی جلد سوم صفحہ ۲۵۴) مسلمانو دیکھو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں اتنی گستاخی کرنے سے کہ وہ غیب کیا جانیں، کلمہ گوئی کام نہ آئی اور اللہ تعالیٰ نے صاف فرما دیا کہ بہانے نہ بناؤ تم اسلام کے بعد کافر ہو گئے یہاں سے وہ حضرات بھی سبق لیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم غیبیہ سے مطلقاً منکر ہیں، دیکھو یہ قول منافق کا ہے اور اس کے قائل کو اللہ تعالیٰ نے اللہ و قرآن و رسول سے ٹھٹھا کرنے والا بتایا اور صاف صاف کافر مرتد ٹھہرایا اور کیوں نہ ہو کہ غیب کی بات جاننی تو شان نبوت ہے جیسا کہ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی و امام احمد قسطلانی و مولانا علی قاری و علامہ محمد زرقانی وغیرہم اکابر نے تصریح فرمائی جس کی تفصیل رسائل علم غیب[1] میں بفضلہ تعالیٰ بروجہ اعلیٰ مذکور ہوئی پھر اس کی سخت شامت کمال ضلالت کا کیا پوچھنا جو غیب کی ایک بات بھی خدا کے بتائے سے بھی نبی کو معلوم ہونا محال و ناممکن بتاتا ہے اس کے نزدیک اللہ سے سب چیزیں غائب ہیں اور اللہ کو اتنی قدرت نہیں کہ کسی کو ایک غائب کا علم دے سکے، اللہ تعالیٰ شیطان کے دھوکوں سے پناہ دے۔ آمین۔ ہاں بے خدا کے بتائے کسی کو ذرہ بھر کا علم ماننا ضرور کفر ہے اور جمیع معلومات الٰہیہ کو علم

[1] اس نئے شاخسانے کے رد میں بفضلہ تعالیٰ چار رسالے چھپے (۱) ازاحۃ العیب (۲) الجلاء الکامل (۳) ابراء المجنون (۴) حیل اوراعمین میں پہلا اشاعت اللہ تعالیٰ معہ ترجمہ عنقریب شائع ہوگا۔ اور باقی تینوں بھی بعونہ تعالیٰ اس کے بعد با مداد التوفیق ۱۲۔

مخلوق کا محیط ہونا بھی باطل اور اکثر علماء کے خلاف ہے۔ لیکن روز ازل سے روز آخر تک کا ماکان ومایکون اللہ تعالیٰ کے معلومات سے وہ نسبت بھی نہیں رکھتا جو ایک ذرے کے لاکھویں کروڑویں حصے برابر تری کو کروڑ ہا کروڑ سمندروں سے ہو بلکہ یہ خود علوم محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چھوٹا سا ٹکڑا ہے ان تمام امور کی تفصیل الدولۃ المکیہ وغیرہا میں ہے خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا اور انشاء اللہ العظیم بہت مفید تھا۔ اب بحث سابق کی طرف عود کیجئے اس فرقہ باطلہ کا مکر دوم یہ ہے کہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب ہے کہ لانکفر احدا من اھل القبلۃ ہم اہل قبلہ میں سے کسی کو کافر نہیں کہتے اور حدیث میں ہے جو ہماری سی نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کو منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مسلمان ہے۔

مسلمانو! اس مکر خبیث میں ان لوگوں نے نری کلمہ گوئی سے عدول کرکے اب صرف قبلہ روئی کا نام ایمان رکھ دیا یعنی جو قبلہ رو ہو کر نماز پڑھ لے مسلمان ہے اگرچہ اللہ عزوجل کو جھوٹا کہے محمد رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیاں دے۔ کسی صورت کسی طرح ایمان نہیں ٹلتا ع چوں وضو ئے محکم بی بی تمیز اولاً اس مکر کا جواب:۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:۔

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالْکِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ اصل نیکی یہ نہیں ہے۔ کہ اپنا منہ نماز میں پورب یا پچھاں کو کرو۔ بلکہ اصل نیکی یہ ہے۔ کہ آدمی ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور قرآن اور تمام انبیاء پر۔ دیکھو صاف فرما دیا کہ ضروریات دین پر ایمان لانا ہی اصل کار ہے بغیر اس کے نماز میں قبلہ کو منہ کرنا کوئی چیز نہیں اور فرماتا ہے وَمَا مَنَعَھُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْھُمْ نَفَقٰتُھُمْ اِلَّآ اَنَّھُمْ کَفَرُوْا بِاللّٰہِ وَبِرَسُوْلِہٖ وَلَا یَاْتُوْنَ الصَّلٰوۃَ اِلَّا وَھُمْ کُسَالٰی

اور وہ نماز کو نہیں آتے مگر جی ہارے۔ اور خرچ نہیں کرتے مگر برے دل سے۔ (حاشیہ) پ ١٠ ع ١٥

---

۱ دیکھو کتاب قہر کا فلہ القیوم علی المکیہ الحسب الدولۃ المکیہ جس کا اضطر کا انشاء اللہ تعالیٰ ١٢ کاتب عفی عنہ

وَلَا یُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ. الآیۃ وہ جو خرچ کرتے ہیں اس کا قبول ہونا بند
نہ ہوا مگر اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور رسول کے ساتھ کفر کیا اور نماز کو نہیں آتے مگر جی
ہارے اور خرچ نہیں کرتے مگر برے دل سے۔ دیکھو ان کا نماز پڑھنا بیان کیا۔ اور پھر
انہیں کافر فرمایا کیا وہ قبلہ کو نماز نہیں پڑھتے تھے، فقط قبلہ کیسا قبلۂ دل وجان کعبہ
دین وایمان سرور عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے جانب قبلہ نماز پڑھتے تھے
اور فرماتا ہے۔ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّیْنِ وَنُفَصِّلُ
الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَیْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِیْ
دِیْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَآ اَیْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ یَنْتَهُوْنَ
پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز برپا رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں۔ اور
ہم پتہ کی باتیں صاف بیان کرتے ہیں علم والوں کے لئے اور اگر قول وقرار کرکے پھر
اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین پر طعن کریں تو کفر کے پیشواؤں سے لڑو ان کی قسمیں
کچھ نہیں شاید وہ باز آئیں دیکھو نماز وزکوٰۃ والے اگر دین پر طعنہ کریں تو انہیں کفر کا
پیشوا کافروں کا سرغنہ فرمایا کیا خدا ورسول کی شان میں وہ گستاخیاں دین پر
طعنہ نہیں اس کا بیان بھی سنئے۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے۔

مِنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَیَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَیْنَا وَاسْمَعْ
غَیْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَیًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِی الدِّیْنِ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا
وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْنَ
اِلَّا قَلِیْلًا الآیۃ کچھ یہودی بات کو اس کی جگہ سے بدلتے ہیں۔ اور کہتے ہیں ہم نے
سنا اور نہ مانا اور سنئے آپ سنائے نہ جائیں اور راعنا کہتے ہیں زبان پھیر کر اور
دین پر طعنہ کرنے کو۔ اور اگر وہ کہتے ہم نے سنا اور مانا اور سنئے اور ہمیں مہلت دیجئے

کفر کے سبب اللہ نے ان پر لعنت کی ہے تو ایمان نہیں لاتے مگر کم۔ تو ان کے لئے بہتر اور بہت ٹھیک ہوتا لیکن ان کے
کفر کے سبب اللہ نے ان پر
لعنت کی ہے تو ایمان نہیں لاتے مگر کم۔ کچھ یہودی جب دربار نبوت میں حاضر آتے
اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ عرض کرنا چاہتے تو یوں کہتے سنئے
آپ سنائے نہ جائیں جس سے ظاہر تو دعا ہوتی یعنی حضور کوئی ناگوار بات نہ سنائیے
اور دل میں بددعا کا ارادہ کرتے کہ سنائی نہ دے اور جب حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کچھ ارشاد فرماتے اور یہ بات سمجھ لینے کے لئے مہلت چاہتے تو راعنا
کہتے جس کا ایک پہلو ظاہر یہ کہ ہماری رعایت فرمائیے اور مراد خفی رکھنے رعونت
والا۔ اور بعض کہتے ہیں زبان دبا کر راعینا کہتے یعنی ہمارا چرواہا۔ جب پہلودار بات
دین میں طعنہ ہوئی تو صریح صاف کتنا سخت طعنہ ہوگی۔ بلکہ انصاف کیجئے تو ان باتوں
کا صریح بھی ان کلمات کی شناعت کو نہ پہنچتا بہرا ہونے کی دعا یا رعونت یا بکریاں چرانے
کی طرف نسبت کو ان الفاظ سے کیا نسبت کہ شیطان سے علم میں کمتر یا پاگلوں چوپایوں
سے علم میں ہمسر اور خدا کی نسبت وہ جھوٹا ہے جھوٹ بولتا ہے۔ جو اسے جھوٹا
بتائے مسلمان سنی صالح ہے۔ والعیاذ باللہ رب العالمین ثانیاً اس وہم شنیع کو
مذہب سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتانا حضرت امام پر سخت افترا داتہام
امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے عقاید کریمہ کی کتاب مطہر فقہ اکبر میں فرماتے ہیں۔ صفاتہ
تعالیٰ فی الازل غیر محدثۃ ولا مخلوقۃ فمن قال انہا مخلوقۃ او
محدثۃ او وقف فیہا او شک فیہا فہو کافر باللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کی صفتیں قدیم ہیں نہ نو پیدا
ہیں نہ کسی کی بنائی ہوئی تو جو انہیں مخلوق یا حادث کہے یا اس باب میں توقف کرے
یا شک لائے وہ کافر ہے اور خدا کا منکر۔ نیز امام ہمام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الوصیۃ
میں فرماتے ہیں۔ من قال بان کلام اللہ تعالیٰ مخلوق فہو کافر باللہ العظیم۔
جو شخص کلام اللہ کو مخلوق کہے اس نے عظمت والے خدا کے ساتھ کفر کیا۔ شرح فقہ

اکبر میں ہے۔ قال فخر الاسلام قد صح عن ابی یوسف انہ قال ناظرت ابا حنیفۃ
فی مسئلۃ خلق القرآن فاتفق رائی ورأیہ علی ان من قال بخلق القرآن فھو کافر
وصح ھذا القول ایضا عن محمد رحمہم اللہ تعالیٰ امام فخر الاسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے
ہیں امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ سے بہ صحت کے ساتھ ثابت ہے کہ انہوں
نے فرمایا۔ میں نے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسئلہ خلق قرآن میں مناظرہ کیا۔
میری اور ان کی رائے اس پر متفق ہوئی کہ جو قرآن مجید کو مخلوق کہے وہ کافر ہے اور یہ
قول امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ سے بھی بصحت ثبوت کو پہنچا یعنی ہمارے ائمہ ثلثہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہم کا اجماع واتفاق ہے کہ قرآن عظیم کو مخلوق کہنے والا کافر ہے۔ کیا معتزلہ و
کرامیہ و روافض کہ قرآن کو مخلوق کہتے ہیں اس قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھتے نفس مسئلہ
کا جزئیہ لیجئے امام مذہب حنفی سیدنا امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الخراج
میں فرماتے ہیں۔ ایما رجل مسلم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او کذبہ
او عابہ او تنقصہ فقد کفر باللہ تعالیٰ وبانت منہ امرأتہ جو شخص مسلمان
ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دشنام دے یا حضور کی طرف جھوٹ
کی نسبت کرے یا حضور کو کسی طرح کا عیب لگائے یا کسی وجہ سے حضور کی شان
گھٹائے وہ یقیناً کافر اور خدا کا منکر ہو گیا اس کی جورو اس کے نکاح سے نکل گئی
دیکھو کیسی صاف تصریح ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص شان
کرنے سے مسلمان کافر ہو جاتا ہے اس کی جورو نکاح سے نکل جاتی ہے کیا مسلمان
اہل قبلہ نہیں ہوتا۔ یا اہل کلمہ نہیں ہوتا سب کچھ ہوتا ہے مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کے ساتھ نہ قبلہ قبول نہ کلمہ مقبول والعیاذ باللہ رب
العلمین ثالثاً اصل بات یہ ہے کہ اصطلاح ائمہ میں اہل قبلہ وہ ہے کہ ضروریات دین پر
ایمان رکھتا ہو ان میں سے ایک بات کا بھی منکر ہو تو قطعاً یقیناً اجماعاً کافر مرتد ہے ایسا

کہ جو اسے کافر نہ کہے۔ خود کافر ہے۔ شفا شریف و بزازیہ و درر و غرر و فتاوی خیریہ وغیرہا میں ہے اجمع المسلمون ان شاتمہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کافر ومن شک فی عذابہ وکفرہ کفر۔ تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی شان پاک میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اور جو اس کے معذب یا کافر ہونے میں شک کرے۔ وہ بھی کافر ہے۔ مجمع الانہر و درمختار میں ہے واللفظ لہ الکافر بسب نبی من الانبیاء لاتقبل توبتہ مطلقا ومن شک فی عذابہ وکفرہ کفر۔ جو کسی نبی کی شان میں گستاخی کے سبب کافر ہوا۔ اس کی توبہ کسی طرح قبول نہیں اور جو اس کے عذاب یا کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔ الحمد للہ یہ نفس مسئلہ کا وہ گرانبہا جزئیہ ہے جس میں ان بدگویوں کے کفر پر اجماع تمام امت کی تصریح ہے اور یہ بھی کہ جو انہیں کافر نہ جانے خود کافر ہے شرح فقہ اکبر میں ہے فی المواقف لایکفر اہل القبلۃ الا فیما فیہ انکار ما علم مجیئہ بالضرورۃ او المجمع علیہ کاستحلال المحرمات اھ ولایخفی ان المراد بقول علمائنا لایجوز تکفیر اہل القبلۃ بذنب لیس مجرد التوجہ الی القبلۃ فان الغلاۃ من الروافض الذین یدعون ان جبریل علیہ الصلوۃ والسلام غلط فی الوحی فان اللہ تعالٰی ارسلہ الی علی رضی اللہ تعالٰی عنہ وبعضہم قالوا انہ الہ وان صلوا الی القبلۃ لیسوا بمؤمنین وھذا ھو المراد بقولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من صلی صلاتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلک المسلم اھ مختصرا یعنی مواقف میں ہے کہ اہل قبلہ کو کافر نہ کہا جائے گا مگر جب ضروریات دین یا اجماعی باتوں سے کسی بات کا انکار کریں جیسے حرام کو حلال جاننا اور مخفی نہیں کہ ہمارے علماء جو فرماتے ہیں کہ کسی گناہ کے باعث اہل قبلہ کی تکفیر روا نہیں۔ اس سے نرا قبلہ کو منہ کرنا مراد نہیں کہ غالی رافضی جو بکتے ہیں کہ جبریل علیہ الصلوۃ والسلام کو وحی میں دھوکا ہوا اللہ تعالٰی نے انہیں مولٰی علی کرم اللہ

ضروری فائدہ: کسی کے کافر ہونے کا علم ... اجماع ہے کہ نبی کی شان میں گستاخی ... کافر ہے اس کے کفر میں شک کرے وہ خود کافر ہے

تعالیٰ وجہہ کی طرف بھیجا تھا اور بعض تو مولا علی کو خدا کہتے ہیں یہ لوگ اگرچہ
قبلہ کی طرف نماز پڑھیں مسلمان نہیں اور اس حدیث کی بھی یہی مراد ہے۔ جس میں
فرمایا کہ ہماری سی نماز پڑھے اور قبلہ کو منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مسلمان
ہے۔ یعنی جب کہ تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتا ہو اور کوئی بات منافی ایمان
نہ کرے اسی میں ہے۔ اعلم ان المراد باہل القبلۃ الذین اتفقوا علی ما ہو من ضروریات
الدین کحدوث العالم وحشر الاجساد وعلم اللہ تعالیٰ بالکلیات والجزئیات
وما اشبہ ذلک من المسائل المہمات فمن واظب طول عمرہ علی الطاعات و
العبادات مع اعتقاد قدم العالم او نفی الحشر او نفی علمہ سبحنہ بالجزئیات
لایکون من اہل القبلۃ وان المراد بعدم تکفیر احد من اہل القبلۃ عند
اہل السنۃ انہ لایکفر ما لم یوجد شیء من امارات الکفر و
علاماتہ ولم یصدر عنہ شیء من موجباتہ یعنی جان لو کہ اہل قبلہ سے
وہ لوگ ہیں جو تمام ضروریات دین میں موافق ہیں جیسے عالم کا حادث ہونا
اجسام کا حشر ہونا اللہ تعالیٰ کا علم تمام کلیات و جزئیات کو محیط ہونا اور جو مہم
مسئلے ان کی مانند ہیں تو جو تمام عمر طاعتوں عبادتوں میں رہے اور اس کے ساتھ
یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ عالم قدیم ہے یا حشر نہ ہوگا یا اللہ تعالیٰ جزئیات کو نہیں جانتا
وہ اہل قبلہ سے نہیں اور اہل سنت کے نزدیک اہل قبلہ میں کسی کو کافر نہ کہنے سے کسی
کو کافر نہ کہنے سے یہ مراد ہے کہ اسے کافر نہ کہیں گے جب تک اس میں کفر کی کوئی
علامت و نشانی نہ پائی جائے اور کوئی بات موجب کفر اس سے صادر نہ ہو امام
اجل سیدی عبدالعزیز بن احمد بن محمد بخاری حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ تحقیق شرح اصول
حسامی میں فرماتے ہیں۔ ان غلا فیہ رای فی ہواہ حتی وجب اکفارہ بہ
لایعتبر خلافہ ووفاقہ ایضا لعدم دخولہ فی مسمی الامۃ المشہود

لهابالعصمة وان صلى الى القبلة واعتقد نفسه مسلما لان الامة ليست عبارة عن المصلين الى القبلة بل عن المؤمنين وهو كافر وان كان لايدری انه کافر،

یعنی بد مذہب اگر اپنی بد مذہبی میں غالی ہو جسکے سبب اُسے کافر کہنا واجب ہو تو اجماع میں اسکی مخالفت موافقت کا کچھ اعتبار نہ ہوگا کہ خطا سے معصوم ہونے کی شہادت تو امت کیلئے آئی ہے اور وہ امت ہی سے نہیں اگرچہ قبلہ کی طرف نماز پڑھتا اور اپنے آپ کو مسلمان اعتقاد کرتا ہو اسلئے کہ امت قبلہ کی طرف نماز پڑھنے والوں کا نام نہیں بلکہ مسلمان کا نام ہے اور یہ شخص کافر ہے۔ اگرچہ اپنی جان کو کافر نہ جانے۔

ردالمحتار میں ہے۔ لاخلاف فی کفر المخالف فی ضروریات الاسلام وان کان من اهل القبلة المواظب طول عمره على الطاعات كما فی شرح التحریر۔

یعنی ضروریات اسلام سے کسی چیز میں خلاف کرنے والا بالاجماع کافر ہے اگرچہ اہل قبلہ سے ہو اور عمر بھر طاعات میں بسر کرے جیسا کہ شرح تحریر امام ابن الہمام میں فرمایا کتب عقائد و فقہ و اصول ان تصریحات سے مالا مال ہیں۔ رابعاً خود مسئلہ بدیہی ہے۔ کیا جو شخص پانچ وقت قبلہ کی طرف نماز پڑھتا اور ایک وقت مہادیو کو سجدہ کر لیتا ہو کسی عاقل کے نزدیک مسلمان ہو سکتا ہے۔ حالانکہ اللہ کو جھوٹا کہنا یا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنا مہادیو کے سجدے سے کہیں بدتر ہے اگرچہ کفر ہونے میں برابر ہے وذلک ان الکفر بعضه اخبث من بعض۔ وجہ یہ کہ بت کو سجدہ علامت تکذیب نہ خود تکذیب اور علامت تکذیب عین تکذیب کے برابر نہیں ہو سکتی اور سجدے میں یہ احتمال عقلی بھی نکل سکتا ہے کہ محض تحیت و مجرا مقصود ہو۔[1]

[1] علماء فرماتے ہیں ہے سجدۂ کہ علامت کفر ہے اسکا ساجد ظاہراً بحکم بشریعت کافر ہے اگرچہ فی نفسہ مصدق ہو اور ان کی تکفیر بالظاہر لہٰذا

حکمنا بعدم ایمانه لا لان عدم السجود لغیر الله داخل فی حقیقة الایمان حتى لو علم انه لم یسجد لها علی سبیل التعظیم واعتقاد الالهیة بل سجد لها وقلبه مطمئن بالتصدیق لم یحکم بکفره فیما بینه وبین الله تعالیٰ وان اجری علیه حکم الکفر فی الظاهر اه ۱۲ منه

عبادت اور محض تحیت فی نفسہ کفر نہیں ولہٰذا اگر مثلاً کسی عالم یا عارف کو تحیۃً سجدہ کرے گنہگار ہوگا کافر نہ ہوگا۔ امثال بت میں شرع مطلقاً حکم بربنائے شعار خاص کفار رکھا ہے بخلاف بدگوئی حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ فی نفسہ کفر ہے جس میں کوئی احتمال اسلام نہیں اور میں یہاں اس فرق پر بنا نہیں رکھتا کہ ساجد صنم کی توبہ باجماع امت مقبول ہے۔ مگر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے کی توبہ ہزارہا ائمہ دین کے نزدیک اصلاً قبول نہیں اور اسی کو بہت سے علمائے حنفیہ سے امام بزازی و امام محقق علی الاطلاق ابن الہمام و علامہ مولیٰ خسرو صاحب درر و غرر و علامہ زین بن نجیم صاحب بحر الرائق و اشباہ و النظائر و علامہ عمر بن نجیم صاحب نہر الفائق و علامہ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ غزی صاحب تنویر الابصار و علامہ خیر الدین رملی صاحب فتاویٰ خیریہ و علامہ شیخ زادہ صاحب مجمع الانہر و علامہ مدقق محمد بن علی حصکفی صاحب درمختار وغیرہم عمائد کبار علیہم رحمۃ العزیز الغفار نے اختیار فرمایا ہے

ان تحقیق المسئلۃ فی الفتاوی الرضویۃ اس لئے کہ عدم قبول توبہ صرف حاکم اسلام کے یہاں ہے۔ کہ وہ اس معاملہ میں بعد توبہ بھی سزائے موت دے ورنہ اگر توبہ صدق دل سے ہے تو عند اللہ مقبول ہے۔ کہیں یہ بدگو اس مسئلہ کو دستاویز نہ بنا لیں کہ آخر توبہ قبول نہیں پھر کیوں تائب ہوں۔ نہیں نہیں توبہ سے کفر مٹ جائے گا۔ مسلمان ہو جاؤ گے جہنم ابدی سے نجات پاؤ گے۔ اس قدر پر اجماع ہے کما فی ردالمحتار وغیرہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ اس فرقہ بیدین کا مکر سوم یہ ہے کہ فقہ میں لکھا ہے۔ جس میں ننانوے باتیں کفر کی ہوں اور ایک بات اسلام کی تو اس کو کافر نہ کہنا چاہیے۔ اولاً یہ کہ خبیث سب مکروں سے بدتر و ضعیف جس کا حال یہ کہ جو شخص دن میں ایک بار اذان دے یا دو رکعت نماز پڑھ لے اور ننانوے بار بت پوجے سنکھ پھونکے گھنٹی بجائے وہ مسلمان ہے کہ اس میں ننانوے باتیں

[illegible]

[illegible]

کفر کی ہیں تو ایک اسلام کی بھی ہے۔ یہی کافی ہے۔ حالانکہ مومن تو مومن کوئی عاقل اسے مسلمان نہیں کہہ سکتا۔ ثانیاً اس کی رد سے سوا دہریے کے سرے سے خدا کے وجود ہی کا منکر ہو تمام کافر مشرک مجوس ہنود۔ نصاریٰ یہود وغیرہم دنیا بھر کے کفار سب کے سب مسلمان ٹھہرے جاتے ہیں کہ اور باتوں کے منکر سہی آخر وجود خدا کے قائل ہیں ایک یہی بات سب سے بڑھ کر اسلام کی بات بلکہ تمام اسلامی باتوں کی اصل الاصول ہے خصوصاً کفار فلاسفہ و آریہ وغیرہم کہ بزعم خود توحید کے بھی قائل ہیں اور یہود و نصاریٰ تو بڑے بھاری مسلمان ٹھہریں گے کہ توحید کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے بہت سے کلاموں اور ہزاروں نبیوں اور قیامت و حشر و حساب و ثواب و عذاب و جنت و نار وغیرہا بکثرت اسلامی باتوں کے قائل ہیں ثالثاً اس کے رد میں قرآن عظیم کی وہ آیتیں کہ اوپر گزریں کافی و وافی ہیں جن میں باوصف کلمہ گوئی و نماز خوانی صرف ایک ایک بات پر حکم تکفیر فرما دیا۔ کہیں ارشاد ہوا۔ کَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وہ مسلمان ہو کر اس کلمے کے سبب کافر ہو گئے کہیں فرمایا لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ایمان کے بعد حالانکہ اس مکر خبیث کی بنا پر جب تک ۹۹ سے زیادہ کفر کی باتیں جمع نہ ہو جاتیں صرف ایک کلمہ پر حکم کفر صحیح نہ تھا۔ ہاں شاید اس کا یہ جواب دیں کہ یہ خدا کی غلطی یا جلد بازی تھی کہ اس نے دائرہ اسلام تنگ کر دیا کلمہ گویوں اہل قبلہ کو دھکے دے دے کر صرف ایک ایک لفظ پر اسلام سے نکالا۔ اور پھر زبردستی یہ کہ لَا تَعْتَذِرُوْا عذر بھی نہ کرنے دیا نہ عذر سننے کا قصد کیا۔ افسوس ہے خدا نے پیر نیچر یا ندوہ یہ لیکچر یا ان کے ہم خیال کسی وسیع الاسلام رلفارمر سے مشورہ نہ لیا۔ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ۝ رابعاً اس مکر کا جواب۔ تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ

اِلَّا خِزْیٌ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یُرَدُّوْنَ اِلٰٓی اَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللّٰہُ
بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۔ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَۃِ فَلَا یُخَفَّفُ
عَنْہُمُ الْعَذَابُ وَلَا ہُمْ یُنْصَرُوْنَ ۝ توکیا اللہ کے کلام کا کچھ حصہ مانتے ہو اور کچھ
حصے سے منکر ہو۔ تو جو کوئی تم میں سے ایسا کرے۔ اس کا بدلہ نہیں مگر دنیا کی زندگی
میں رسوائی اور قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب کی طرف پلٹے
جائیں گے۔ اور اللہ تمہارے کوتکوں سے غافل نہیں یہی لوگ ہیں جنہوں نے عقبیٰ
بیچ کر دنیا خریدی تو ان پر سے کبھی عذاب ہلکا ہو۔ نہ ان کو مدد پہنچے۔ کلام الٰہی میں فرض
کیجئے اگر ہزار باتیں ہوں تو ان میں سے ہر ایک بات کا ماننا ایک اسلامی عقیدہ
ہے۔ اب اگر کوئی شخص ۹۹۹ مانے اور صرف ایک نہ مانے تو قرآن عظیم فرما رہا ہے
کہ وہ ان ۹۹۹ کے ماننے سے مسلمان نہیں بلکہ صرف اس ایک کے نہ ماننے سے
کافر ہے دنیا میں اس کی رسوائی ہوگی اور آخرت میں اس پر سخت تر عذاب جو ابد
الاباد تک کبھی موقوف ہونا کیا معنی ایک آن کو ہلکا بھی نہ کیا جائے گا۔ نہ کہ ۹۹ کا انکار
کرے اور ایک کو مان لے تو مسلمان ٹھہرے یہ مسلمان کا عقیدہ نہیں بلکہ بشہادت قرآن
عظیم خود صریح کفر ہے خاصاً اصل بات یہ ہے۔ کہ فقہائے کرام پر ان لوگوں
نے محض افترا اٹھایا انہوں نے ہرگز کہیں ایسا نہ فرمایا بلکہ انہوں نے بخصلت یہود
یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ الخ یہودی بات کو اس کے ٹھکانوں سے بدلتے
ہیں۔ تحریف تبدیل کر کے کچھ کا کچھ بنا دیا فقہا نے یہ نہیں فرمایا کہ جس شخص میں ننانوے ۹۹
باتیں کفر کی اور ایک اسلام کی ہو وہ مسلمان ہے حاشا اللہ بلکہ تمام امت کا اجماع
ہے۔ کہ جس شخص میں ننانوے ہزار باتیں اسلام کی اور ایک کفر کی ہو وہ یقیناً قطعاً کافر
ہے۔ ننانوے ۹۹ قطرے گلاب میں ایک بوند پیشاب پڑ جائے سب پیشاب ہو جائیگا
مگر یہ جاہل کہتے ہیں کہ ننانوے ۹۹ قطرے پیشاب میں ایک بوند گلاب ڈال دو سب

طیب ظاہر ہو جائے گا۔ حاشا کہ فقہا تو فقہا کوئی ادنیٰ تمیز والا بھی ایسی جہالت بکے بلکہ فقہائے کرام نے یہ فرمایا ہے کہ جس مسلمان سے کوئی لفظ ایسا صادر ہو جس میں سو پہلو نکل سکیں ان میں ننانوے ۹۹ پہلو کفر کی طرف جاتے ہوں اور ایک اسلام کی طرف تو جب تک ثابت نہ ہو جائے کہ اس نے خاص کوئی پہلو کفر کا مراد رکھا ہے ہم اسے کافر نہ کہیں گے کہ آخر ایک پہلو اسلام کا بھی تو ہے کیا معلوم شاید اس نے یہی پہلو مراد رکھا ہو اور ساتھ ہی فرماتے ہیں کہ اگر واقع میں اس کی مراد کوئی پہلوئے کفر ہے۔ تو ہماری تاویل سے اُسے فائدہ نہ ہوگا۔ وہ عند اللہ کافر ہی ہوگا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ مثلاً زید کہے عمرو کو علم قطعی یقینی غیب کا ہے اس کلام میں اتنے پہلو ہیں (۱) عمرو اپنی ذات سے غیب داں ہے یہ صریح کفر و شرک ہے قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ (۲) عمرو آپ تو غیب داں نہیں مگر جن علم غیب رکھتے ہیں ان کے بتانے سے اسے غیب کا علم یقینی ہو جاتا ہے یہ بھی کفر ہے تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ (۳) عمرو نجومی ہے (۴) رمال ہے (۵) سامندرک جانتا ہاتھ دیکھتا ہے (۶) کوے وغیرہ کی آواز (۷) حشرات الارض کے بدن پر گرنے (۸) کسی پرندے یا وحشی چرندے کے داہنے یا بائیں نکل کر جانے (۹) آنکھ یا دیگر اعضا کے پھڑکنے سے شگون لیتا ہے (۱۰) پانسہ پھینکتا ہے (۱۱) فال دیکھتا ہے (۱۲) حاضرات سے کسی کو معمول بنا کر اس سے احوال پوچھتا ہے (۱۳) مسمریزم جانتا ہے (۱۴) جادو کی میز (۱۵) روحوں کی تحقیق سے حال دریافت کرتا ہے[1] (۱۶) قیافہ داں ہے (۱۷) علم زائرچہ سے واقف ہے۔ ان ذرائع سے اسے غیب کا علم قطعی یقینی ملتا ہے۔ یہ سب بھی کفر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من اتی عرافا او کاھنا فصدقہ بما یقول فقد کفر بما انزل علی

---

[1] یعنی جب کہ ان کی وجہ سے غیب کے علم قطعی یقینی کا ادعا کیا جائے۔ جیسا کہ اس کلام میں مذکور ہے۔ ۱۲ منہ

ف فقہا "۲" ارشاد فرمایا گیا تھا اور ان فقروں سے یہ بتایا ہے کہ کسی کے لئے علم غیب ماننے میں کتنے پہلو ہیں اور ان کے کیا کیا احکام ہیں۔

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رواہ احمد والحاکم بسند صحیح عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولاحمد وابی داؤد عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقد بری مما انزل علی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۱۸) عمر پر وحی رسالت آتی ہے اس کے سبب غیوب کا علم یقینی پاتا ہے جس طرح رسولوں کو ملتا ہے یہ اشد کفر ہے وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۝ (۱۹) وحی تو نہیں آتی مگر بذریعہ الہام جمیع غیوب اس پر منکشف ہو گئے ہیں اس کا علم تمام معلومات الٰہی کو محیط ہو گیا۔ یہ یوں کفر ہے کہ اس نے عمرو کو علم میں حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ترجیح دے دی کہ حضور کا علم بھی جمیع معلومات الٰہی کو محیط نہیں۔ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ من قال فلان اعلم منہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقد عابہ فحکمہ حکم الساب (نسیم الریاض) (۲۰) جمیع کا احاطہ نہ سہی مگر جو علوم غیب اسے الہام سے ملے ان میں ظاہراً باطناً کسی طرح کسی رسول انس وملک کی وساطت وتبعیت نہیں، اللہ تعالیٰ نے بلا واسطہ رسول اصالۃً اسے غیوب پر مطلع کیا یہ بھی کفر ہے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَیْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ۝ عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰى غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ الآیۃ (۲۱) عمرو کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطہ سے سماعاً یا عیناً یا الہاماً بعض غیوب کا علم قطعی اللہ عزوجل نے دیا یا دیتا ہے۔ یہ احتمال خاص اسلام ہے۔ تو فقہائے کرام اس قائل کو کافر نہ کہیں گے۔ کہ اگرچہ اس کی بات کے اکیس (۲۱) پہلوؤں میں بیس کفر ہیں مگر ایک اسلام کا بھی ہے۔ احتیاط وتحسین ظن کے سبب اس کا کلام اسی پہلو پر حمل کریں گے جب تک ثابت نہ ہو کہ اس نے کوئی پہلو کفری مراد لیا۔ نہ کہ ایسے ملعون کلام تکذیب خدا یا تنقیص شان سید انبیاء علیہ وعلیہم الصلاۃ والثنا میں صاف صریح ناقابل تاویل وتوجیہ ہو اور پھر بھی حکم کفر نہ ہو۔ اب تو ایسے کفر

فائدہ جلیلہ کسی کو نسبت ارواح مشائخ و علم غیب بعض متاخرین کی تکفیر کا مطلب

کتنا کفر کو اسلام ماننا ہوگا۔ اور جو کفر کو اسلام مانے خود کافر ہے۔ ابھی شفا و بزازیہ و درر و غرر و نہر و فتاوی خیریہ و مجمع الانہر و در مختار وغیرہا کتب معتمدہ سے سن چکے کہ جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تنقیص شان کرے کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ مگر یہودی منش لوگ فقہائے کرام پر افترائے سخیف اور ان کے کلام میں تبدیل و تحریف کرتے ہیں وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ شرح فقہ اکبر میں ہے قد ذکروا ان المسئلۃ المتعلقۃ بالکفر اذا کان لھا تسع و تسعون احتمالا للکفر و احتمال واحد فی نفیہ فالاولی للمفتی و القاضی ان یعمل بالاحتمال النافی فتاوی خلاصہ و جامع الفصولین و محیط و فتاوی عالمگیریہ وغیرہا میں ہے۔ اذا کانت فی المسألۃ وجوہ توجب التکفیر و وجہ واحد یمنع التکفیر فعلی المفتی و القاضی ان یمیل الی ذلک الوجہ و لا یفتی بکفرہ تحسینا للظن بالمسلم ثم ان کانت نیۃ القائل الوجہ الذی یمنع التکفیر فھو مسلم وان لم یکن لا ینفعہ حمل المفتی کلامہ علی وجہ لا یوجب التکفیر اسی طرح فتاوی بزازیہ و بحر الرائق و مجمع الانہر و حدیقہ ندیہ وغیرہا میں ہے تاتارخانیہ و بحر و سل الحسام و تنبیہ الولاۃ وغیرہا میں ہے لا یکفر بالمحتمل لان الکفر نھایۃ فی العقوبۃ فیستدعی نھایۃ فی الجنایۃ و مع الاحتمال لا نھایۃ بحر الرائق و تنویر الابصار و حدیقہ ندیہ و تنبیہ الولاۃ و سل الحسام وغیرہا میں ہے والذی تحرر انہ لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن الخ دیکھو ایک لفظ کے چند احتمال میں کلام ہے نہ کہ ایک شخص کے چند اقوال میں مگر یہودی بات کو تحریف کر دیتے ہیں۔ فائدہ جلیلہ اس تحقیق سے یہ بھی روشن ہو گیا کہ بعض فتوی مثل فتوی قاضی خاں وغیرہ میں جو اس شخص پر کہ اللہ و رسول کی گواہی سے نکاح کرے یا ارواح مشائخ حاضر و واقف ہیں یا یہ ملائکہ غیب جانتے ہیں بلکہ کہے مجھے غیب معلوم ہے حکم کفر دیا اس سے مراد وہی صورت کفر مثل دعائے علم ذاتی وغیرہ ہے ورنہ ان اقوال میں تو ایک چھوڑ متعدد احتمال اسلام کے ہیں نہ یہاں علم غیب قطعی یقینی کی تصریح ہیں اور علم کا اطلاق ظن پر شائع و

واقع ہے تو علم ظنی کی نفی بھی پیدا ہو گی ایسی کہاں جگہ پائیں احتمال نکلیں گے اور ان میں بہت سے کفر سے جدا ہوں گے کہ غیب کے علم ظنی کا ادعا کفر نہیں بحر الرائق و در المختار میں ہے۔ علم من مسائلہم ھذا ان من استحل ما حرمہ اللہ تعالیٰ علی وجہ الظن لا یکفر و انما یکفر اذا اعتقد الحرام حلالا و نظیرہ ما ذکرہ القرطبی فی شرح مسلم ان ظن الغیب جائز کظن المنجم والرمال بوقوع شئ فی المستقبل بتجربۃ امر عادی فہو ظن صادق والممنوع ادعاء علم الغیب والظاہر ان ادعاء ظن الغیب حرام لا کفر بخلاف ادعاء العلم اھ زاد فی البحر الا تری انہم قالوا فی نکاح المحرم لو ظن الحل لا یحد بالاجماع و یعزر کما فی الظہیریۃ وغیرھا ولم یقل احد انہ یکفر وکذا فی نظائرہ اھ تو کیونکر ممکن کہ علماء باوصف ان تصریحات کے کہا یک احتمال اسلام بھی نافی کفر ہے۔ جہاں بکثرت احتمالات اسلام موجود ہیں حکم کفر لگا بیٹھیں۔ لاجرم اس سے مراد وہی خاص احتمال کفر ہے مثل ادعائے علم ذاتی وغیرہ ورنہ یہ اقوال آپ ہی باطل اور ائمہ کرام کی اپنی ہی تحقیقات عالیہ کے مخالف ہو کر تو ذاہب و زائل ہو جائیں گے۔ اس کی تحقیق جامع الفصولین در رد المحتار و حاشیہ علامہ نوح و ملتقط و فتاویٰ تجرید و تاتارخانیہ و مجمع الانہر و حدیقہ ندیہ و سل الحسام وغیرہا کتب میں ہے نصوص عبارات رسائل علم غیب مثل اللؤلؤ المکنون وغیرہا میں ملاحظہ ہوں و باللہ التوفیق یہاں صرف حدیقہ ندیہ شریف سے یہ کلمات شریفہ بس ہیں۔ جمیع ما وقع فی کتب الفتاوی من کلمات صرح المصنفون فیہا بالجزم بالکفر یکون الکفر فیہا محمولا علی ارادۃ قائلہا معنی علل بہ الکفر واذا لم تکن ارادۃ قائلہا ذلک فلا کفر اھ یعنی کتب فتاوی میں جتنے الفاظ پر حکم کفر کا جزم کیا ہے ان سے مراد وہ صورت ہے۔ کہ قائل نے ان سے پہلوئے کفر مراد لیا ہو ورنہ ہرگز کفر نہیں۔ ضروری تنبیہ۔ احتمال وہ معتبر ہے جس کی گنجائش ہو صریح بات میں تاویل نہیں سنی جاتی ورنہ کوئی بات بھی کفر نہ رہے۔ مثلاً زید نے کہا خدا دو ہیں

اس میں یہ تاویل ہو جائے کہ لفظ خدا سے بحذف مضاف حکم خدا مراد ہے یعنی قضا دو ہیں
مبرم و معلق جیسے قرآن عظیم میں فرمایا اَلَآ اَنْ یَّاْتِیَ اللّٰہُ - ای امر اللہ الخ عمرو
کہے میں رسول اللہ ہوں اس میں یہ تاویل گھڑ لی جائے۔ کہ لغوی معنی مراد ہیں یعنی خدا
ہی نے اس کی روح بدن میں بھیجی ایسی تاویلیں زنہار مسموع نہیں۔ شفا شریف میں ہے
ادعاء التاویل فی لفظ صراح لا یقبل۔ صریح لفظ میں تاویل کا دعوی نہیں سنا جاتا
شرح شفا قاری میں ہے۔ ھو مردود عند قواعد الشرعیۃ ایسا دعوی شریعت
میں مردود ہے نسیم الریاض میں ہے لا یلتفت لمثلہ ویعد ھذیانا ایسی تاویل
کی طرف التفات نہ ہوگا اور وہ ہذیان سمجھی جائے گی۔ فتاوی خلاصہ وفصول عمادیہ و
جامع الفصولین وفتاوی ہندیہ وغیرہا میں ہے واللفظ للعمادی قال انا رسول اللہ
او قال بالفارسیۃ من پیغمبرم یرید بہ من پیغام می برم یکفر۔ یعنی اگر کوئی
شخص اپنے آپ کو اللہ کا رسول یا پیغمبر کہے اور معنے یہ لے کہ میں پیغام لے جاتا ہوں
قاصد ہوں تو وہ کافر ہو جائے گا۔ یہ تاویل نہ سنی جائے گی مکر چہارم انکار
یعنی جس نے ان بدگویوں کی کتابیں نہ دیکھیں اس کے سامنے صاف مکر جاتے ہیں۔
کہ ان لوگوں نے یہ کلمات کہیں نہ کہے اور جو ان کی چھپی ہوئی کتابیں تحریریں دکھا دیتا ہے
اگر ذی علم ہوا تو ناک چڑھا کر منہ بنا کر چل دیئے یا آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بکمال
بے حیائی صاف کہدیا کہ آپ معقول بھی کر دیجئے تو میں وہی کہے جاؤں گا۔ اور بے چارہ
بے علم ہوا تو اس سے کہدیا ان عبارتوں کا یہ مطلب نہیں اور آخر ہے کیا۔ یہ در بطن
قائل۔ اس کے جواب کو وہی آیت کریمہ کافی ہے یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ مَا قَالُوْا وَلَقَدْ
قَالُوْا کَلِمَۃَ الْکُفْرِ وَکَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِھِمْ خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہ
کہا۔ حالانکہ بیشک ضرور وہ یہ کفر کے بول بولے اور مسلمان ہوکے پیچھے کافر ہوگئے
ع ہونی آئی ہے کہ انکار کیا کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی وہ کتابیں جن میں یہ کلمات

امر چہارم کو مکر انکار یعنی مکر جانا۔ اور اس کے رد میں آیت کریمہ

سلہ برمنکر

کفریہ ہیں مدتوں سے انہوں نے خود اپنی زندگی میں چھاپ کر شائع کیں اور ان میں بعض دو دو بار[1] چھپیں مدت ہا مدت سے علمائے اہل سنت نے ان کے رد چھاپے جو افتر کئے وہ فتوے[3] جس میں اللہ تعالیٰ کو صاف صاف کاذب جھوٹا مانا ہے اور جس کی اصل مہری دستخطی اس وقت تک محفوظ رہے اور اس کے فوٹو بھی لئے گئے جن میں سے ایک فوٹو کر علمائے حرمین شریفین کو دکھانے کے لئے مع دیگر کتب دشنام یا میاں گیا تھا بر کار مدینہ طیبہ میں بھی موجود ہے یہ تکذیب خدا کا ناپاک فتویٰ اٹھارہ برس ہوئے ربیع الآخر ۱۳۰۸ھ میں رسالہ صیانۃ الناس کے ساتھ مطبع حدیقۃ العلوم میرٹھ میں مع رد کے شائع ہو چکا پھر ۱۳۱۸ھ میں مطبع گلزار حسنی ممبئی میں اس کا اور مفصل رد چھپا پھر ۱۳۲۰ھ میں پٹنہ عظیم آباد مطبع تحفہ حنفیہ میں اس کا اور قاہر رد چھپا اور فتوے دینے والا جمادی الآخر ۱۳۲۳ھ میں مرا اور مرتے دم تک ساکت رہا نہ کہا کہ وہ فتویٰ میرا نہیں حالانکہ خود چھاپی ہوئی کتابوں سے فتوی کا انکار کر دینا سہل تھا۔ نہ ہی بتایا کہ مطلب وہ نہیں جو علمائے اہل سنت بتا رہے ہیں۔ بلکہ میرا مطلب یہ ہے نہ کفر صریح کی نسبت کوئی سہل بات تھی جس پر التفات نہ کیا۔ زید سے اس کا ایک مہری فتویٰ اس کی زندگی و تندرستی میں اعلانیہ نقل کیا جائے اور وہ قطعاً یقیناً صریح کفر ہو۔ اور سالہا سال اس کی اشاعت ہوتی رہے لوگ اس کا رد چھاپا کریں زید کو اس کی بنا پر کافر بتایا کریں۔ زید اس کے بعد پندرہ برس جیے۔ اور یہ سب کچھ دیکھے سنے اور اس فتوی کی اپنی طرف نسبت سے انکار اصلا شائع نہ کرے۔ بلکہ دم سادھے رہے۔ یہاں تک کہ دم نکل جائے۔ کیا کوئی عقل گمان کر سکتا ہے۔ کہ اس نسبت سے اسے انکار تھا یا اس کا مطلب کچھ اور تھا اور یہاں میں کہ جو زندہ

---

[1] ص ۲۹ یعنی براہین قاطعہ وحفظ الایمان وتحذیر الناس وکتب قادیانی وغیرہ ۱۲

[2] ص ۔ جیسے براہین قاطعہ وحفظ الایمان ۱۲

[3] ص ۔ فتوائے گنگوہی صاحب ۱۲

ہیں۔ آج کے دم تک ساکت ہیں نہ اپنی چھاپی کتابوں سے منکر ہو سکتے ہیں نہ اپنی دشنامیوں کا اور مطلب گھڑ سکتے ہیں۔ ۱۳۲۰ھ میں ان کے تمام کفریات کا مجموعہ یکجائی رد شائع ہوا۔ پھر ان دشنامیوں کے متعلق کچھ علمائے مسلمین علمی سوالات ان میں[۱] کے سرغنہ کے پاس لے گئے۔ سوالوں پر جو حالت سراسیمگی بے حد پیدا ہوئی۔ دیکھنے والوں سے اس کی کیفیت پوچھئے مگر اس وقت بھی نہ ان کفریات سے انکار ہو سکا۔ نہ کوئی مطلب گھڑنے پر قدرت پائی بلکہ کہا تو یہ کہا کہ میں مباحثہ کے واسطے نہیں آیا نہ مباحثہ چاہتا ہوں میں اس فن میں جاہل ہوں۔ اور میرے اساتذہ بھی جاہل ہیں منقول بھی کر دیجئے تو یہی کہے جاؤں گا۔ وہ سوالات اور اس واقعہ کا مفصل ذکر بھی جبھی ۵ جمادی الآخرہ ۱۳۲۳ھ کو چھاپ کر سرغنہ واتباع سب کے ہاتھ میں دے دیا گیا ہے اسے بھی چوتھا سال ہے۔ صدائے بجاست ان تمام حالات کے بعد وہ انکاری مکر ایسا ہی ہے۔ کہ سرے سے یہی کہہ دیجئے کہ اللہ و رسول کو دشنام دہندہ لوگ دنیا میں پیدا ہی نہ ہوئے۔ یہ سب بناوٹ ہے اس کا علاج کیا ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حیا دے۔ مکر نجم۔ جب حضرات کو کچھ بن نہیں پڑتی کسی طرف مفر نظر نہیں آتی اور یہ توفیق اللہ واحد قہار نہیں دیتا کہ توبہ کریں اللہ عزوجل اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں جو گستاخیاں بکیں جو گالیاں دیں ان سے باز آئیں جیسے گالیاں چھاپیں ان سے رجوع کا بھی اعلان دیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اذا عملت سیئۃ فاحدث عندھا توبۃ السر بالسر والعلانیۃ بالعلانیۃ جب تو بدی کرے تو فوراً توبہ کر خفیہ کی خفیہ اور علانیہ کی علانیہ رواہ الامام احمد فی الزھد والطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی الشعب عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن جید اور بحوائے کریمہ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یَبْغُوْنَھَا عِوَجًا راہ خدا سے روکنا ضرور ناچار عوام مسلمین کو بھڑکانے اور دن دہاڑے اُن

[۱] یعنی تھانوی صاحب ۱۲

پر اندھیری ڈالنے کو یہ چال چلتے ہیں کہ علمائے اہلسنت کے فتوائے تکفیر کا کیا اعتبار یہ لوگ ذرا ذرا سی بات پر کافر کہدیتے ہیں۔ ان کی مشین میں ہمیشہ کفری کے فتوے چھپا کرتے ہیں اسمٰعیل دہلوی کو کافر کہہ دیا۔ مولوی اسحاق صاحب کو کہدیا۔ مولوی عبدالحی صاحب کو کہہ دیا۔ پھر جن کی حیا اور بڑھی ہوئی ہے وہ اتنا اور ملاتے ہیں کہ معاذ اللہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کو کہہ دیا۔ شاہ ولی اللہ صاحب کو کہہ دیا حاجی امداد اللہ صاحب کو کہدیا۔ مولانا شاہ فضل الرحمٰن کو کہہ دیا۔ یا پھر جو پورے ہی حد حیا سے اونچے گذر گئے۔ وہ یہاں تک بڑھتے ہیں۔ عیاذاً باللہ عیاذاً بعدہ حضرت شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کو کہہ دیا یا غرض جسے جس کا زیادہ معتقد پایا اس کے سامنے اسی کا نام لے دیا کہ انہوں نے اسے کافر کہہ دیا۔ یہاں تک کہ ان میں کے بعض بزرگوار دل نے مولانا مولوی شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی مرحوم و مغفور سے جا کر جڑ دی کہ معاذ اللہ معاذ اللہ معاذ اللہ حضرت سیدنا شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہٗ کو کافر کہہ دیا۔ مولانا کو اللہ تعالیٰ جنت عالیہ عطا فرمائے۔ انہوں نے آیہ کریمہ اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا - پر عمل فرمایا خط لکھ کر دریافت کیا جس پر یہاں سے رسالہ سبحا البری عن وسواس المفتری لکھا ارسال ہوا۔ اور مولانا نے مفتری کذاب پہ لاحول شریف کا تازیانہ بھیجا۔ غرض ہم پر ایسے ہی افترا و بہتان کرتے ہیں اس کا جواب وہ ہے جو

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے :-

اِنَّمَا يَفْتَرِى الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ الخ جھوٹے افترا وہی باندھتے ہیں جو ایمان نہیں رکھتے اور فرماتا ہے فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ۝ ہم اللہ کی لعنت ڈالیں جھوٹوں پر مسلمانو اس مکر سخیف اور ضعیف کا فیصلہ کچھ دشوار نہیں ان صاحبوں سے ثبوت مانگو کہ کہدیا فرماتے ہو کچھ ثبوت بھی رکھتے ہو کہاں کہدیا کس

کتاب کس رسالے کس پرچے میں کہہ دیا ہاں ثبوت رکھتے ہو تو کس دن کے لئے اٹھا رکھا ہے دکھاؤ اور نہیں دکھا سکتے اور اللہ جانتا ہے کہ نہیں دکھا سکتے دیکھو قرآن عظیم تمہارے کذاب ہونے کی گواہی دیتا ہے مسلمانو۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

فَاِذْ لَمْ یَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ جب ثبوت نہ لا سکیں۔ تو اللہ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں مسلمانو آزمائے کو کیا آزمانا بارہا ہو چکا کہ ان حضرات نے بڑے زور شور سے دعوے کئے اور کسی مسلمان نے ثبوت مانگا فوراً پیٹھ پھیر گئے اور پھر مونہہ نہ دکھا سکے۔ گر حیا نہیں ہے کہ وہ رٹ جو منہ کو لگ گئی ہے نہیں چھوڑتے اور چھوڑیں کیونکر کہنا کیا نہ کرتا اب خدا و رسول کو گالیاں دینے والوں کے کفر پر پردہ ڈالنے کا آخری حیلہ یہی رہ گیا ہے کہ کسی طرح عوام بھائیوں کے ذہن میں جم جائے کہ علمائے اہلسنت یوں ہی بلاوجہ لوگوں کو کافر کہہ دیا کرتے ہیں۔ ایسا ہی ان دشنامیوں کو بھی کہہ دیا ہوگا۔ مسلمانو ان مفتریوں کے پاس ثبوت کہاں سے آیا۔ کہ من گھڑت کا ثبوت ہی کیا۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ۝ ان کا ادعائے باطل تو اسی قدر سے باطل ہو گیا۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے۔

قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ لاؤ اپنی برہان اگر سچے ہو۔ اس سے زیادہ کی ہمیں حاجت نہ تھی۔ مگر بفضلہ تعالیٰ ہم ان کی کذابی کا وہ روشن ثبوت دیں کہ ہر مسلمان پر ان کا مفتری ہونا آفتاب سے زیادہ ظاہر ہو جائے۔ ثبوت بھی بحمد اللہ تعالیٰ تحریری وہ بھی چھپا ہوا۔ وہ بھی نہ آج کا بلکہ سالہا سال کا جن جن کی تکفیر کا اتہام علمائے اہلسنت پر رکھا۔ ان میں سب سے زیادہ گنجائش اگر ان صاحبوں کو ملتی تو اسماعیل دہلوی کہ بیشک علمائے اہلسنت نے اس کے کلام میں بکثرت کلمات کفر ثابت

کئے اور شائع فرمائے باینہمہ اولاً سبحن السبوح عن عیب کذب مقبوح دیکھئے
کہ بار اول ۱۳۰۹ھ میں لکھنؤ مطبع انوار محمدی میں چھپا جس میں بدلائل قاہرہ دہلوی،
مذکور اور اس کے اتباع پر پچھتر وجہ سے لزوم کفر ثابت کر کے صفحہ ۹۰ پر حکم اخیر یہی لکھا کہ
علمائے محتاطین انہیں کافر نہ کہیں یہی صواب ہے۔ وھو الجواب وبہ یفتی و
علیہ الفتوی وھو المذھب وعلیہ الاعتماد وفیہ السلامۃ وفیہ السداد
یہی جواب ہے۔ اور اسی پر فتویٰ ہو۔ اور اسی پر فتوی ہے اور یہی ہمارا مذہب اور
اسی پر اعتماد اور اسی میں سلامت اور اسی میں استقامت ثانیاً الکوکبۃ الشہابیہ فی
کفریات ابی الوہابیہ دیکھئے جو خاص اسمعیل دہلوی اور اس کے متبعین ہی کے رد میں
تصنیف ہوا۔ اور بار اول شعبان ۱۳۱۶ھ میں عظیم آباد مطبع تحفہ حنفیہ میں چھپا جس
میں نصوص جلیلہ قرآن مجید و احادیث صحیحہ و تصریحات ائمہ سے بحوالہ صفحات کتب
معتمدہ اس پر ستر وجہ بلکہ زائد سے لزوم کفر ثابت کیا اور بالآخر یہی لکھا صفحہ ۶۲
ہمارے نزدیک مقام احتیاط میں اکفار (یعنی کافر کہنے) سے کف لسان (یعنی زبان روکنا)
ماخوذ ومختار و مناسب واللہ سبحنہ وتعالی اعلم ثالثاً سل السیوف الہندیہ علی کفریات
بابا النجدیہ دیکھئے کہ صفر ۱۳۱۶ھ میں عظیم آباد چھپا اس میں بھی اسمعیل دہلوی اور
اس کے متبعین پر بوجوہ قاہرہ لزوم کفر کا ثبوت دیکر صفحہ ۲۱-۲۲ پر لکھا۔ یہ حکم فقہی متعلق
بکلمات سفہی تھا۔ مگر اللہ تعالی کی بیشمار رحمتیں بیحد برکتیں ہمارے کرام پر کہ یہ کچھ دیکھتے
اس طائفہ کے پیر سے بات بات پر سچے مسلمانوں کی نسبت حکم کفر و شرک سنتے ہیں۔
باینہمہ نہ شدت غضب دامن احتیاط ان کے ہاتھ سے چھڑاتی ہے نہ قوت انتقام
حرکت میں آتی وہ اب تک یہی تحقیق فرما رہے ہیں کہ لزوم و التزام میں فرق ہے اقوال
کا کلمہ کفر ہونا اور بات اور قائل کو کافر مان لینا اور بات ہم احتیاط برتیں گے سکوت کریں
گے جب تک ضعیف سا ضعیف احتمال ملے گا حکم کفر جاری کرتے ڈریں گے اھ مختصراً

ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار دیکھئے کہ بار اول ۱۳۱۷ھ میں عظیم آباد چھپا اس میں صفحہ ۱۰ پر لکھا ہم اس باب میں قول متکلمین اختیار کرتے ہیں ان میں جو کسی ضروری دین کا منکر نہیں نہ ضروری دین کے کسی منکر کو مسلمان کہتا ہے۔ اسے کافر نہیں کہتے خامسًا اسمٰعیل دہلوی کو بھی جانے دیجئے۔ یہی دشنامی لوگ جن کے کفر پر اب فتویٰ دیا ہے جب تک ان کی صریح دشنامیوں پر اطلاع نہ تھی مسئلہ امکان کذب کے باعث ان پر اٹھتر وجہ سے لزوم کفر ثابت کر کے سبحٰن السبوح میں بالآخر صفحہ ۸۰ طبع اول پر یہی لکھا کہ حاش للہ حاش للہ ہزار بار حاش للہ میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا ان مقتدیوں یعنی مدعیان جدید کو تو ابھی تک مسلمان ہی جانتا ہوں اگرچہ ان کی بدعت وضلالت میں شک نہیں۔ اور امام الطائفہ اسمٰعیل دہلوی کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل لا الٰہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا جب تک وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکم اسلام کے لیے اصلا کوئی ضعیف سا ضعیف محمل بھی باقی نہ رہے فان الاسلام یعلو ولا یعلی مسلمانو! تمہیں اپنا دین وایمان اور روز قیامت وحضور بارگاہ رحمٰن یاد دلا کر استفسار ہے کہ جس بندہ خدا کی دربارۂ تکفیر یہ شدید احتیاط یہ جلیل تصریحات اس پر تکفیر تکفیر کا افترا کتنی بے حیائی کیسا ظلم کتنی گھنونی ناپاک بات۔ مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اور وہ جو کچھ فرماتے ہیں قطعاً حق فرماتے ہیں اذا لم تستحی فاصنع ما شئت جب تجھے حیا نہ رہے تو جو چاہے کر ع بے حیا باش وآنچہ خواہی کن۔

مسلمانو! یہ روشن ظاہر واضح قاہر عبارات تمہارے پیش نظر ہیں آنہیں چھپے دس دس اور بعض کو سترہ اور تصنیف کو انیس سال ہوئے اور ان دشنامیوں کی تکفیر تو اب چھ سال یعنی ۱۳۲۰ھ سے ہوئی ہے۔ جب سے المعتمد المستند چھپی ان عبارات

کو بغور نظر فرماؤ اور اللہ و رسول کے خوف کو سامنے رکھ کر انصاف کرو یہ عبارتیں فقط ان مفتریوں کا افترا ہی رد نہیں کرتیں بلکہ صراحۃً صاف صاف شہادت دے رہی ہیں۔ کہ ایسی عظیم احتیاط والے نے ہرگز ان دشنامیوں کو کافر نہ کہا۔ جب تک یقینی قطعی واضح روشن جلی طور سے ان کا صریح کفر آفتاب سے زیادہ ظاہر نہ ہو لیا جس میں اصلا اصلا ہرگز ہرگز کوئی گنجائش کوئی تاویل نہ نکل سکی کہ آخر یہ بندہ خدا وہی تو ہے۔ جو ان کے اکابر پر ستر ستر وجہ سے لزوم کفر کا ثبوت دے کر یہی کہتا ہے۔ کہ ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل لا الٰہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے۔ جب تک وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے۔ اور حکم اسلام کے لئے اصلا کوئی ضعیف سا ضعیف محمل بھی باقی نہ رہے۔ یہ بندۂ خدا وہی تو ہے جو خود ان دشنامیوں کی نسبت اجب تک ان کی دشنامیوں پر اطلاع یقینی نہ ہوئی تھی۔ اٹھتر وجہ سے بحکم فقہائے کرام لزوم کفر کا ثبوت دے کر یہی لکھ چکا تھا۔ کہ ہزار ہزار بار حاش اللہ میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا جب کیا ان سے کوئی ملاپ تھا۔ اب رنجش ہو گئی جب ان سے جائداد کی کوئی شرکت نہ تھی۔ اب پیدا ہوئی حاش للہ مسلمانوں کا علاقہ محبت و عداوت صرف محبت و عداوت خدا و رسول ہے۔ جب تک ان دشنامیوں سے دشنام صادر نہ ہوئی۔ یا اللہ و رسول کی جناب میں ان کی دشنام نہ دیکھی سنی تھی۔ اس وقت تک کلمہ گوئی کا پاس لازم تھا۔ غایت احتیاط سے

لہ جیسے تھانوی صاحب کو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں وہ گالی سخت گالی ۱۳۱۹ھ میں چھپی اس سے پہلے اپنے آپ کو سنی ظاہر کرتے بلکہ ایک وقت تھا کہ مجلس میلاد مبارک و قیام میں شریک اہل اسلام ہوتے ۱۲۰ مصحح عفی عنہ۔

سلہ جیسے گنگوہی صاحب و انبیٹھی صاحب کہ ان کے اتنے قول کی نسبت میرٹھ سے سوال آیا تھا۔ کہ خدا جھوٹا ہو سکتا ہے۔ اسکے بعد معلوم ہوا کہ شیطان کا علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ بتاتے ہیں پھر گنگوہی صاحب کا فتویٰ کہ خدا جھوٹا ہے ہو سے جو کہے مسلمان سنی صالح ہے جب چھپا ہوا نظر سے گزرا کمال احتیاط یہ کہ دوسری بار چھپا ہوا تھا

کام لیا تھا کہ فقہائے کرام کے حکم سے طرح طرح ان پر کفر لازم تھا مگر احتیاطاً ان کا ساتھ نہ دیا اور متکلمین عظام کا مسلک اختیار کیا۔ جب صاف صریح انکار ضروریات دین و دشنام دہی رب العالمین و سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین آنکھ سے دیکھی تو اب بے تکفیر چارہ نہ تھا۔ کہ اکابر آئمہ دین کی تصریحیں سن چکے۔ کہ من شک فی عذابہ وکفرہ فقد کفر۔ جو ایسے معذب کے کافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔ اپنا اور اپنے ہی بھائیوں عوام اہل اسلام کا ایمان بچانا ضرور تھا۔ لاجرم حکم کفر دیا اور شائع کیا۔ وَذٰلِكَ جَزَاءُ الظّٰلِمِيْنَ

تمہارا رب عز وجل فرماتا ہے

قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔ کہدو کہ آیا حق اور مٹا باطل۔ باطل کو ضرور مٹنا ہی تھا۔ اور فرماتا ہے۔ لَاۤ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَىِّ دین میں کچھ خبر نہیں حق راہ صاف جدا ہو گئی ہے۔ گمراہی سے یہاں چار مرحلے تھے (۱) جو کچھ ان دشنامیوں نے لکھا چھاپا ضرور وہ اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین ودشنام تھا (۲) اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والا کافر ہے (۳) جو انہیں کافر نہ کہے

بقیہ حاشیہ صفحہ۔ اس پر وہ یقین نہ کیا جس کی بنا پر تکفیر ہو جب وہ اصلی فتوی گنگوہی صاحب کا مہری دستخطی خود آنکھ سے دیکھا۔ اور بار بار چھپنے پر بھی گنگوہی صاحب نے سکوت کیا۔ تو اس کے صدق پر اعتبار کافی ہوا یوہیں قادیانی دجال کی کتابیں جب تک آپ نہ دیکھیں اس کی تکفیر پر جزم نہ کیا جبکہ صرف مہدی یا مثیل مسیح بننے کی خبر سنی تو جس نے دریافت کیا اتنا ہی کہا کہ کوئی مجنون معلوم ہوتا ہے پھر جب امرتسر سے ایک خدمی اس کی تکفیر کا آیا جس میں اس کی کفریہ عبارتیں بحوالہ صفحات منقول تھیں اس پر بھی اتنا لکھا کہ اگر یہ اقوال مولوی تحریروں میں اسی طرح ہیں تو وہ یقیناً کافر دیکھو رسالہ السوء والعقاب علی المسیح الکذاب مشاہان جب اس کی کتابیں بچشم خود دیکھیں۔ اس کے کافر مرتد ہونے کا قطعی حکم دیا۔ ۱۲ مصحح عفی عنہ

جو ان کے پاس لحاظ رکھے۔ جو ان کی استادی یا رشتے یا دوستی کا خیال کرے وہ بھی انہیں
میں سے ہے۔ انہیں کی طرح کافر ہے۔ قیامت میں ان کے ساتھ ایک رسی میں باندھا
جائے گا رہا، جو عذر و مکر جہال وضلال یہاں بیان کرتے ہیں سب باطل و نارواا و بیاد ر
ہوا ہیں یہ چاروں بحمد اللہ تعالیٰ بروجہ اعلیٰ واضح و روشن ہو گئے۔ جن کے ثبوت قرآن عظیم
ہی کی آیات کریمہ نے دیئے۔ اب ایک پہلو پر جنت و سعادت سرمدی دوسری طرف
شقاوت و جہنم ابدی ہے جسے جو پسند آئے اختیار کرے مگر اتنا سمجھ لو کہ محمد رسول
اللہ علیہ وسلم کا دامن چھوڑ کر زید و عمرو کا ساتھ دینے والا کبھی فلاح نہ پائے گا
باقی ہدایت رب العزۃ کے اختیار رہے بات بحمد اللہ تعالیٰ ہر ذی علم مسلمان کے
نزدیک اعلیٰ بدیہیات سے تھی مگر ہمارے عوام بھائیوں کو مہریں دیکھنے کی ضرورت
ہوتی ہے مہریں علمائے کرام حرمین طیبین سے فائد کہاں کی ہو نگی جہاں سے دین آغاز
ہوا اور بحکم احادیث صحیحہ کبھی وہاں شیطان کا دور دورہ نہ ہوگا لہذا اپنے عوام بھائیوں
کی زیادت اطمینان کو مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے علمائے کرام و مفتیان عظام کے حضور
فتویٰ پیش ہوا جس خوبی و خوش اسلوبی و جوش دینی سے ان عمائد اسلام نے تصدیقیں
فرمائیں بحمد اللہ تعالیٰ کتاب مستطاب حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین میں گرامی
بھائیوں کے پیش نظر اور ہر صفحہ کے مقابل سلیس اردو میں اس کا ترجمہ مبین احکام و
تصدیقات اعلام جلوہ گر۔ الٰہی! اسلامی بھائیوں کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائے
اور ضد و نفسانیت یا تیرے اور تیرے حبیب کے مقابل زید و عمرو کی حمایت سے
بچا صدقہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وجاہت کا آمین آمین آمین

والحمد للہ رب العالمین وافضل الصلاۃ واکمل
السلام علی سیدنا محمد والہ وصحبہ
وحزبہ اجمعین۔ امین۔ امین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خلاصہ

فوائد فتوی ۱۳۲۴ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی لَاسِیَّمَا سَیِّدُنَا مُحَمَّدُنِ الْمُصْطَفٰی وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اُولِی الصِّدْقِ وَالصَّفَا۔ اما بعد کتاب مستطاب حسام الحرمین علمائے حرمین محترمین کا ایک مبارک فتوے ہے جس نے اللہ واحد قہار اور محمد رسول اللہ سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماننے والوں کو انکا سچا ایمان دکھایا ہے۔ اس مبارک فتوے نے اللہ و رسول (جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے بدگویوں پر حجت الٰہیہ تمام کر دی، فیض رحمٰن وفضل قرآن سے جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ کی سچی خبر دی تمہارے معبود عظیم جل جلالہٗ کے پاک گھر سے آیا پیارے رسول کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کے شہر اطہر سے آیا دیکھو تمہارا رب عزوجل کیا فرماتا اور کیونکر بات سننے اور حق تسلیم کرنے کی طرف بلاتا ہے۔ فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰہُ وَاُولٰٓئِکَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ خوشخبری سنا میرے بندوں کو جو کان لگا کر بات سنیں پھر اس میں سب سے بہتر کی پیروی کریں۔ انہیں کو اللہ نے ہدایت کی اور وہی عقل والے ہیں۔ بھائیو

اس آیت کریمہ میں تمہارا رب اچھی بات سننے اور ماننے والوں کو بشارت دیتا ان کے ہدیٰ
وعاقل ہونے کی شہادت دیتا بکمال لطف انہیں میرے بندے فرماتا۔ اپنی طرف اضافت
کرکے ان کا اعزاز بڑھاتا ہے یہیں سے نہ سننے یا سن کر نہ ماننے والوں کا حال ظاہر کہ یکسر
اس کے برعکس و منافر حرم محترم مکہ معظمہ و حرم اکرم مدینہ منورہ زادہما اللہ شرفا و
تکریما و زاد اھلہما عزا و تعظیما منا و للجائرین شین ہیں ان کے حق میں شہادات
علیہ سید المرسلین ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و شرف و مجد و عظم و کرم کہ وہ دین کے مرجع
و ماویٰ ہیں عبادت شیطان سے منزہ و مبرا ہیں۔ ان دونوں شہر کریم کے علمائے اعلام
عظمائے کرام کرمائے عظام متفق یک زبان بجزم و ایقان کچھ کلمات ایمان تمہیں سناتے
اور تمہاری بھلائی تمہاری خیر خواہی کو حق و باطل کا فرق دکھاتے ہیں۔ خوشی و شادمانی
اسے کہ سنے اور مانے اور حسرت و پشیمانی اسے کہ نہ سنے یا سن کر حق نہ پہچانے۔ بھائیو!
مہمل بات، فضول حکایات، ناول و دیوان یا دنیوی اینڈ آن کے سننے دیکھنے میں وقت
گزرتے ہیں۔ ایک ذرا دیر ادھر بھی ذرا یہ تو دیکھیں کہ علما کیا ارشاد کرتے ہیں۔ ان قلیل اجزا
کا دیکھنا بھی اگر گراں ہو تو یہ خلاصہ دیکھئے کہ چند ورق ہی میں مطلب عیاں ہو۔ الحمد للہ ماہ
فاخر ربیع الآخر اور بین الحرمین کی منزلیں طے ہو کر کبھی شمالی نسیم مدینہ طیبہ کی شمیم لاتی۔ کبھی
جنوبی ہوا کعبہ معظمہ پر سے گزر کر آتی کچھ عرصہ اپنے مولائے اکرم سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی زیارت سراپا طہارت سے مشرف ہو کر آرہے ہیں۔ حرم محترم مکہ معظمہ کا نفیس
گلدستہ ایمان فتوے علمائے مدینہ طیبہ یعنی یہاں کی پیاری مہروں سے مزین کیا لا رہے
ہیں منزلوں پر قیام میں ہر شخص اپنے اپنے کلام میں مگر ایک بندہ خدا یہاں بھی اپنے دینی
بھائیوں کی خدمت میں تحفۂ مبارک مقدس تصدیقات فتویٰ کی تلخیص و ترتیب میں
مصروف۔ بین الحرمین کی مبارک ہوا بلکہ ان حرفوں کو شرف کر رہی ہیں کرم کریم سے امید
واثق کہ اس گلدستہ کی ہمیشہ بہار رکھنے کو کافی ہیں۔ مصطفےٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

آئی ت لائیں اہل ایمان پہ باران ہدایت و استقامت برسائیں آتش کفر و فتنہ بجھائیں حق کے باغ لہکیں لہلہائیں یہ گلشن ایمان افروز گیارہ گلبنوں سے زیب اندوز و باللہ العصمۃ و اتمام النعمۃ۔

گلبن اول حضرات علمائے حرمین شریفین نے اس فتوے کے صلہ میں مصنف کو کن کن مدائح جلیلہ سے یاد فرمایا

اس فصل سے مقصود یہ ہے کہ وہ بندۂ خدا جو ان دشنامیوں اور ان کے حامیوں کے نزدیک عظمت کبریا و عزت مصطفےٰ جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حمایت و خدمت کے جرم میں سخت سخت گالیوں کے لائق ہے اللہ عزوجل کے نیک بندوں حرمین طیبین کے معظم عالموں مقدس مفتیوں کے نزدیک اسی فتوے کے باعث ان جلیل مناقب و مدائح کا مستحق ہے ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا؛ حمد اس کے وجہ کریم کو جس نے اپنے اس بندے کو یہ ہدایت دی یہ استقامت دی کہ وہ نہ ان اعاظم اکابر کی ان عظیم مدحوں پر اتراتا ہے بلکہ اپنے رب کے حسن نعمت کو دیکھتا ہے کہ پاکی تیرے لئے کیسا تو نے اس ناچیز کو ان عقل نے عزیز کی آنکھوں میں معزز فرمایا نہ ان دشنامیوں اور اُن کے حامیوں کی گالیوں سے جو وہ زبانی دیتے اور اخباروں میں چھاپتے ہیں پریشان ہوتا بلکہ شکر بجالاتا ہے کہ تو نے محض اپنے کرم سے اس ناقابل کو اس قابل کیا کہ یہ تیری عظمت اور تیرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت کی حمایت کرکے گالیاں کھاتے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سرکار کے پہرہ دیتے دانے کتوں میں ان کا چہرہ لکھا جائے واللہ العظیم وہ بندۂ خدا بخوشی راضی ہے اگر یہ دشنامی حضرات بھی اس بدلے پر راضی ہوں۔ کہ وہ اللہ و رسول (جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی جناب میں گستاخی سے باز آئیں اور یہ شرط لگائیں کہ روزانہ اس بندۂ خدا کو پچاس ہزار مغلظہ گالیاں سنائیں اور لکھ لکھ کر شائع

فرمائیں اور اگر اس قدر پہ پیٹ نہ بھرے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گت بنے سے باز رہنا اس شرط پر مشروط رہے کہ اس بندہ خدا کے ساتھ اس کے باپ دادا اکابر علما قدست اسرارہم کو بھی گالیاں دیں تو انہیں علم۔ اے خوش نصیب اس کا کہ اس کی آبرو اس کے آباؤ اجداد کی آبرو بدگویوں کی زبانی سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آبرو کے لئے سپر ہو جائے۔ سیدنا حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بدگویان مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں ؎

فان ابی ووالدتی وعرضی
لعرض محمد منکم وقاء

یعنی اے بدزبانو! میں اس لئے تمہارے مقابل کھڑا ہوں کہ تم مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بدگوئی سے غافل ہو کر مجھے اور میرے باپ دادا کو گالیاں دینے میں مشغول ہو جاؤ۔ میری اور میرے باپ دادا کی آبرو محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت کو سپر ہو جائے الٰہی ایسا ہی کر آمین۔ یہی وجہ ہے کہ بدگو حضرات اس بندہ خدا پر کیا کیا طوفان بہتان اس کے ذاتی معاملات میں اٹھاتے ہیں۔ اخباروں اشتہاروں میں طرح طرح کی گڑھ متوں سے کیا کیا خاکے اڑاتے ہیں۔ مگر وہ اصلاً قطعاً نہ اس طرف التفات کرتا نہ جواب دیتا۔ وہ سمجھتا ہے کہ جو وقت مجھے اس لئے عطا فرمایا کہ بعونہ تعالیٰ عزت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حمایت کروں حاشا کہ اسے اپنی ذاتی حمایت میں ضائع ہونے دوں اچھا ہے کہ جتنی دیر مجھے برا کہتے ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بدگوئی سے غافل رہتے ہیں ؎

فان ابی ووالدتی وعرضی
لعرض محمد منکم وقاء

اب ذرا تقاریظ علمائے حرمین طیبین سنئے:۔

مکہ معظمہ: علامہ[1] کامل استاذ ماہر جو اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین کی طرف سے جہاد و [illegible] کرتا ہے میرے بھائی میرے معزز حضرت احمد رضا خاں عالم[2] [illegible] کہ اپنی آنکھوں [illegible] کی

---

[1] تقریظ اول حضرت شیخ العلماء مفتی شافعیہ صفحہ ۱۱۷ ؛ [2] تقریظ دوم حضرت کبیر الائمہ شیخ احمد ابو الخیر مرداد صفحہ ۱۱۹

روشنی سے مشکلوں اور دشواریوں کو حل کرتا ہے احمد رضا خاں جو اسم بامسمی ہے اس کے کلام کا موتی اس کے معنی کے جواہر سے مطابقت رکھتا ہے باریکیوں کا خزانہ محفوظ گنجینوں سے چھپا ہوا معرفت کا آفتاب جو ٹھیک دوپہر کو چمکتا علموں کی مشکلات ظاہر و باطن کا نہایت کھولنے والا جو اس کے فضل پر آگاہ ہو کہے کہ اگلے پچھلوں کے لیے بہت کچھ چھوڑ گئے ۔[۱]

زمانے میں ہیں گرچہ آخر ہوا ۔۔۔ وہ لاؤں جو اگلوں سے ممکن نہ تھا

خدا سے کچھ اس کا اچنبا نہ جان ۔۔۔ کہ اک شخص میں جمع ہو سب جہان

اللہ تعالیٰ اس کی ذات اور تصنیفات سے اگلوں پچھلوں کو نفع بخشے اور اس کی زندگی سے تمام جہان کو بہرہ مند کرے۔ عالم علامہ۔ فضائل کا دریا۔ علمائے ہمائد کی آنکھوں کی ٹھنڈک حضرت مولا محقق۔ زمانے کی برکت۔ احمد رضا خان بریلوی۔ امام پیشوا روشن ستارہ وہابیہ کی گردن پر تیغ براں۔[۲] استاد معظم۔ نامور مشہور۔ ہمارے سردار۔ ہمارا پیشوا۔ احمد رضا خان بریلوی علامہ عالم جلیل۔ دریائی ذخائر پر گو۔ بسیار فضل۔ کثیر احسان دلیر۔ دریائے بلند ہمت۔ ذہین۔ دانشمند بحر ناپید اکنار۔ شرف و عزت و سبقت والا صاحب ذکا۔ ستھرا۔ نہایت کرم والا۔ ہمارا مولا۔ کثیر الفہم حاجی احمد رضا خان عالم با عمل۔ فاضل کامل منقبتوں اور فخروں والا۔ اس مثل کا مظہر کہ اگلے پچھلوں کے لیے بہت کچھ چھوڑ گئے۔ یکتائے زمانہ اپنے وقت کا یگانہ۔ مولانا حضرت احمد رضا خاں وہ کیوں نہ ایسا ہو کہ علمائے مکہ اس کے لیے ان فضائل کی گواہیاں دے رہے ہیں اگر وہ سب سے بلند مقام پر نہ ہوتا۔ تو علمائے مکہ اس کی نسبت یہ گواہیاں نہ دیتے۔ بلکہ میں کہتا ہوں اگر اس کے حق میں کہا جائے کہ وہ اس صدی کا مجدد ہے تو البتہ حق و صحیح ہے ؞

خدا سے کچھ اس کا اچنبا نہ جان ۔۔۔ کہ اک شخص میں جمع ہو سب جہان

---

[۱] تقریظ سوم حضرت مولانا شیخ صالح کمال مفتی حنفیہ ص ۱۲۳ [۲] تقریظ چہارم حضرت مولانا علی بن صدیق کمال ص ۱۲۷ [۳] تقریظ حضرت مولینا شاہ عبد الحق الہ آبادی مہاجر شیخ الدلائل ص ۱۲۹ [۴] تقریظ ششم حضرت مولانا سید اسمٰعیل حافظ کتب حرم محترم ص ۱۳۲

بیشک مجھ پر اللہ کا احسان ہوا۔ کہ میں حضرت عالم علامہ سے ملا۔ زبردست۔ دریائے عظیم العلم جنکی فضیلتیں وافر۔ بڑائیاں ظاہر۔ دین کے اصول و فروع میں تصانیف بکثرت میں نے ان کا اچھا ذکر اور بڑا مرتبہ پہلے ہی سنا تھا۔ اور ان کی تصانیف کے مطالعہ سے مشرف ہوا تھا جن کے نور سے تن روشن ہوا۔ تو ان کی محبت میرے دل میں جم گئی تھی۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس ملاقات سے احسان فرمایا۔ میں نے وہ کمال اُن میں دیکھے جن کا بیان طاقت سے باہر ہے میں نے علم کا کوہ بلند دیکھا جس کے نور کا ستون اونچا ہے اور معرفتوں کا دریا جس سے مسائل نہروں کی طرح چھلکتے ہیں سیراب ذہن والا ایسے علموں کا صاحب جن سے فساد بند کیئے گئے۔ تقریر سوم دین میں طاقتور زبان والا جو علم کلام و فقہ و فرائض پر غلبہ کے ساتھ جاری ہے۔ توفیق الٰہی سے مستحبات و سنن و واجبات و فرائض پر محافظت والا۔ عربیت و حساب کا ماہر منطق کا دریا جس سے اسکے موتی حاصل کیئے جاتے ہیں علم اصول تک وصول کا آسان کرنے والا اعلیٰ حضرت مولانا علامہ فاضل مولوی بریلوی حضرت احمد رضا مجھے انہیں دیکھ کر یہ قول یاد آیا؎

قافلے جانب احمد سے جو آتے تھے یہاں	حال دریافت پہ سنتا تھا نہایت اچھا
تب مٹے تو خدا کی قسم ان کانوں سنے	اس سے بہتر نہ سنا تھا جو نظر نے دیکھا

میں نے اپنے آپ کو اس کی مدح میں مراد کی مقدار تک پہنچنے سے عاجز دیکھا۔ فاضل علامہ جس کی طرف اطراف سے استفادے کے لئے سفر کیا جائے۔ عظیم فہم والا حضرت احمد رضا بڑے فضل والا۔ اس فتنوں کے زمانے میں دین متین کو زندہ کرنے والا اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا ارادہ کیا۔ سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا وارث علمائے مشاہیر کا سردار۔ معزز فاضلوں کا مایۂ افتخار۔ دین اسلام کی سعادت

ؐ تقریظ عظیم حضرت مولانا سید ابوالحسین مرزوقی امین الفتوی صک ۱۲۷ تا صک ۱۲۹

نہایت محمود سیرت ہر کام میں پسندیدہ۔ صاحب عدل۔ عالم باعمل۔ صاحب احسان حضرت مولوی احمد رضا خاں اللہ تعالیٰ نے نیک تر وقت مبارک تر ساعت مجھ پر احسان کیا۔ کیا ماشاء اللہ کے آفتاب سعادت سے مجھے برکت ملی اور اس کے احسان و بخشش کے میدان میں میں نے پناہ لی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر احسان کیا کہ آسمان صفا سے آفتاب معرفت کا نور مجھے نظر پڑا وہ جس کے افعال حمیدہ اس کی آیات فضیلت کے ظاہر کرنے والے ہیں۔ دائرہ علوم کا مرکز۔ قوم اسلام کے گھر میں ستارہ ہائے آسمان علوم کا مطلع مسلمانوں کا یادر۔ راہ یابوں کا نگہبان۔ مجنونوں کی تیغ براں سے بدعتیوں کی زبانیں کاٹنے والا۔ ایمان کے ستون روشن کا بلند کرنے والا۔ حضرت مولوی احمد رضا خاں عالی ہمم بڑی فضیلتوں والا۔ اللہ ہی کو حمد ہے۔ کہ اس کو ایسی نعمتیں دیں۔ نظم باصفت سد

وہ معزز کہ ہے تقوے کی صفا و صفوت — جس کی سبقت پہ ہے اجماع جہاں کی حجت
رب بلاغت کا معارف کا ہدی کا موسے — صاحب علم کہ دنیا کا ہے ناز و نزہت
عفت اور مجمع و مشہد میں وہ عزت والا — جس سے علموں کے رزاں ہیں انبیاء نطفت
اس نے کی شرح مقاصد وہ ہوا سعد الدین — ذہن سے کشف کیے وقف دین و ملت
وہ ہدایت کا عضد فخر۔ وہ محمود نعال — وہ جو کشف کی خبریں ہیں ہے محکم آیت
مشکلات آج کھلے اس کا بیان ایسا بدیع — جس کی تحریر کے جواہر کو ہے زیب و زینت
اس سے اعجاز و دلائل کا منور ایضاح — اس سے اسرار بلاغت کی جلا ہے زینت!
دین کے علموں کا وہ زندہ کن احمد سیرت — وہ رضا حاکم ہر مادثہ نو صورت
وہ بریلی وطن احمد وہ رضا رب کمال — خلق کو جس سے ہدایت کی ملی ہے دولت
طیب حبیب طیب خلف اہل بدے — جس کے آیات بلندی ہیں سماء رفعت،
وہ حجج لکھوئے کہ ہیں معتمد ابن عماد — ابن حجہ سے حجج جن سے ہوئے حرف غلط
شرح کا حاکم بالا کہ خفی جی کا کمال — اس کے خورشید سے روشن ہے قمر کی نسبت

یاد پر علم لکھائیے کوئی اس کا سنا　　صاحب فضل اور اس کی تو ہے مشہور آیت[1]

حضرت صاحب[2] احسان مولیٰ احمد رضا خاں شریعت روشن کا حامی۔ نادر[3] روزگار خلاصہ دلیل و نہار۔ وہ علامہ جس کے سبب پچھلے اگلوں پر فخر کرتے ہیں جلیل فہم والا جس نے اپنے بیان روشن سے سحبان فصیح البیان کو باقل بزبان کر چھوڑا۔ میرا سردار میری سند حضرت احمد رضا خان بریلوی۔ اللہ کا خاص بندہ۔ مخالفان دین کا دفع کرنے والا۔ عالمان باعمل کا معتمد۔ رسوخ والے فاضلوں کا خلاصہ۔ علامہ زمان۔ یکتائے روزگار جس کے لئے علمائے مکہ معظمہ گواہی دے رہے ہیں کہ وہ سردار ہے بے نظیر ہے امام ہے میرے سردار۔ میرے جائے پناہ حضرت احمد رضا خاں بریلوی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو اس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے اور مجھے اس کی روشنی نصیب کرے کہ اس کی روشنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روشنی ہے فاضل علامہ[4] دریائے فہامہ جو اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی تھامے ہے۔ دین و شریعت کے ستون روشنی کا نگہبان وہ کہ زبان بلاغت جس کا شکر پورا ادا کرنے میں قاصر اور اس کے حقوق اور احسانات کی خدمت سے عاجز ہے وہ جس کے وجود پر زمانہ کو ناز ہے مولانا حضرت احمد رضا خان دریائے[5] نے مدد حق و دین کی مدد کرنے اور بدینوں کی گردنیں قطع کرنے پر قائم رستودہ۔ پرہیزگار فاضل ستھرا کامل پچھلوں کا معتمد۔ اگلوں کا قدم بقدم۔ فخر اکابر۔ مولانا مولوی حضرت محمد احمد رضا خان اللہ اس کے امثال کثیر کرے اور مسلمانوں کو اس درازی عمر سے نفع بخشے۔

---

[1] تقریظ یازدہم مولانا جمال بن محمد بن حسین ص۱۵۹　[2] تقریظ دوازدہم حضرت مولانا احمد دہان مدرس حرم شریف ص۱۶۱　[3] تقریظ سیزدہم مولانا عبدالرحمٰن دہان احمد المدرسین ص۱۶۳ و ۱۶۵

[4] تقریظ چہاردہم مولانا محمد یوسف افغانی مدرس مدرسہ مولانا رحمت اللہ مرحوم ص۱۶۵ ھ ۱۶۵

[5] تقریظ پانزدہم مولانا شیخ احمد مکی مدرس مدرسہ احمدیہ مکہ معظمہ خلیفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب ص۱۶۶

اے اللہ ایسا ہی کر۔ حضرت[1] فاضل مولف احمد رضا خاں کا اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک بڑا اقتدار ہے اللہ کا[2] پسندیدہ بندہ جسے اسے خدمت شریعت کی توفیق بخشی۔ دقیقہ رس عقل دے کر اس کی مدد کی جب کبھی شبہ کی رات اندھیری ڈالے وہ اپنے آسمان علم سے ایک چودہویں رات کا چاند چمکاتا ہے۔ وہ عالم فاضل۔ ماہر کامل باریک فہمیوں والا بلند معنوں والا حضرت امام احمد رضا خاں حضرت امام[3] دریا۔ بلند ہمت۔ تمام عالم کے لئے برکت اگلے کریموں کا بقیہ و یادگار۔ دنیا سے بے رغبتی والا امام۔ کامل۔ عابد۔ احمد رضا خاں معتمد[4] پیشوا۔ عالم۔ فاضل متبحر۔ دریائے وسیع شیریں۔ کامل سمندر محبوب مقبول پسندیدہ جس کی باتیں اور کام رب ستودہ مولانا حضرت احمد رضا خاں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو اس کی زندگی سے بہرہ یاب کرے اور اسے اور ہمیں اور سب مسلمانوں کو اس کے علوم اور تصنیفات سے نفع بخشے۔

مدینہ طیبہ عالم ماہر[5]۔ علامہ مشہور جناب مولیٰ فاضل حضرت احمد رضا خاں اللہ تعالیٰ امت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اس جیسے بکثرت پیدا کرے۔ ہمارا مولا علامہ[6] دریائے عظیم الفہم حضرت احمد رضا خان حضرت جناب احمد رضا خاں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے عالم علامہ[7] فاضل کامل[8] مولوی احمد رضا خاں بریلوی اللہ تعالیٰ ابد تک مسلمانوں کو اس سے نفع پہنچائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں جسے پسند کیا اسے

---

[1] تقریظ شانزدہم مولانا محمد بن یوسف خیاط ص۱۷۳، ص۱۷۵ [2] تقریظ ہفدہم حضرت مولانا محمد صالح بافضل ص۱۷۵، ص۱۷۶ [3] تقریظ نوزدہم حضرت مولانا سید بن محمد یمانی ص۱۷۹ [4] تقریظ بستم حضرت مولانا محمد محمد احمد جدادی ص۱۵۳ [5] تقریظ بست یکم حضرت مولانا تاج الدین الیاس مفتی حنفیہ ص۱۸۱ [6] تقریظ بست ودوم حضرت مولانا عثمان بن عبد السلام داغستانی مفتی حنفیہ ص۱۸۹ [7] تقریظ بست سوم حضرت مولانا سید احمد جزائری مفتی و شیخ مالکیہ [8] تقریظ بست وچہارم حضرت مولانا شیخ خلیل بن ابراہیم خربوتی ص۱۹۵

خدمت شریعت کی توفیق بخشی۔ اور نہایت تیز فہم عطا کر کے مدد دی۔ تو جب شب کی رات اندھیری ڈالے وہ اپنے آسمان علم سے ایک چودھویں رات کا چاند چمکاتا ہے۔ ان حافظان شریعت اعلیٰ درجے کے کامل علما پرکھنے والوں میں سب سے زیادہ عظمت والوں سے عالم کثیر العلم دریائے عظیم الفہم۔ حضرت جناب مولوی احمد رضا خاں ہے۔ عالم علامہ مرشد۔ محقق۔ کثیر الفہم۔ عرفان معرفت والا۔ اللہ عزوجل کی پاکیزہ عطاؤں والا۔ ہمارا سردار استاذ۔ دین کا نشان وستون فائدہ لینے والے کا معتمد دلپشت پناہ۔ فاضل حضرت احمد رضا خاں۔ اللہ تعالیٰ اس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے اس کے فیض کے نوروں سے علموں کے آسمان روشن رکھے۔ علامہ امام۔ تیز ذہن۔ بالا ہمت۔ تبحر دار۔ صاحب عقل۔ صاحب وجاہت وجلالت یکتائے دہر و زمانہ حضرت مولوی احمد رضا خاں بریلوی۔ عالم علامہ۔ کمال۔ ادراک عظیم فہم والا۔ ایسی تحقیق والا جو عقول کو حیران کر دے۔ جناب حضرت احمد رضا خاں عالم علامہ۔ مشکلات علوم کا کشادہ کرنے والا۔ اپنی توضیح شافی و تقریر کافی سے ان کے منطوق و مفہوم کا ظاہر کر دینے والا حضرت احمد رضا خاں بریلوی علامہ استاذ ماہر نہایت ذہن رسا والا مشہور حضرت احمد رضا خاں عالم فاضل۔ انسان کامل علامہ محقق فہامہ مدقق حضرت جناب احمد رضا خاں اللہ تعالیٰ امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے اس کا نفع ہمیشہ رکھے۔ اے اللہ ایسا ہی کر۔ علامہ کمال ماہر مشہور و مشہور صاحب تحقیق و تنقیح وتدقیق و تزیین عالم اہل سنت وجماعت جناب حضرت احمد رضا خاں بریلوی

---

۱ تقریظ بست ہفتم حضرت جناب مولنا سید محمد سعید مغربی شیخ الدلائل صفحہ ۱۹۹ ۲ تقریظ بست نہم جناب مولانا محمد بن احمد عمر مدنی صفحہ ۱۹۹ ۳ تقریظ بست ہشتم حضرت سید عباس رضوان شیخ الدلائل صفحہ ۲۰۲ ۴ تقریظ بست ہشتم مولنا عمر مرسی صفحہ ۲۰۵ ۵ تقریظ بست ونہم فاضل ممدوح صفحہ ۲۰۶ ۶ تقریظ سیم مولنا سید دیداوی صفحہ ۲۰۶ ۷ تقریظ سی ویکم حضرت مولنا محمد خیاری صفحہ ۲۰۹، ۲۱۱ ۸ تقریظ سی ودوم مفتی شافعیہ حضرت مولانا سید احمد برزنجی صفحہ ۲۱۵

گلبنِ دوم

علمائے کرام حرمین شریفین نے اس فتوے کے صلے میں کن کن دعاؤں سے ارشاد فرمایا

مکہ معظمہ اللہ اسے اس کے بیان پر عمدہ جزا عطا فرمائے۔ اس کی کوشش قبول کرے اہل کمال کے دلوں میں اس کی عظیم رغبت پیدا کرے اللہ تعالیٰ مصنف کو سب مسلمانوں کی طرف سے جزائے کثیر دے وہ رہتی دنیا تک۔ حق کا نشان بلند کرنا اہل حق کو مدد دینا ہے۔ ہمیشہ مدد و عنایاتِ الٰہی کی نگاہ اس پر رہے۔ قرآن عظیم ہر دشمن و حاسد و بدخواہ کے مکر سے اس کی حفاظت کرے صدقہ ان کی وجاہت کا جو انبیاء و مرسلین کے خاتم ہیں آپ پر درود و سلام نازل فرما ان پر اور ان کی آل و صحابہ اور نیک پیروؤں پر بالخصوص احمد رضا خاں۔ اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کرے سلامت رکھے ہر بری اور ناگوار بات سے اسے بچائے۔ اس پر ہمیشہ سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں اللہ تعالیٰ اس کو مسلمانوں کے لئے مضبوط قلعہ بنا کر قائم رکھے۔ اپنی بارگاہ میں اس کو بڑا اجر اور بلند مقام دے ہمارا پیشوا احمد رضا خان اللہ اسے سلامت رکھے۔ دین کے دشمنوں پر اس کو فتح دے۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت کا صدقہ اور اس پر سلام ہو۔ مولانا احمد رضا خان۔ وہ جہاں ہو اللہ اس کا ہو۔ ہر جگہ اس کے

---

[1] تقریظ اول شیخ العلماء ص۱۱۱ [2] تقریظ دوم حضرت شیخ ابوالخیر صفحہ ۱۲۱ [3] تقریظ سوم حضرت صالح کمال صفحہ ۱۲۲ [4] تقریظ چہارم حضرت مولانا علی کمال۔ ص۱۲۷ [5] تقریظ پنجم حضرت مولانا شاہ عبدالحق۔ مہاجر ص۱۲۹ حاشیہ صفحہ ۶۰ [6] تقریظ ششم حضرت سید اسمٰعیل محافظ کتب حرم ص۱۳۲ [7] ہفتم حضرت سید مرزوقی صفحہ ۱۲۷، ۱۲۹ باقی برصفحہ ۶

ساتھ لطف فرمائے۔ اسے پوری جزا بخشے۔ اس پر انتہا درجے کی اپنی نعمتیں کثیر و وافر کرے۔ ابدالآباد تک اس کے فضل کو ممتد کرے نہایت وسیع عیش کے ساتھ جس سے جی نہ اکتائے نہ کوئی حادثہ پیش آئے۔ سردار مرسلین کا صدقہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت احمد رضا خاں اللہ بڑے احسان والا اسے سلامت رکھے۔ اللہ اسے دین اور اہل دین کی طرف سے سب میں بہتر جزا عطا کرے اسے اپنے احسان اپنے کرم سے اپنا فضل اپنی رضا بخشے حضرت احمد رضا۔ اللہ اس کی عمر دراز کرے دونوں، جہان میں اسے ہمیشہ سلامت رکھے۔ اس کے قلم کو وہ تیغ برہنہ کرے جس کا نیام نہ ہو مگر اہل باطل کی گردنیں۔ آمین اللھم آمین۔ اللہ اس کا نگہبان ہو۔ اللہ اس کے ثواب مضاعف کرے۔ اس کو سب سے بہتر جزا قیامت کے دن عطا کرے۔ اس پر اللہ کا سلام ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کو اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر دے۔ اس کی سعادت کا ماہ تمام آسمان شریعت روشن میں چمکتا رہے اُسے اپنی محبوب و پسندیدہ باتوں کی توفیق بخشے اس کی تمنا کی انتہا تک اسے خیر عطا فرمائے آمین اللھم آمین۔ اس پر اللہ کا سلام اور اس کی رحمت اور اس کی برکتیں اور اس کی رضا اللہ اُس کو اسلام و مسلمین کی طرف سے بہتر وہ جزا دے جو اپنے خالص بندوں کو عطا فرمائی اسے اس شریعت روشن کے زندہ کرنے کی توفیق دے اور اس کام کا ٹھیک صلہ کرے۔ اور اسے سعادت و تائید بخشے۔ ان بدبختوں پر اس کی مدد کرے ہمیشہ اس کے اقبال کا ماہ تمام اس کے آسمان کمال میں چمکتا رہے۔ آمین اللھم آمین ؎

دائما بدر کمال اس کا سمائے عز پر | تا دئی خلق ہو جب چھائے فتن کی ظلمت

اللہ تعالیٰ مولیٰ احمد رضا خاں کو اسلام و مسلمین کی طرف سے سب میں بہتر جزا عطا

فرمائے۔ اسے اپنی محبوب وپسندیدہ باتوں کی توفیق دے۔ اس کے حسب مراد اسے خیر
عطا فرمائے آمین الٰہم آمین۔ حضرت احمد رضا خاں بریلوی۔ اللہ تعالیٰ اس کے دشمنوں کی
گردنوں پر اس کی تلوار کو قابو دے۔ اس کے سرعزت پر اس کے نشان کشادہ کرے اسلام
ومسلمین کی طرف سے اس کو جزائے خیر دے۔ ہمیشہ اس کے دلوں کی روشنی چمکتی رہے ہمیشہ
اس کا دروازہ کعبہ مرادات ومقاصد رہے جب تک مدح کرنے والے اس کی مدح میں نغمہ
سرائی کریں۔ الٰہی اپنے خاص بندوں حامیان دین کی وہ مدد کر جس کے سبب تو دین
کو عزت دے ابد جس سے تو اپنا یہ وعدہ پورا کرے کہ مسلمانوں کی مدد کرنے کا ہم پر حق
ہے۔ بالخصوص حضرت احمد رضا خاں بریلوی۔ اللہ تعالیٰ حاسدوں کی ناک خاک میں رگڑ کے
کوشش جہت سے اس کی حفاظت کرے۔ حضرت احمد رضا خاں وہ ہمیشہ راہ ہدایت پر چلتا
رہے۔ بندوں کے سروں پر فضل کے نشان پھیلاتا رہے۔ شریعت کی حمایت کے لئے اللہ تعالیٰ
اسے ہمیشہ رکھے۔ اس کی تلوار کو دشمنوں کی گردنوں میں جگہ دے اس کو مسلمانوں کی طرف سے
بہتر جزا عطا فرمائے ہمیں اور اس کو حسن وخوبی دیدار الٰہی کی نعمت دے آمین یا رب
العٰلمین۔ اللہ مولف کو سب سے بہتر جزا عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا اور اس کا حشر زیر
نشان سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرے۔ حضرت احمد رضا خاں اللہ اس کی کوشش
قبول کرے بے دینوں کی جڑ اکھیڑنے کے لئے یقینی حجتوں سے اس کی مدد کرے صدقہ سید
المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ کی وجاہت کا۔ اس پر اللہ کی رحمت وبرکت اللہ تعالیٰ اس
مصنف کا توشہ پرہیزگاری کرے۔ مجھے اور اسے بشارت اور اس سے زیادہ نعمت۔

[illegible] تقریظ ۱۴ مولانا یوسف [illegible] تقریظ ۱۵ مولانا شیخ احمد مکی [illegible] تقریظ ۱۶ مولانا محمد بن یوسف [illegible] تقریظ ۱۷ مولانا محمد صالح بافضل [illegible] تقریظ ۱۸ مولانا [illegible] [illegible]

[illegible] تقریظ ۱۹ مولانا محمد سعید یمانی [illegible]

عطا کرے جب مراد اسے بھلائیاں دے۔ امین صدقہ ان کی وجاہت کا جو امین ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت[1] احمد رضا خاں۔ اللہ تعالیٰ اسے اور سب مسلمانوں کو دونوں جہاں میں اس کے علوم و تصنیفات سے نفع بخشے۔

مدینہ طیبہ۔ حضرت[2] احمد رضا خاں کہ علمائے ہند سے ہے اللہ عزوجل اس کے ثواب کو بسیاری دے۔ اس کا انجام خیر کرے اللہ اسے اپنے نبی اور دین اور مسلمین کی طرف سے سب میں بہتر جزا عطا فرمائے۔ اس کی عمر میں برکت دے یہاں تک کہ اس کے سبب بدبخت گمراہوں کے سب سہمے مٹا دے۔ اللہ تعالےٰ حضرت احمد رضا خاں کو جزائے خیر عطا کرے کہ اس نے اپنے فتوے سے شفا دی۔ اللہ تعالیٰ حضرت جناب احمد رضا خاں کو جزائے خیر دے۔ اس میں اور اس کی اولاد میں برکت رکھے اسے ان میں سے کرے جو قیامت تک حق بولیں گے۔ سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں اس کی تائید اس کی مدد اس کی رضا حضرت جناب احمد رضا خاں پر اللہ تعالیٰ اسے درازی عمر اور اپنی جنتوں میں ہمیشگی نصیب کرے۔ اسے اللہ تعالیٰ اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے خیر جزا عطا فرمائے۔ اللہ تعالےٰ اسے[3] اپنے دین اور اپنے نبی کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے۔ اسلام و مسلمین کی طرف سے سب سے زیادہ کامل پیمانہ سے اس کا ثواب پورا کرے۔[4]

وہ ہمیشہ رہے اسلام میں اک حصن حصین ۔۔۔ جس سے[5] خشکی وتری والے ہدایت پائیں

حضرت[6] مولوی احمد رضا خاں بریلوی حنفی وہ ہمیشہ معرفتوں کا پھولا پھلا باغ۔

---

[1] تقریظ ۲۰ مولانا حامد عدادی ص ۱۸۳ [2] تقریظ ۲۱ حضرت مفتی حنفیہ ص ۱۸۷ [3] تقریظ ۲۲ حضرت مفتی و انستانی ص ۱۸۹ وص ۱۹۱ [4] تقریظ ۲۳ حضرت سید احمد مفتی مالکیہ ص ۱۹۳ [5] تقریظ ۲۴ حضرت سید محمد سعید شیخ الدلائل ص ۱۹۹ [6] تقریظ ۲۶ مولانا محمد عمر عربی ص ۲۰۱ [7] تقریظ ۲۷ حضرت سید عباس رضوان شیخ الدلائل ص ۲۰۳

رہے اور علوم دقیقہ کی منزلوں میں سیر کرتا تو اماہ تمام۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور ثواب عظیم عطا فرمائے۔ مجھے اور اسے حسن عاقبت نصیب کرے۔ ہم سب کو حسن خاتمہ روزی کرے ان کے بہانے ہیں جو تمام جہان سے بہتر اور چودھویں رات کے چاند ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت احمد رضا خاں بریلوی اللہ تعالیٰ اس کی جان کی نگہبانی فرمائے۔ اور اس کی شادمانی ہمیشہ رکھے حضرت جناب احمد رضا خاں۔ اللہ تعالیٰ اس کا مال اور کام اچھا کرے آمین۔ اللہ تعالیٰ اس کو اس بہترین امت سے نہایت کامل جزا عطا فرمائے اسے اور جتنے لوگ اس کی پناہ میں ہیں انہیں اپنا قرب بخشے۔ اس سے سنت کو قوت دے اور بدعت کو ڈھائے جناب حضرت احمد رضا خاں بریلوی اللہ تعالیٰ اس کی توفیق اور بلندی ہمیشہ رکھے۔

گلبن سوم علمائے عظام حرمین محترمین نے مصنف اس فتویٰ اور اسکی اصل المعتمد المستند کی کیا کیا ستائش و قدر افزائی فرمائی

مکہ معظمہ علامہ کاتب نے اسے نہایت پاکیزگی سے لکھا اپنی کتاب معتمد المستند میں جس میں بے دینی کے خبیث سرداروں کا رد کیا ان کی خیانتوں اور فسادوں کا پردہ فاش کر دیا جو اس کے نفس پر آگاہ ہو سزاوار ہے کہ کہے اگلے پچھلوں کے لئے بہت کچھ چھوڑ گئے جیسے بیان دلیلوں اور حق واضح باتوں کے باعث جو اس نے اس رسالہ سزاوار قبول و تعظیم اجلال بہ مسمی معتمد المستند میں ظاہر کیں جن سے اہل کفر و الحاد کی جڑ کھود ڈالی اپنے امام بے شک

---

۲۸ تقریظ مولانا محمد مکی ص ۲۰۶ ۳ تقریظ ۲۹ حضرت محمد جباری ص ۱۰۹ ص ۲۱۳ ص ۳ تقریظ ۳۰ حضرت مفتی شافعیہ ص ۱۲۵ سہ تقریظ اول حضرت شیخ العلماء ص ۱۱ ۵ تقریظ ۲ حضرت شیخ الائمہ ص ۱۱۹

آپ نے جواب دیا اور بہت ٹھیک دیا تحریر میں دادِ تحقیق دی مسلمانوں کی گردنوں میں احسان کی ہیکلیں ڈالیں۔ اللہ عزوجل کے یہاں عمدہ ثواب کا سامان کر لیا۔ میں[1] اپنے رب عزوجل کا شکر کرتا ہوں کہ یہ بلند ستارہ چمکا اور یہ پورا نفع دینے والی دوا اس درد کے زمانے میں پیدا ہوئی ملنے اور گرویدگی کے لائق ہے جس کو یہ روشن ستارہ لایا۔ شرف[2] والا رسالہ خوشنما تحریر، زیبا تقریر کہ اسی سے آنکھیں ٹھنڈی ہوں نہ غیر سے۔ وہی ہے جسے کان جی لگا کر سنیں۔ کہ اس کی خوبی اس کا فیض ظاہر ہے اس کے مولف نے اس تفصیل و تحقیق و ربط و ضبط و تدقیق میں راہِ صواب پائی۔ انصاف کیا۔ عدل کیا۔ ہدایت کی واجب ہے۔ کہ شبہ کے وقت اسی تحقیق کی طرف رجوع کی جائے اور اسی پر اعتماد ہو۔ میں[3] اللہ عزوجل کی حمد بجا لاتا ہوں کہ اس نے اس عالم باعمل کو مقرر فرمایا ان کی بے ثبات حجتوں کو آیتوں اور قطعی حدیثوں سے باطل کرنے کے لیے حضرت[4] فاضل مذکور نے مجھ پر بڑا احسان کیا کہ یہ تالیف جلیل و تصنیف پر دانش میرے دیکھنے میں آئی حضرت مولف ایسے مقام پر قائم ہوئے جن کا شکر سب مسلمان کریں۔ ان مفتریوں کے رد اور ان کی برائیوں کے بیان میں حضرت[5] مولی احمد رضا خاں نے اس باب میں فرض کفایہ ادا کر دیا۔ اپنی قطعی حجتوں سے اہل بطلان کی گمراہی کا قلع قمع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر احسان کر دیا کہ رسالۂ الیہ کے اس رسالے پر واقف ہوا۔ جسے اس نے اپنے ان رسالوں کا خلاصہ ٹھہرایا جنہیں جنہیں قائم کہیں۔ اس رسالے سے ان کی صریح گمراہی کا منہ کالا کر دیا۔ تو اس وقت مجھے یہ حدیث یاد آئی۔ کہ یہ امت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی۔ انہیں نقصان نہ دیگا جو ان کی خلاف کرے گا۔ مولف نے فرض ادا کیا۔ اور اپنے آقا بور ... دین کے

---

[1] تقریظ ۴ حضرت علی کمال ص۱۲۵، ص۱۲۷ [2] تقریظ ۵ حضرت مولانا شاہ عبدالحق مہاجر ص۱۲۷، ص۱۲۹ [3] تقریظ ۶ حضرت حافظ کتب حرم ص۱۳۳ [4] تقریظ ۷ مولانا سید مرزوقی ص۱۳۹ [5] تقریظ ۹ حضرت مفتی مالکیہ ص۱۴۵، ص۱۴۷

چہرے سے تاریکیاں دور کیں۔ اہل باطل کی گمراہیوں کا قلع قمع کر دیا۔ مصنف نے ان کارڈ ایک نولمر زبلند قدر رسالے میں لکھا جس کی حجتیں روشن ہیں۔ اس عالی ہمم نے اپنے رسالوں سے ان کمینوں کے رد کئے اس زمانے میں جس کا شر عام ہو رہا ہے فرض کفایہ کی بجا آوری کی۔ ان فاجروں کی بناوٹوں سے مسلمانوں کو باز رکھا۔ مولٰی احمد رضا خاں نے فرض کفایہ ادا کیا۔ اور المعتمد المستند میں ان کارڈ کرا۔ شریعت روشن کی حمایت کرتا ہوا اعلٰحضرت والا رسالہ نورانی شریعت کا مستحکم قلعہ جو ان دلیلوں کے ستونوں پر بلند کیا گیا ہے کہ باطل کو نہ ان کے آگے راہ ہے نہ پیچھے بے دینوں کے شبہے اس کے سامنے ٹھہر نہیں سکتے۔ وہ اس کے خوف سے چھپے ہوئے ہیں اس رسالہ نے قطعی حجتوں کی تلواریں کافروں کے عقیدوں پر کھینچیں۔ اور اپنے روشن ستاروں سے شیطانوں پر تیر اندازی کی۔ اس تیغ برہنہ سے ان کے سر نیچے کئے گئے اور علما میں ان کی رسوائی مشہور ہوئی۔ مجھے اپنی جان کی قسم یہ وہ تصنیف ہے جس پر علمار ناز کریں۔ عمل کرنے والوں کو ایسا ہی عمل کرنا چاہئے۔ مولف نے مسلمانوں کی گردنوں میں نعمتوں کی حمائلیں ڈالیں اور دین کو نصرت دی۔ اس مضبوط تالیف کے استوار کرنے سے جو حجت مخالف کو پامال کرنے کی تامم ہوئی۔ اس رسالے نے زندیقوں کے عقیدوں کے بڑے بڑے ستون ڈھا دیئے بیشک اس میں حکمت اور دو ٹوک بات امانت رکھی گئی اہل عقل کے نزدیک مقبول ہے اور جسے اللہ نے گمراہ کیا اس کے کانوں اور دل پر مہر لگا دی اور آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ایسوں میں سے اس رسالے پر انکار کرے اس کا کیا اعتبار کہ اسے کون راہ دکھائے خدا کے بعد؟

دکھتی ہوئی آنکھوں کو برا لگتا ہے سورج — بیمار زبانوں کو برا لگتا ہے پانی!

۱؎ تقریظ ۱۱ مولانا علی بن حسین صفحہ ۱۵۱ ۲؎ تقریظ ۱۱ مولانا جمال بن محمد صفحہ ۱۵۱ ۳؎ تقریظ ۱۲ حضرت شیخ اسعد دہان صفحہ ۱۶۱ ۴؎ تقریظ ۱۳ مولانا محمد یوسف صفحہ ۱۶۷

رسالہ قطعی دلیلوں اور ایسی حجتوں سے مؤید ہے جو قرآن و حدیث سے ثابت کی گئی ہیں گویا وہ بے دینوں کے دلوں میں بھالے ہیں تیز تلوار ہے کافر وہابیوں کی گردنوں پر صحیح دلیلیں جن میں کوئی علت نہیں المعتمد[1] المستند میں بدمذہبوں کا فرقوں کا ایسا رد کیا جو انہیں کافی ہے۔ جن کو دل کی آنکھیں ملیں اور جنہیں حق سے انکار نہیں بیشک مؤلف نے یہ تصنیف بہت اچھی پیدا کی یہ مستحکم طرز نہایت خوبی کی نکالی۔ بیشک[2] ان عظیم نعمتوں سے جن کا شکر نہیں ہو سکتا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے امام احمد رضا خاں کو مقرر فرمایا کہ ان مرتدوں کا رد کرے۔ میں نے یہ مختصر رسالہ کہ المعتمد المستند کا نمونہ ہے۔ مطالعہ کیا تو اسے خالص سونے کا ٹکڑا پایا۔ موتیوں یاقوت زبرجد کی لڑیوں سے ایک جوہر جسے کاریگر بنانے کے ہاتھوں سے فائدہ بخشنے کی لڑی میں گوندھا۔ یہ نمونہ دلالت کرتا ہے کہ اس کی اصل حق کی حجت کاملہ ہے اور ہدایت کا چمکتا آفتاب جس کے نور پر نگاہ نہ ٹھہرے[3] اقوال باللہ کا سر کذب اور شبہات اہل کجی کی اندھیریوں کا مٹانے والا۔ وہ اس کی روشنی سے خدا کی قسم بالکل نیست نابود ہو گئیں اور وہ اس مبحث میں عطر ہے اور جواب میں راہ حق پانے والی مدینہ طیبہ۔ میں[4] مطلع ہوا اس پر جو حضرت احمد رضا خاں نے ان گمراہوں کے رد میں لکھا۔ جو دین سے نکل گئے۔ اور اس پر جو ان کے حق میں اپنی کتاب المعتمد المستند میں فتویٰ دیا۔ تو میں نے اسے پایا کہ اس باب میں یکتا ہے۔ اور حقانیت میں کھرا ہے[5] اس روشن رسالے ظاہر و واضح کلام پر مطلع ہوا تو میں نے پایا حضرت احمد رضا خاں نے بے شک اس گروہ کافرہ کے رد کے لئے فریادرسی کی المعتمد المستند میں اس کی بڑی

---

[1] تقریظ ۱۵ مولانا شیخ احمد مکی ص ۱۶۹ [2] تقریظ ۱۶ مولانا محمد صالح بافضل ص ۱۷۷ [3] تقریظ ۱۷ حضرت مولانا محمد سعید یمانی ص ۱۷۹ [4] تقریظ ۱۸ مولانا حامد جداوی ص ۱۸۲
[5] تقریظ ۱۹ حضرت مفتی حنفیہ ص ۱۸۷
[6] تقریظ ۲۰ حضرت مفتی داغستانی ص ۱۹۱

رسوائیاں ظاہر کیں۔ ان کے فاسد عقیدوں سے ایک بھی بغیر نالوچ دلچہر کئے نہ چھوڑا تو اے مخاطب تجھ پر لازم ہے کہ اس روشن رسالے کا دامن پکڑے جسے مصنف نے بزدلی لکھ دیا۔ تو ان گروہوں کے رد میں ہر ظاہر و روشن و سرکوب دلیل پائے گا خصوصاً جو اس گروہ خارج از دین کے باندھے ہوئے نشان کھول دینے کا قصد کرے جسے وہابیہ کہا جاتا ہے حضرت جناب احمد رضا خاں نے شفا دی اور کفایت کی اپنے فتوے سے جو المعتمد المستند میں لکھا جس پر علمائے مکہ مکرمہ کی تقریظیں ہیں۔ وہی حق واضح ہے جس کا اعتقاد باجماع علمائے مسلمین واجب ہے جس طرح مولوی احمد رضا خاں نے المعتمد المستند میں تحقیق کیا۔ حضرت مولوی احمد رضا خاں نے اپنی کتاب المعتمد المستند میں کجی والوں کا خوب کھل کر رد کیا۔ میں نے اس رسالے کو پایا مطلبوں کا پورا کرنے والا مقاصد کی تکمیل کرنے والا۔ ذہن سے نکل جانے والے مضامین کا روکنے والا جس میں ہر درد و وارد کے لئے آب شیریں ہے جس نے ملحدوں کے تمام شبہوں کو گھیر کر از بیخ برکندہ کر دیا۔ زندیقوں کی رگوں کو کاٹ دیا۔ دلیلوں کی روشنی اور حجتوں کے ظہور اور روشنوں کی شیرینی اور میزانوں کی درستی کے ساتھ میں نے اس رسالے کے کمالات حیران کن کے میدان میں نگاہ کی باگ ڈھیلی کی تو میں نے اسے صواب و ہدایت کی پوشاک جمال و جلال میں نازکرتا پایا۔ کہ بدمذہبوں گمراہوں کے رد کا ذمہ لئے ہوئے ہے تو وہی معتمد و مستند ہے۔ وہی ہدایت پانے والوں کی جائے پناہ و سند ہے۔ اس رسالے نے وہ باتیں ظاہر کر دیں جن کی باریکیوں تک پہنچنے میں عقلیں بھٹک رہی تھیں۔ وہ باتیں تحقیق کیں جن کی حقیقتوں کے پانے میں قدموں نے لغزش پائی تھی ...

ا تقریظ ۲۲ حضرت ... تقریظ ۲۲ حضرت سید محمد ... الداغستانی ... ۱۹۹

۳ تقریظ ... مولانا محمد ... ۱۹۲ ... تقریظ ... بعنوان

... تقریظ ... مولانا محمد ...

جو تحریر کیا عالم علامہ نے اس خلاصہ میں جو اس کی کتاب المعتمد المستند سے لیا گیا۔ تو میں نے اسے اعلیٰ درجہ تحقیق پر پایا اللہ کے لئے۔ ہے خوبی اس مصنف کی بے شک اس نے مسلمانوں کی راہ سے ہر ایذا کو دور کر دیا۔ اور اللہ و رسول اور دین کے اماموں اور عامہ مسلمانوں کی خیر خواہی کی میں[۱] نے اپنی نظر کو جولان دیا عالم علامہ کے رسالہ میں جس کا نام المعتمد المستند ہے تو اس میں جن لوگوں کا ذکر ہے۔ ان کی رد میں میں نے اسے شافی وکافی پایا۔ میں[۲] نے اسے پایا عقلمندوں کے لئے سحر حلال اور رہ صواب سے الگ جانے والے زہر دیئے ہوئے کے لئے تریاق بے شک اس کی بات سچی ہے اور اس کی دلیلیں حق، ہر مسلمان پر فرض ہے۔ کہ انہیں دلائل پر عمل کرے اور ظاہر و باطن میں وہی اس کی طبیعت ثانیہ ہو جائے تاکہ بھلائیوں کی نہایت کو پہنچ جائے میں[۳] اس رسالہ پر مطلع ہوا جو کافروں کے رد میں حضرت جناب احمد رضا خاں نے تالیف کیا تو میں نے اسے پایا کہ بے دینوں کے رد میں شافی و کافی ہے۔ صریح و مشہور و صحیح نصوص کے موافق ہے۔ میں[۴] آپ کی کتاب المعتمد المستند کے خلاصہ پر واقف ہوا تو میں نے اسے مضبوطی اور پرکھ کے اعلیٰ درجے پر پایا۔ اس کے سبب آپ نے مسلمانوں کی راہ سے ہر تکلیف ہٹا دی۔ اس میں آپ نے اللہ و رسول و ائمہ دین کی خیر خواہی کی۔ اس میں آپ نے حق کی ٹھیک دلیلوں سے ثبوت دیا۔ اس میں آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی تعمیل کی۔ کہ دین خیر خواہی ہے۔ آپ کی تحریر بہ اچھی اور تنظیم اور اچھی ترتیب لے بے نیاز ہے مجھے پسند آیا۔ کہ اس کے بیان روشن کے میدان میں بعض اور وجوہ ظاہر کروں تاکہ میں مصنف رسالہ کا شریک ہو جاؤں۔ اس اچھے حصے میں جو

---

[۱] تقریظ ۲۶ مولانا موسیٰ ۔۔۔ [۲] تقریظ ۳ سید برزادی صلہ ۲۰۲ [۳] تقریظ ۲۱ حضرت محمد خیاری ۲۰۹، صلہ ۲۱۱ [۴] تقریظ ۲۲ حضرت مفتی شافعیہ ۲۱۲ [۵] تقریظ ۲۳ حضرت عزیز وزیر ۲۲۰

س نے اپنے لئے واجب کر لیا۔ اور اس اجر اور عمدہ ثواب میں جو اللہ عزوجل کے پاس ذخیرہ ہے یہ نورانی رسالہ ہے

ان گلبنوں کے غنچے خطبوں کے اشارے

ظاہر ہے کہ خطبوں میں براعت استہلال کے طور پر انہیں مقاصد کی طرف ایما ہوتا ہے جن کا یہاں تذکرہ ہے تو جو ان میں مدح حامیان دین ہے صاف طور پر اس فتوے اور اس کے مصنف کی طرف مشیر اور جو کچھ قدح و مذمت مفسدین ہو وہ ان مخالفوں کی طرف راجع جن کے اقوال پر وار دگیر قسم اول کا انتخاب یہاں ہو۔

مکہ معظمہ:۔ خدا نے علمائے شریعت کو عالم کی تازگی بنایا ان کی ہدایت سے عالم کو بھر دیا۔ ان کی حمایت سے ملت پاکیزہ کی چار دیواری کو دست درازی سے محفوظ فرمایا ان کی روشن دلیلوں سے بے دینوں کی گمراہی کو باطل کر دکھایا۔ خدا نے حسن جمالہ فیض و ہدایت سے احسان فرمایا جو سب سے بڑی نعمت ہے اس پر ایسی نفس کیا کہ جو کچھ اس کے دل میں آئے سب حق و تحقیق ہے۔ اس نے علمائے امت کو انبیائے بنی اسرائیل کی مانند کیا۔ انہیں دلیل و حجت قائم کرنے کے ساتھ باریک احکام نکالنے کا ملکہ بخشا۔ علماء ہیں جنہوں نے تائید حق کی۔ اللہ نے ان کے نشان بلند فرمائے۔ ان کے مخالف کو پست کیا۔ انہوں نے شرق و مغرب میں شہرہ پایا۔ خدا نے آسمان علوم کو علمائے عارفین کے چراغوں سے مزین فرمایا۔ ان کی برکات سے ہمارے لئے ہدایت کے راستوں کو روشن کر دکھایا۔ خدا نے دین کو علمائے باعمل سے عزت دی جو علم نافع کا اکرام پائے ہوئے ہیں وہ ستارے کہ سخت تاریک زمانوں میں ان سے روشنی لی جاتی ہے۔ وہ شہاب کہ ان سے

لہ تقریظ اول شیخ العلماء ص ۱۱۵ سہ تقریظ ۲ شیخ الائمہ ص ۱۱۶ سہ تقریظ ۳ مفتی حنفیہ۔ ص ۱۲۱، ص ۱۲۳ سہ تقریظ ۴ حضرت علی کمال ص ۲۵

بدمذہب ایسے جلیں کہ خاک سیاہ ہو جائیں۔ خدا[1] نے اپنا جو بندہ پسند کیا۔ اسے حمایت شریعت کی توفیق بخشی۔ اسے علم و حکمت میں پیغمبروں کا وارث کیا۔ اور یہ کیسا بلند و بالا مرتبہ ہے۔ جو حضور[2] کے وارث علمائے نامدار جن کے نور سے سخت اندھیرے میں روشنی ہو جاتی ہے۔ اللہ عزوجل زمانے کی بقا تک ان کا وجود رکھے۔ بلندیوں کے آسمان میں ان کے سعد ستارے سب جگہ ظاہر کرے۔ آمین خدا[3] نے علما کے آسمان میں معرفت کے آفتاب چمکائے۔ تو انہوں نے ان کی بلند شعاعوں سے دین پر سے بہتان والوں کی اندھیریاں مٹا دیں خدا[4] نے علما کو انبیا علیہم السلام کا وارث بنایا جو حق سے بدبختوں کی اندھیریاں دور کرتے ہیں۔ اس[5] نے مشاہیر علما کے نیزہائے قلم سے ملت اسلام کی تائید کی۔ ہر زمانے میں اس کے حامی مقرر فرمائے جو عزتوں اور شرف والے ہیں کہ اس کی حرم کی حمایت کرتے اور اس کے حملے کو قوت دیتے ہیں اس کی حجتوں کی تقریر کرتے ہیں۔ اس کی راہ کشادہ کو روشن کرتے ہیں۔ اور ایسے ہی ہر زمانے میں مدد تازگی پاتی رہے گی۔ دشمن پر قہر ہوتا رہے گا۔ یہاں تک کہ حکم الٰہی پورا ہو درود و سلام ان پر جنہوں نے دین میں راہ جہاد نکالی اور حکم دیا کہ حجتوں کی تلواریں کافروں کے جھڑکنے کو برہنہ کی جائیں۔ خدا[6] نے ہر زمانے میں کچھ لوگ قائم کئے جن کو اپنی خدمت کی توفیق بخشی۔ بدمذہبوں کی منازعت کے وقت اپنی مدد سے ان کی تائید کی۔ اے[7] اللہ عمدہ علما پر تیری رضا ہو جو خدمت شریعت پر بے مثل قیام کئے ہوتے ہیں۔ الٰہی تیرے دوستوں نے جن کو تو نے اپنے حسب مراد عمل کی توفیق دی۔ دین کے جو بار دوش ہمت پر اٹھاتے تھے ادا کر دیئے

---

[1] تقریظ ۵ حضرت شیخ الدلائل مہاجر ص۱۲۶ [2] تقریظ ۷ سید مرزوقی ص۱۳۵ ، ص۱۲۷ [3] تقریظ ۹ مفتی مالکیہ ص۱۲۵ [4] تقریظ ۱۱ شیخ جمال ص۱۵۷ [5] تقریظ ۱۲ شیخ اسعد دہان ص۱۵۹ ص۱۶۰ [6] تقریظ ۱۳ شیخ عبدالرحمٰن دہان ص۱۶۲ [7] تقریظ ۱۷ مولانا محمد صالح بافضل ص۱۶۵

حالانکہ وہ اپنی عاجزی دیکھ رہے تھے۔ اگر تو مدد نہ فرماتا الٰہی ان مومنوں کی لڑی میں ہمیں بھی پرو دے اور فضل میں ان کے ساتھ حصہ دے یہی لوگ اللہ کے گروہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشگی کی مدد کے ساتھ ان کی روشنوں نیزوں زبانوں قلموں کو بے دینوں کے سینوں میں بھالیں کرے۔

حال بیتہ طیبہ:۔ الٰہی ہر زمانے میں شریعت کے بادلوں اور ہر شہر میں دین کے حامیوں کو ان سب جزاؤں سے افضل دے جو نیکوکاروں کو ملیں اور ان سب ثوابوں سے زیادہ جو متقیوں کو عطا ہوں۔ خدا اہل سنت کو قیامت تک معزز کیا۔ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب کچھ بدمذہب ظاہر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے کی زبان پر چاہے۔ ان پر اپنی حجت ظاہر فرما دیتا ہے۔ اسی ذریعے سے کی محافظت ہوئی جس طرح حدیث ہے کہ ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ غالب رہے گا۔ ہمارے سردار صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت سے ایک گروہ قیامت تک حق کے ساتھ غالب دین الٰہی پر شدت قائم رہے گا۔ انہیں نقصان نہ دے گا۔ جو ان کا خلاف کرے گا۔ (والحمد للہ رب العالمین)

گلشن ایمان افروز و کفران سوز کا دوسرا رنگ دافع زنگ

مسلمانوں یہ مبارک گلشن تمہارے رب عزوجل و علا تمہارے پیارے نبی مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت عظمت اور ان کے بدگویوں پر حکم شرعی کے بیان و ہدایت میں لکھا گیا۔ ان بدگویوں کی دشنامیں جن پر فتوے ہیں، رد ہے پانچ قسم ہیں (۱) انجاس قادیانی اپنی نبوت و رسالت و وحی کا ادعا انبیاء کی تکذیب اس پر سے استہزا وغیرہ وغیرہ۔ جس کا

ـلـه تقریظ ۲۰ مولانا حامد بغدادی صـ۱۸۳ ـ۲ـه تقریظ ۲۱ حضرت مفتی حنفیہ صـ۱۸۷ ـ۳ـه تقریظ ۲۳ شیخ المالکیہ صـ۱۹۱ ـ۴ـه تقریظ ۲۵ سید شیخ الدلائل صـ۱۹۷ ـ۵ـه تقریظ ۲۸ مولانا عمر حمرسی صـ۲۰۳

بیان اصل میں صفحہ ۹۷ و صفحہ ۹۹ پر ہے (۲) ارجاس شیطانی سلسلہ کا علم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (کے بدگوں) کے علم سے زیادہ وسیع ہے۔ وسعت علم شیطان کے لیے نص سے ثابت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مانئے تو خدا سے برابری۔ اس کا بیان صفحہ ۱۰۳ سے صفحہ ۱۰۹ تک ہے (۳) تکذیب رحمانی کہ خدا کو جھوٹا کہے اسے کوئی سخت بات نہ کہو۔ اگلے بہت امام بھی خدا کو جھوٹا مانتے تھے۔ یہ حنفی شافعی کا سا اختلاف ہے کہ کسی نے ہاتھ ناف کے نیچے باندھے کسی نے اوپر یونہی کسی نے خدا کو سچا کہا۔ کسی نے جھوٹا۔ وقوع کذب کے معنی درست ہیں اس کا مجمل بیان صفحہ ۱۰۱ و صفحہ ۱۰۲ پر ہے (۴) نبوت ستانی کہ محمد رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی جدید ہونا کچھ منع نہیں خاتم النبیین کے معنی پچھلے نبی سمجھنا جہالت ہے اس کا اجمالی بیان صفحہ ۱۰۱ پر ہے۔ (۵) جنون سگانی کہ جیسا علم غیب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (کے بدگویوں) کو ہے ایسا تو ہر پاگل اور جانور اور ہر چوپائے کو ہے۔ نبی میں اور ان میں کیا فرق ہے۔ اس کا بیان صفحہ ۱۰۹ سے ۱۱۲ تک ہے۔ اللہ اللہ اے مسلمان تجھے اپنے دین و ایمان کا واسطہ۔ کیا یہ پانچوں قسم کے الفاظ ایسے تھے۔ کہ اللہ جل جلالہ اور حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ان کے صریح گالی سخت دشنام ہیں کسی کلمہ گو مسلمان کو ادنی شک ہو سکے خدارا ور اصداق دل سے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھ کر آنکھیں بند کرکے کانوں میں انگلیاں دے کر گردن جھکا کر اسلامی دل کی طرف متوجہ ہو کر غور کر دیکھو کیا یہ کلمات (کہ انبیاء جھوٹے تھے عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت باطل ہے۔ معجزے مسمریزم تھے۔ شیطان کا علم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ ہے۔ شیطان ایسی خدائی صفت رکھتا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں مانو۔ تو انہیں خدا کا شریک جانو۔ خدا جھوٹا ہے جو اسے جھوٹا کہے مسلمان سنی صالح ہے خدا کے جھوٹے یا سچے ہونے میں اختلاف ایسا ہی

عوام کے سمجھنے کے واسطے شیطان کے ساتھ ... ایمان ...

بلکا ہے جیسا باہم حنفی شافعی کا بنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے پچھلے ہی نبی نہیں۔ ان کے بعد اور نبی ہو جائے۔ تو حرج نہیں۔ جیسا علم غیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تھا۔ ایسا تو ہر پاگل ہر چوپائے کو ہوتا ہے۔ کسی مسلمان کی زبان یا قلم سے نکل سکتے ہیں۔ کیا ان کا کہنے والا مسلمان ہو سکتا ہے۔ کیا اس کہنے والے کو جو مسلمان گمان کرے خود مسلمان رہ سکتا ہے۔ نہیں نہیں لاکھ بار نہیں مسلمان کا ایمان آپ ہی انہیں سنتے ہی فوراً گواہی دے گا۔ کہ یہ سب کلمات یقیناً کفر ہیں اور ان کے قائل قطعاً کافر مگر صد ہزار افسوس کہ اب وہ اندھیر کا زمانہ آگیا کہ ان باتوں پر حکم کفر لگانے میں دلائل قائم کیجے فتاوے طیار کرنے کی حاجت ہے۔ پھر ان پر بھی حرمین شریفین کی مہریں یوں اس اہتمام عظیم کی ضرورت ہے اور اس پر بھی اندیشہ لگا ہوا ہے کہ محمد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی بننے والے دیکھیے اب بھی مانتے ہیں یا یونہیں سہل ڈھل جاتے ہیں۔ آہ آہ آہ اے اسلام کیا ہوئی تیری عزت۔ تیرے نام لیوؤں کی نگاہ سے کدھر گر گئی۔ کیا ہوئی تیرے حلاوت۔ تیرے کلمہ پڑھنے والوں سے کدھر نتر گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آہ ایک دن وہ تھا۔ کہ باپ[1] نے کلمہ گستاخی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان پاک میں بکا۔ حقیقی بیٹا[2] مدینہ طیبہ کے دروازے پر تلوار لے کر کھڑا ہو گیا کہ او ملعون کیا بکا تھا۔ دروازے میں قدم نہ رکھنے دونگا۔ جب تک ظاہر نہ کر دوں کون عزیز کون ذلیل ہے۔ اگر حکم آڑے نہ آجائے۔ تو وہ ہونہار بیٹا ناشدنی باپ کو فی النار کر ہی چکا تھا۔ یا اب یہ وقت ہے کہ اسلام کے لباس میں اسلام کے دشمن یوں منہ بھر بھر کر اللہ واحد قہار اور اس کے حبیب مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سڑی سڑی گالیاں سنانے لکھ لکھ کر چھاپتے ہیں اور کلمہ گو امتی کہلانے والے انہیں مولوی مفتی۔ واعظ پیر

---

[1] یعنی عبد اللہ بن ابی منافق ۱۲ ۞ ۱۲ ۞

[2] یعنی حضرت سیدنا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن عبد اللہ بن ابی ۱۲ ۞ ۱۲ ۞

جی سمجھے جلتے ہیں۔ تو غریب مسلمان ہوشیار کریں کہ ارے اے مصطفائی گلے کی نادان
بھیڑو۔ دیکھو یہ بھیڑیا ہے۔ ارے یہ تمہارے معبود تمہارے رسول کو گالیاں دیتا ہے
ان کی بات نہیں سنتے اور نہیں تو کان نہیں دھرتے اور کان بھی دھریں تو پرواہ
نہیں کرتے۔ نہ ان دشنامیوں سے میل جول چھوڑیں نہ ان سے رشتہ علاقہ توڑیں بلکہ
الٹے ان غریب مسلمانوں پر طعنہ زنی کو طیار ہو جائیں۔ کہ میاں یہ ایسے ہی کافر کیدیا
کرتے ہیں۔ ان کی شین بین کفر ہی کے فتوے چھپا کرتے ہیں۔ فلاں ہمارا سگا بھائی
یا ایسا معظم اتنا دوست ہے اسے کیسے چھوڑ دیں۔ فلانا ہمارا استاد یا ایسا محدث
اتنا مولوی ہے کہ اس سے کیونکر علاقہ توڑ دیں اے ولئے نا انصافی ان کی محبت
ان کی عظمت تو یاد رہی اور اللہ رب العرش العظیم اور پیارے حبیب رؤف الرحیم
جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت عظمت سب دل سے بھی۔ ارے یہ بھی تو دیکھا
ہوتا کہ ان کی محبت کا کس محبوب کی محبت سے مقابلہ ہے ان کی عظمت کا کس عظیم جلیل کی
عظمت سے معاوضہ ہے۔ مگر ہیں کہ ان کو بڑی دبا کر ہوستی بِئْسَ لِلظّٰلِمِیْنَ بَدَلًا
اُف اُف ظالموں نے کیا برا مبادلہ کیا کہ خدا و مصطفیٰ کو چھوڑ کر استاد و پدر یا ایں واں
کو پکڑا۔ اے اپنی جان پر ظالمو اے بھولے نادان مجرمو کچھ خبر بھی ہے ارے وہ
اللہ قہار ہے۔ جس نے تمہیں پیدا کیا جس نے تمہیں آنکھ کان۔ دل ہاتھ پاؤں لاکھوں
نعمتیں دیں جس کی طرف تمہیں پھر کر جانا۔ اور ایک اکیلے تنہا بے یار و یاور بے وکیل اس
کے دربار میں کھڑے ہو کر رد لکاری ہونا ہے اس کی عظمت اس کی محبت ایسی ہلکی ٹھہری
کہ فلاں فلاں کو اس پر ترجیح دے لی۔ ارے اس کی عظمت تو اس کی عظمت اس کے احسان
اس کے پیارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کے احسانات اگر یاد کرو تو
واللہ العظیم۔ باپ۔ استاد۔ پیر۔ آقا۔ حاکم۔ بادشاہ وغیرہ وغیرہ تمام جہان کے احسانات
جمع ہو کر ان کے احسانوں کے کروڑویں حصے کو نہ پہنچ سکیں۔ ارے وہ وہ ہیں۔ کہ پیدا

ہوتے ہی اپنے رب کی وحدانیت اپنی رسالت کی شہادت ادا فرما کر سب میں پہلی جو یاد آئی وہ
تمہاری ہی یاد تھی۔ دیکھو وہ آمنہ خاتون کی آنکھوں کا نور، نہیں نہیں وہ اللہ رب العرش
کے عرش کا تارا اللہ نور السمٰوات والارض کا نور شکم پاک مادر سے جدا ہوتے ہی سجدے
میں گرا ہے۔ اور نرم و نازک حزیں آواز سے کہہ رہا ہے رب امتی امتی اے میرے رب
میری امت۔ میری امت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ کیا کبھی کسی کے باپ۔ استاد۔ پیر۔ آقا
حاکم۔ بادشاہ نے بیٹے شاگرد۔ مرید۔ غلام نوکر۔ رعیت کا ایسا خیال کیا۔ ایسا درد
رکھا ہے۔ حاش للہ ارے وہ وہ ہیں کہ اس پیارے حبیب رؤف رحیم علیہ افضل الصلاۃ و
والتسلیم کو جب قبر انور میں اتارا ہے۔ لبہائے مبارک جنبش میں ہیں فضل یا قثم بن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہم نے کان لگا کر سنا ہے آہستہ آہستہ عرض کر رہے ہیں رب امتی امتی
اے میرے رب میری امت میری امت۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ سبحان اللہ پیدا ہوتے تو
تمہاری یاد دنیا سے تشریف لے گئے تو تمہاری یاد۔ کیا کبھی کسی باپ۔ استاد۔ پیر۔ آقا
حاکم۔ بادشاہ نے بیٹے۔ شاگرد۔ مرید۔ غلام۔ نوکر۔ رعیت کا ایسا خیال کیا۔ ایسا درد
رکھا ہے۔ استغفر اللہ۔ ارے وہ وہ ہیں۔ کہ تم چادر تان کر شام سے خراٹے لیتے صبح کی
خبر لاتے ہو۔ تمہارے درد کو کرب ہو بے چینی ہو۔ کروٹیں بدل رہے ہو۔ ماں۔ باپ
بھائی۔ بیٹا۔ بی بی۔ اقربا دوست آشنا دو چار راتیں کچھ جاگے سوئے آخر تھک تھک
کر جا پڑے اور جو نہ اٹھے وہ بیٹھے بیٹھے اونگھ رہے ہیں۔ نیند کے جھونکے آ رہے
ہیں اور وہ پیارا بے گناہ بے خطا ہے۔ کہ تمہارے لئے راتوں جاگا
کیا۔ تم سوتے اور وہ زار زار رو رہا ہے روتے روتے صبح کر دی ہے کہ رب امتی
امتی اے میرے رب میری امت میری امت کیا کبھی کسی کے باپ۔ استاد۔ پیر
آقا۔ حاکم۔ بادشاہ نے بیٹے۔ شاگرد۔ مرید۔ غلام۔ نوکر۔ رعیت کا ایسا خیال کیا ایسا
درد رکھا ہے۔ حاش للہ ارے ہاں ہاں درد۔ بیماری مرض یا مصیبت میں ماں باپ

کی محبت کیا جانچنا کہ ان میں نہ تمہاری حفظ نہ ماں باپ پر جفا۔ یوں آزماؤ کہ ماں باپ بے شمار نعمتوں سے تمہیں نواز یں اور تم نعمت کے بدلے سرکشی کرو نافرمانی ٹھانو۔ دس کیں اور ایک نہ مانو ماں سے برے باپ سے برے رات دن بر ہر وقت برے۔ دیکھو تو ماں باپ کہاں تک تمہیں کلیجے سے لگاتے ہیں۔ مگر وہ پیارا وہ مجسم رحمت وہ نعمتوں والا۔ وہ ہمہ تن رافت ہے۔ کہ تمہاری لاکھ لاکھ نافرمانیاں دیکھے۔ کروڑ کروڑ گنہگاریاں پائے۔ اس پر بھی تمہاری محبت سے باز نہ آئے۔ دل تنگ نہ ہو۔ ترک نہ فرمائے۔ سنو تو وہ کیا فرما رہا ہے۔ دیکھو تم خود ہلیں سے نکلے پڑتے ہو۔ اور وہ فرماتا ہے۔ هَلُمَّ اِلَیَّ۔ هَلُمَّ اِلَیَّ۔ ارے میری طرف آؤ۔ ارے میری طرف آؤ مجھے چھوڑ کر کہاں جاتے ہو۔ دیکھو وہ فرماتا ہے تم پروانے کی طرح آگ پر گرے پڑتے ہو اور میں تمہارا بند کمر پکڑے روکے رہا ہوں۔ کیا کبھی کسی کے باپ۔ استاد۔ پیر۔ آقا۔ حاکم۔ بادشاہ نے بیٹے شاگرد۔ مرید۔ غلام۔ نوکر۔ رعیت کا ایسا خیال کیا ایسا درد رکھا ہے استغفر اللہ ارے دنیا کی ساعت تیرہے۔ آنکھ بند کئے سویرا ہے قیامت بہت جلد آنے والی ہے جانتا ہے قیامت کیا ہے۔ یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ۔ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ۔ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِیْهِ۔ لِکُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ یَوْمَئِذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْهِ۔ جس دن بھاگے گا آدمی اپنے بھائی ماں باپ۔ جورو بیٹوں سب سے ہر ایک اس دن اپنے ہی حال میں غلطاں پیچاں ہوگا۔ کہ دوسرے کا خیال بھی نہ لا سکے گا۔ اس دن جانیں کہ فلاں یا فلاں تیرے کام آسکیں۔ حاش للہ واللہ العظیم اس دن وہی پیارا حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کام آئے گا۔ اس کے سوا باقی انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والتسلیم کو تو محال عرض ہوگی نہیں سب نفسی نفسی فرمائیں گے پھر اور کسی کی کیا حقیقت ہے۔ ہاں وہ پیارا۔ وہ بیکسوں کا سہارا وہ بے یاروں کا یارا۔ وہ شفاعت کی آنکھ کا تارا۔ وہ محبوب محشر آرا۔ وہ رؤف

رحیم ہمارا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمائے گا۔ اَنَا لَهَا۔ اَنَا لَهَا میں ہوں شفاعت کے لئے میں ہوں شفاعت کے لئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پھر یہ بھی نظر کرنا ہے۔ کہ سنکھوں کی گنتی میں اژدحام ہزاروں منزل کے فاصلوں میں مقام۔ لاکھوں حساب کے لئے حاضر کئے گئے۔ میزان عدل لائی گئی۔ نامہ اعمال پیش ہوئے۔ لاکھوں کو صراط پر چلنے لے گئے۔ جو بالائے جہنم نصب ہے۔ تلوار سے زیادہ تیز۔ بال سے زیادہ باریک اور ہزاروں برس کی راہ نیچے نظر کریں تو کروڑوں منزل تک گہرا۔ اور اس میں وہ قہر آگ شعلہ زن جس میں سے برابر پھول اڑ اڑ کر آ رہے ہیں۔ جانتا ہے وہ پھول کیسے۔ اونچے اونچے محلوں کے برابر گویا آگ کے قلعے ہیں کہ پے درپے چلے آتے ہیں لاکھوں پیاس سے بے تاب ہیں پچاس ہزار برس کا دن تلنبے کی زمین۔ سروں پر رکھا ہوا آفتاب۔ زبانیں پیاس سے باہر ہیں۔ دل ابل ابل کر گلے پر آگئے ہیں۔ اتنا اژدحام اور اتنے مختلف کام۔ اور اتنے فاصلوں پر مقام اور خبر گیراں صرف ایک وہ محبوب ذی الجلال والاکرام علیہ افضل الصلاۃ والسلام۔ ابھی میزان پر آئے اعمال تلوائے حسنات کے پلے گراں کرائے۔ ابھی صراط پر کھڑے ہیں۔ غلام گزر رہے ہیں۔ وہ دردناک آواز سے کہہ رہے ہیں رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ الٰہی بچالے بچالے۔ ابھی حوض کوثر پر جلوہ فرما ہیں۔ پیاسوں کو وہ شربت جاں فزا پلا رہے ہیں۔ گویا تن مردہ میں جان رفتہ واپس لا رہے ہیں۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ حضور میری شفاعت فرمائیں۔ فرمایا میں کرنے والا ہوں عرض کی یا رسول اللہ اس روز میں حضور کو کہاں تلاش کروں۔ فرمایا سب میں پہلے صراط پر عرض کی اگر وہاں نہ پاؤں۔ فرمایا میزان پر۔ عرض کی وہاں نہ پاؤں۔ فرمایا حوض کوثر پر کہ ان تینوں جگہ سے کہیں نہ جاؤں گا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی صحبہ وبارک وکرم ابدا

ف یہ حدیث جامع ترمذی شریف میں ان سے مروی ہے۔ ۱۲ ۲ ۱۲

آہین لله الضاف ان کے احسانوں سے جہان میں کسی کے احسان کو کچھ نسبت ہو سکتی ہے پھر کیا سخت کفران ہے کہ جو ان کی شان میں بدگوئی کرے تمہارے دل میں اس کی وقعت اس کی محبت اس کا لحاظ اس کا پاس نام کو بھی باقی رہے ہم بیں کہ از یزیدی وبا کہ ہو ستی ؛ بِئْسَ لِلظّٰلِمِیْنَ بَدَلًا الٰہی کلمہ گویوں کو سچا اسلام عطا کر صدقہ اپنے حبیب کریم کی وجاہت کا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ غرض ان اقسام خمسہ دشنام پر فتوے میں جو احکام لکھے علمائے کرام حرمین محترمین نے جس تحسین و تعظیم و مدح و تکریم سے لئے وہ تو لگلے گلبنوں میں سن چکے تو وہ سب براہ تسلیم ان کے اقوال کریمہ تھے ہی ان پر خود ان حضرات نے بہت تصریحات کا اضافہ فرمایا کچھ تمام اقسام کو عام کچھ بعض بعض سے خاص۔ آئندہ کے گلبنوں میں ان تمام احکام علمائے کرام کا اختصاراً شمار ہے وباللہ التوفیق

گلبن چہارم۔ ان تمام دشنامیوں کی نسبت

علمائے حرمین شریفین نے جو احکام کیا کیا فرمائے

حرمین شریفین۔ ان اقوال کے قائلین بدعت کفریہ والے ہیں۔ اشقیا۔ ان کافروں کے کفر پر آگاہی لازم ہے اسلام کے نام کو پردہ بناتے ہیں یہ سب کے سب مرتد ہیں با جماع امت اسلام سے خارج ہیں مکہ معظمہ :۔ بیدینی و بدمذہبی کے خبیث سردار بیر خبیث اور مفسد اور ہیٹ دھرم سے بدتر فاجر۔ جو اپنی گمراہی کے سبب قریب ہے کہ سب کافروں سے کمینہ تر کافر ہوں سے ہوں اہل کفر ہیں ملحد ہیں۔ جو ان اقوال کا معتقد ہو کافر ہے۔ گمراہ ہے دوسروں کو گمراہ کرتا ہے۔ دین سے نکل گیا جیسے تیر نشانے سے مسلمانوں کے تمام

۱؎ اصل صفحہ ۹۵ ۲؎ اصل صفحہ ۱۱۳ ۳؎ تقریظ اول شیخ العلماء ص ۱۱۷
۴؎ تقریظ ۲ شیخ الائمہ ص ۱۱۹ ، ص ۱۲۱ ۔

علما کے نزدیک ان امام تم پر سلام بے شک گمراہی کے وہ پیشوا جن کا تم نے نام لیا ایسے ہی ہیں
جیسا تم نے کہا تم نے ان کے بارے میں جو کچھ کہا سزاوار قبول ہے ان کا جو حال تم نے بیان کیا اس پر وہ
کافر دین سے باہر ہیں کذاب بددین زیاں کار گمراہ ستمگار کفار ہیں کچھ شک نہیں کہ یہ فاجر ہیں
دوزخ کے کتے یہ شیطان کے گروہ کافر ہیں ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں نہ شک کہ جمال ان
میں کوئی دین متین کو پھینکے کوئی ضروریات دین کا انکار کرے۔ اسلام میں ان کا نام و
نشان کچھ نہ رہا۔ یہ گمراہان گمراہ گر فاجر کافر دین سے خارج۔ کافروں کے یہاں کے
منادی ہیں دین محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو باطل کرنا چاہتے ہیں۔ جاہلوں کو دھوکے دیتے
ہیں۔ کافروں کے راز دار ہیں۔ دین کے دشمن ہیں۔ ان باتوں سے ان کا یہ مطلب ہے
کہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈالیں۔ گمراہ کافر ہیں۔ کافران گمراہ گر ہیں۔ بطلان والے سخت جھوٹے
مفتری ظالم ہیں۔ ان سے بڑھ کر ظالم کون۔ اللہ کی راہ سے بہکے ہوئے ہیں۔ اپنی خواہش
کو خدا بنا لیا۔ ان کی کہاوت کتے کی طرح ہے کہ تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکال کر
ہانپے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے۔ حد سے گزرے ہوئے ہیں۔ توبہ سے محروم ہیں
تب تک اپنی بد مذہبی نہ چھوڑیں۔ ان کا نہ روزہ قبول نہ نماز نہ زکوٰۃ نہ حج نہ کوئی
فرض نہ نفل۔ اسلام سے نکل گئے۔ جیسے بال آٹے سے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم ان سے بیزار ہیں یہ باطل والے کافر ہیں۔ کفر رو۔ گمراہ۔ گمراہ گر۔ دین سے باہر
ہیں۔ اپنی سرکشی میں اندھے ہو رہے ہیں۔ اہل بطلان اہل فساد۔ کھلے کافران گمراہ گر ہیں
متعصب ملحد گمراہ گر ہیں گمراہی اندر کھلے کفر والے۔ ان میں کوئی وہ ہے جس نے خود رب
العالمین کی شان میں کلام کیا۔ کوئی وہ جس نے رسول کو عیب لگایا۔ ان کے اقوال ان

ل تقریظ مفتی حنفیہ ص۱۲۳، ص۱۲۵ ۲ تقریظ ۲ مولینا علی کمال ص۱۲۷ ۳ تقریظ ۳ حضرت حافظ کتب الحرم ص۱۳۱
ص۱۳۲ ۵ تقریظ ۷ حضرت سید مرزوقی ابو حسین لغنوی ص۱۳۹ ص۱۴۱ ۶ تقریظ ۸ مولانا عمر باجنید امین الفتویٰ
ص۱۴۳ ۷ تقریظ ۹ حضرت مفتی مالکیہ ص۱۴۷ ۸ تقریظ ۱۰ مولانا علی بن حسین مدرس حرم ص۱۵۱

کا کفر واجب کر رہے ہیں وہ سزاوار عذاب ہیں بلکہ وہ کافروں سے بھی بدتر ہیں کمینے فاجر۔ بدبخت۔ بطل[1]۔ مرتد سخت رسوائی کے مستحق۔ کھلے کفر والے ہیں۔ بیدین کافر۔ بطلان والے خبیطان عقلاء ہیں رسوا۔ ان کا مرتد ہونا پہر دن چڑھے کے آفتاب سا روشن وہ وہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی۔ انہیں بہرا کر دیا۔ ان کی آنکھیں اندھی کر دیں۔ وہ دین سے بالکل نکل گئے۔ ان کو دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بڑا عذاب ہے کوئی شک نہیں کہ وہ کفر صریح کی پچ والے ہیں دین سے نکل گئے۔ جیسے تیر نشانے سے۔ حساب کے دن سخت تر عذاب کے سزاوار ہیں۔ سرکش۔ کافر۔ دین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مخالف ہیں مفسد[2]۔ مرتد انہوں نے چاہا تھا کہ اپنے منہ سے اللہ کا نور بجھا دیں۔ انہیں اللہ نے گمراہ کیا۔ ان کے کانوں اور دلوں پر مہر لگا دی۔ ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا انہیں کون راہ دکھلائے خدا کے بعد۔ خدا کی قسم وہ بے شک کافر ہو گئے۔ دین سے نکل گئے۔ وہ وہ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی۔ اور کان بہرے کر دیئے۔ اور آنکھیں اندھی سب بے دین[3]۔ کافر فاجر وہابی۔ ملحد متمرد۔ دلیلوں کو جھٹلا رہے ہیں۔ ان پر کفر کا حکم ہے۔ سرکش۔ بدمذہب مفسد۔ گمراہ۔ اہل سنت سے نکلے ہوئے۔ دہریئے۔ دین سے خارج۔ شتو کافروں سے دین میں ان کی مضرت سخت تر۔ عالموں فقیروں نیکوں کی وضع بنتے ہیں۔ اور باطن ان خباثتوں سے بھرا ہوا۔ الیتیں اللہ اور قیامت پر ایمان نہیں کچھ شک نہیں کہ وہ گمراہ ہیں گمراہ گر ہیں کفار ہیں۔ عوام مسلمانوں پر ان سے سخت خطرے کا خوف ہے۔ بدمذہب[4]۔ کافر گمراہ سزاوار ان کفر بدمذہبی و گمراہی۔ وہ لیاں کاری میں پڑے۔ قیامت تک ان پر وبال ہے

---

[1] تقریظ ۱۱ مولانا جمال بن محمد مدرس حرم شریف صہ ۱۵۷، صہ ۱۵۹ [2] تقریظ ۱۲ حضرت شیخ اسعد دہان مدرس حرم شریف صہ ۱۶۱ [3] تقریظ ۱۳ مولانا عبدالرحمن دہان مدرس حرم شریف صہ ۱۶۳ [4] تقریظ ۱۴ مولانا محمد یوسف مدرس مدرسہ حضرت مولانا رحمۃ اللہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ صہ [5] تقریظ ۱۵ مولانا شیخ احمد مکی مدرس حرم شریف و مدرسہ احمدیہ وخلیفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب صہ ۱۶۹، صہ ۱۷۱ [6] تقریظ مولانا محمد بن یوسف صہ ۱۷۵ [7] تقریظ ۱۷ مولانا محمد صالح بافضل صہ ۱۷۷

بے دین ہیں مرتد۔ دین سے نکل گئے۔ جیسے آٹے سے بال۔ بدکار۔ کافر ملعون ہیں غضب [illegible] کی
لڑی میں بندھے ہوئے۔ مرتد۔ گمراہ۔ گمراہ گر۔ دین سے نکل گئے جیسے تیر نشانے سے کوئی عقل والا
ان کے مرتد گمراہ خارج از دین ہونے میں شک نہ کرے گا۔ اہل کج۔ کافر گھنونی
گندگیوں میں لتھڑے۔ کفری نجاستوں میں بھرے۔ ہر کبیرہ سے بدتر کبیرہ۔ ہر ذلیل سے
زیادہ ذلیل۔ خدا نے انہیں ذلیل کیا۔ ان کا ٹھکانا ٹھیک جہنم۔

ملا بیتہ طلیبہ :۔ وہ دین سے نکل گئے۔ گمراہ۔ زندیق۔ بیدین۔ بدبخت۔ خارج از
دین۔ کافر وہابی۔ الوہیت و رسالت کی شان گھٹانے میں [illegible] اور خرابی حال لازم
ہو جیسی۔ وہ زمین میں فساد پھیلانے والے ہیں۔ اوندھے جاتے ہیں۔ برے مذہب والے جنہوں
نے شان الٰہی کو ہلکا جانا۔ رسالت عامہ کے منصب کو خفیف ٹھہرایا۔ بندوں اور شہروں
اور زمینوں کو تکلیف دینے والے شیطان۔ کجی والے۔ مرتد۔ فساد اور شرارت پھیلانے
والے۔ زندیق۔ بدمذہب۔ گمراہ۔ صواب سے الگ جانے والے۔ زہر دیئے ہوئے کجی والے
کافر۔ گمراہ۔ کجرو۔ بیدین ہیں۔ انہوں نے خود اللہ و رسول پر زیادتی کی۔ چاہتے ہیں۔ کہ اللہ
کا نور بجھا دیں۔ اور اللہ نہ مانے گا۔ مگر اپنے نور کو پورا کرنا پڑے برا مانیں کافر۔ وہ ہیں
جن کے دلوں پر اللہ نے مہر کر دی۔ یہ اپنی خواہش نفسانی کے پیچھے ہیں۔ اللہ نے انہیں
حق سے بہرہ کر دیا۔ ان کی آنکھیں پھوڑ دیں۔ شیطان نے ان کی نظروں میں ان کے کام اچھے
کر دکھائے۔ تو انہیں راہ حق سے روک دیا کہ ہدایت نہیں پاتے۔ اور اب جانا چاہتے
ظالم کہ کس پلٹے پر پلٹا کھائیں گے جن کے یہ اقوال ہوں وہ اس آیت کریمہ کے سزاوار

ہیں کہ اے نبی ان سے فرمادے کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس رسول کے ساتھ ٹھٹھا کرتے تھے۔ بہانے نہ بناؤ۔ تم کافر ہوچکے اپنے ایمان کے بعد شیطان نے اپنی خواہشیں اور ان کے سامنے آراستہ کیا۔ ان میں اپنی مراد کو پہنچ گیا طرح طرح کے کفر ان کے دلوں میں گھر کئے ہوئے اندر ہی اندر پنپ رہے ہیں۔ یہاں تک کہ خود رب کریم کی بارگاہ میں حملہ کر بیٹھے اور نہایت گندی راہ چلے اور ان پر جرأت کی جو سب رسولوں کے خاتم ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

کلمۂ پنجم۔ ان میں خاص خاص اشخاص پر علمائے کرام حرمین شریفین کے بعض احکام علاوہ احکام سابقہ عام

ظاہر ہے کہ احکام عامہ کہ کلمات سابقہ میں گزرے ان تمام طوائف کو شامل ہیں ان کے سوا بعض الفاظ ان میں خاص خاص طائفوں کی نسبت بھی بعض ارشادات ہیں وارد ہوئے یہ ان کی تلخیص ہے (الف) قادیانی والوں پر احکام حرمین شریفین قادیانی ایک دجال ہے جو اس زمانے میں پیدا ہوا۔ مسیح دجال کذاب کا شاگرد ہے۔ ایک شیطان ہے جیسے شیطان وحی کرتا ہے بناوٹ کی بات دھوکے کی۔ نبوت کا مدعی اللہ پر مفتری تمام انبیاء سے اپنے آپ کو افضل بتانے والا۔ معجزات کو مکروہ مسمریزم بتانے والا چار سو پیغمبروں کو جھٹلانے والا۔ اس کا جھوٹ نہایت کثرت سے ظاہر تفاوت کی سیڑھیاں چڑھتا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایذا دینے والا تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اذیت پہنچانے والے عیسیٰ رسول اللہ و مریم امۃ اللہ کی شان میں سخت گستاخی بکنے والا نبوت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منکر مکہ معظمہ و ختم نبوت کا منکر ہو کر نبوت کا مدعی ہے عیسیٰ اور مہدی بنتا ہے مدینہ طیبہ (۵) وہ

۱؎ اصل ص۱۶ و ص۹۹ ۲؎ تقریظ ۲ حضرت حافظ کتب حرم ص۱۳۱

مدعی[1] نبوت ہے خبیث[2] لعین دجال کذاب آخر زمانے کا مسیلمہ ہے مسیلمہ[3] کذاب کا بھائی
اور بلاشبہ دجالوں میں کا ایک ہے۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کا علم قبول کرے نہ عمل نہ کوئی
قول نہ فرض نہ نفل اس لئے کہ وہ دین اسلام سے نکل گیا جیسے تیر نشانے سے اور اللہ
اور اس کے رسول اور اس کی روشن آیتوں کے ساتھ کفر کیا۔ جو اس کی باتوں سے کسی
بات پر راضی ہو یا اسے اچھا جانے وہ بھی کافر کھلا گمراہ ہے یہی لوگ شیطان کے
گروہ ہیں۔ سن لو یہی لوگ گروہ زیاں کار ہیں وہ بے شبہ کافر ہے۔ اس کا حکم مثل
مرتد ہے۔ اس کی توبہ قبول نہ کی جائے گی۔ باجماع امت کافر ہے۔ جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی تکذیب کرتا ہے اس کے کفر میں اصلاً شک نہیں یقین اور اجماع اور قرآن و حدیث کی سند
سے ہم یقین کرتے ہیں اس کے کافر ہونے پر دار جاس شیطانی والوں پر احکام حرمین
شریفین[4]۔ فرقہ[5] وہابیہ شیطانیہ رافضیوں کے فرقہ شیطانیہ کی طرح ہیں۔ ابلیس لعین ان کے
پیر ہیں۔ تکذیب خدا کرنے والے کے دم چھلے ان کا پیر ابلیس ہے۔ دیکھو یہ کیسی منہ بھر کے
گالی دے رہا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو۔ اس نے بیشک حضور صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو عیب لگایا گالی دی۔ اللہ کے مہر کر دینے کے اثر کو دیکھو۔ آنکھ والا اندھا
ہوا۔ اور راہ حق چھوڑ کر چوپٹ ہونا پسند کیا۔ ابلیس لعین کو شریک خدا مان گیا۔ اس کی
آنکھوں پر غضب الٰہی کا گھٹا ٹوپ ہے۔ جھوٹا ہے دین میں خائن ہے۔ اس کے سر تکذیب
الٰہی و تنقیص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وبال ہے ملا یند طیبہ [illegible] اس نے منصب رسالت
کو ہلکا ٹھہرایا۔ اور اپنے استاد ابلیس کی بڑائی کی اور بکالے [illegible] دھوکا دینے میں اس کا

---

[1] تقریظ ۲۲ حضرت مفتی داغستانی ص ۱۰۹ [2] تقریظ ۲۳ مولانا عمر میمری ص [illegible]
[3] تقریظ ۹ حضرت مفتی شافعیہ [4] تقریظ ۲ حضرت مولانا عزیز وزیر اندلسی مدنی،
ص ۲۲۹، ص ۲۳۱، ص ۲۳۳ و ص ۲۳۵ [5] اس ص ۱۰۱ ص ۱۰۱، ص ۱۰۲ [6] تقریظ ۱۰
حضرت سید احمد جزائری سردار مالکیہ ص [illegible]

شریک ہوا. وہ[1] تحریر براہین قاطعہ میں لکھا دو وجہ سے کفر ہے ایک یہ کہ یہ صاف صاف حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وسعت علم ماننے کو شرک ٹھہرایا اور چاروں مذہب کے اماموں نے تصریحیں فرمائیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس گھٹانے والا کافر ہے اور جو ایمان کی کسی بات کو شرک وکفر ٹھہرائے. وہ کافر. وہ[2] حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دینے والا ہے. کافر ہے. اس پر عذاب الٰہی کی وعید نافذ ہے. اس کی توبہ قبول نہ کی جائے گی (تکذیب رحمانی والے پر احکام حرمین شریفین اللہ پر مفتری. دغاباز مکار. آنکھوں کا اندھا جیسے کی پہلے سے پھوٹ چکیں یہی ہیں وہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے بہرہ کیا. اور ان کی آنکھیں اندھی کر دیں. مدینہ طیبہ: انہوں[3] نے شان الٰہی کو ہلکا جانا. کافر[4] ہے. اس کا کفر دین کی ان بدیہی باتوں سے ہے جو خاص وعام کسی پر مخفی نہیں. اس کے کفر میں کوئی شک نہیں. جو امور شریعت میں انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا کذب جائز مانے باجماع امت کافر ہے (پھر خدا سے وقوع کذب کے معنی درست بتانے والا کیونکر باجماع قطعی کافر نہ ہوگا. ہم یقین کرتے ہیں اسے کافر کہنے پر جو ایسی بات کہے جس سے تمام شریعت باطل کرنے کی راہ پیدا ہو اور ظاہر ہے کہ تکذیب خدا سے نہ تمام شریعت بلکہ تمام شریعتیں سب باطل ہو جائیں گی. یہ خود بارگاہ الٰہی پر حملہ کر بیٹھے (نبوت شانی والوں پر احکام)

حرمین شریفین: یہ مسلمان نہیں. سرکش ہیں. شیطان کے چیلے ہیں. مدینہ طیبہ: کچھ شک نہیں کہ وہ باجماع علمائے امت کافر ہیں اور اللہ کے نزدیک یاں کا رتوبہ نہ کریں تو ان پر اور جو ان کی اس بات پر راضی ہو اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے قیامت

---

[1] تقریظ ۲ ۲ حضرت سید احمد برزنجی مفتی شافعیہ ص ۲۲۱، ص ۲۲۲ [2] تقریظ ۳ ۳ مولانا عزیز وزیر ص ۲۲۱ ص ۲۲۲ [3] اصل ص ۱۱۱، ص ۱۱۲ [4] تقریظ ۳ حضرت سید احمد جزائری ص ۱۹۲ [5] تقریظ ۲ ۲ حضرت مفتی شافعیہ ص ۲۱۹ ص ۲۲۱ [6] تقریظ ۳ ۳ مولانا عزیز وزیر ص ۲۲۳، ص ۲۲۵، ۲۲۶ [7] اصل ص ۱۰۱۔

تک باجماعِ امت کافر ہیں۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں۔ ان کے کفر میں اصلاً شک نہیں یقین و اجماع و قرآن و حدیث کی رو سے (جنون سگانی والے پر احکام) حرمین شریفین یہ وہابیہ شیطانیہ کے بڑوں میں ہے اللہ کی مہر کا اثر دیکھو یہ بری کر رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جنہیں وہ جانتے ہیں۔ پاگل اور جو پلیدتے اس شیخی بدکار نے والے کے بڑے ٹھہرے۔ اس شخص نے قرآن عظیم کو چھوڑا اور ایمان کو رخصت کیا۔ ایسے ہی اللہ مہر لگا دیتا ہے۔ ہر مغرور دغاباز کے دل پر۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان گھٹاتا ہے۔ ظالموں نے خدا ہی کی قدر نہ پہچانی یہ منکر علم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے انکار رکھتا ہے اس کی بدکاری اسے انکار قدرت الٰہی کی طرف کھینچے لئے جاتی ہے۔

ان گلبنوں کے غنچے خطبوں کے اشارے

مکہ معظمہ: یہ لوگ گمراہ گر۔ بیدین۔ جن کے معاملہ اللہ نے نہیں پست کیا۔ کجی والے بدکار۔ سرکشی کجی۔ بدمذہبی کے گروہ۔ علمائے اہلسنت کے شہابوں سے جل کر خاک سیاہ کافر۔ سرکش گمراہ۔ ہدایت پر نابینائی پسند کرنے والے۔ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ سے مجذول۔ بہتان والے۔ کافر۔ تمام علمائے امت کے نزدیک سزاوار تذلیل باجماعِ امت مرتد ہیں۔ بدبخت۔ دین کے دشمن۔ خدا کے مقہور۔ کافر۔ معاند۔ سرکش۔ مفسد گروہ شیطان۔ زیاں کار۔ مردود۔ بیدین۔ کافر۔ سرکش۔ کمینے۔ کجی والے۔ مشرک۔ عمر سالم جھگڑالو۔ ہٹ دھرم۔ کافر۔ ظالم۔ دین سے نکل گئے۔ جیسا تیر نشانے سے۔ قرآن پڑھتے ہیں

لہ تقریظ ۲۲ مفتی شافعیہ صد ۲۱۹ سے تقریظ ۲۴۴ ملا عزیز صد ۲۲۲ سے اصل صد ۱۰۹، صد ۱۱۱ سے تقریظ اول صد ۱۱۵ ۵ہ تقریظ ۲ صد ۱۱۹ ۶ہ تقریظ ۳ صد ۱۲۲ ۷ہ تقریظ ۴ صد ۱۲۵ ۸ہ تقریظ ۲ صفحہ ۱۲۱ میں ان تین الفاظ کا تعلق تکذیب رحمانی مخصوص سے اور باقی دو عام ہیں ۹ہ تقریظ ۹ صد ۱۲۸ ۱۰ہ تقریظ ۱۰ صد ۱۲۹ ۱۱ہ تقریظ ۱۱ ۱۲ہ تقریظ ۱۲ صد ۱۵۹ تا ۱۶۴ ۱۳ہ تقریظ ۱۳ صد ۱۶۳ ۱۴ہ تقریظ ۵ صد ۱۶۹ اول عام ہے اور ثانی کا ان خطبہ میں تکذیب رحمانی والوں سے زیادہ ۱۵ہ تقریظ ۲۰ صد ۱۸۱، صد ۱۸۲

ان کے گلے سے نیچے نہیں اترتا۔ شیطان کے گروہ۔ زیاں کار

ملا بینہ طلیبہ۔ یہ لوگ بدمذہب۔ بدکار۔ خدا نے انہیں گمراہ کیا چھوڑ دیا۔ بددین ہیں۔ دنیا میں ہر خواری اور آخرت میں ذلت والے عذاب کے مستحق ہیں۔

گلبن ششم علمائے حرمین شریفین نے بدگویوں کے اقوال مذکورہ کو کن کن اوصاف سے موصوف فرمایا

ظاہر ہے کہ قائل سے حکم سے قول کا حال خود ظاہر ہوتا ہے اور اس کا عکس بھی اکثری ہے مگر ہم نے علمائے کرام سے احکام ان کے محل و مقام ہی پر رکھے۔ جو کچھ انہوں نے قائلوں کی نسبت فرمایا۔ وہ گلبن سابق میں تلخیص کیا۔ اور جو کچھ اقوال کی نسبت ارشاد ہوا یہاں گذارش ہوتا ہے۔ حرمین شریفین۔ وہ اقوال بدعت۔ کفریہ ہیں سخت صدمہ رساں قلب المؤمنین و مکہ معظمہ۔ گمراہی۔ کفر۔ بدعت۔ ضلالت۔ حماقت۔ گمراہی۔ فاسد۔ ملانے کوئی لایعنی۔ بار نہیں۔ وہ جو کچھ لائے۔ ایسی چیز ہے۔ جسے سنتے ہی کان پھینک دیتے ہیں۔ اور عقلیں طبیعتیں نرالی اس کا انکار کرتے ہیں۔ برے اعتقاد۔ باطل خبیث و کفری بدعتیں سخت جھوٹی باتیں۔ حد سے سے فاسد۔ باطل جو نہ عقول میں نہ نقول سے مقبول بلکہ زری وہم و خیالی بناوٹیں نہ ان کیلئے کوئی دلیل نہ دلیل کا شبہ جو ان کا عذر ہو سکے۔ نہ کوئی تاویل بلکہ صرف خواہش نفسانی کی پیروی ہیں۔ ہلاکت میں ڈالنے والی۔ کفر و ضلالت کے پھندے ہیں ہیں۔ بلا گمراہی باطل

؎۱ تقریظ ۲۱ ص ۱۹۱ ، ۱۲۰ ؎۲ تقریظ ۲۹ ص ۲۰۵ ؎۳ تقریظ ۲۳ ص ۲۲۵ ؎۴ اصل صفحہ ۵
؎۵ تقریظ اول ؎۶ تقریظ ۲ ص ۱۱۹ ، ۱۲۱ ؎۷ تقریظ ۳ ص ۱۲۴ ؎۸ تقریظ
۴ ص ۱۲۵ ؎۹ تقریظ ۵ ص ۱۲۱ ، ص ۱۳۳ ؎۱۰ ، ص ۱۲۹ ، ص ۱۳۱ ،
ص ۱۳۳

۱۲ ۷ ۱۲

عقیدے۔ کفر و ضلالت کی بدعتیں۔ کجروی۔ گمراہی۔ سرکشی۔ اہل ضلالت کی گمراہی قسم قسم
کی ضلالت۔ فساد۔ کھلا کفر۔ صریح گمراہی۔ تاریکی۔ باطل والوں کو وہ گمراہیاں
جو مرتد مسلمانوں کے عقائد لگاتی ہیں۔ کھلی گھاتیں۔ صریح کفر۔ موجب ارتداد بے
اصل بنا دیں ان کے اقوال ان کے مرتد ہو جانے کے موجب ہیں۔ اور انہیں کھلی گمراہی
کے مستحق کر دینے والے۔ صریح کفر و گمراہی۔ بیدینوں کے شبہے۔ کافروں کے عقیدے معتزلوں
مرتدوں کے عقیدے۔ خرافات۔ قباحت والے اقوال۔ راہ ہلاکت۔ شرک اکبر۔ فاسد عقیدہ
بری بدعتیں۔ قباحتیں۔ خباثتیں۔ بدمذہبیاں۔ چھپے کفر۔ گمراہی۔ فاحشہ شنیع باتیں حد
درجہ اچھلنے کی جو کسی ایسے سے صادر نہ ہوں۔ جو اللہ و رسالت پر ایمان لاتا ہے۔ فساد ہیں
شب شبر کی اندھیری۔ بدمذہبی۔ کفر۔ گمراہی۔ فساد سے بھری بڑی بدعتیں۔ باطل باتیں اہل
کجی کے تاریک شبہے۔ کھوٹی گندگیاں۔ کفری عقائد۔ نوپید کی نجاستیں۔

(ن) نیت مرطیبہ۔ ضلالت۔ فسادیوں کی راہ۔ بری رسوائیاں۔ فاسد نتیجے۔ جہالت کی باتیں۔
شنیع بدعتیں۔ صریح کفر۔ شب شبر کی اندھیری۔ فساد۔ شامت۔ ملحدوں کے شبہے۔ زندیقوں
کی رسیاں۔ بدعت۔ ضلالت۔ مسلمانوں کی راہ میں تکلیف۔ کجی۔ کفر۔ ضلالت۔ نفسانی
خواہشیں۔ بدعت۔ راہ اسلام میں تکلیف دہ۔ شنیع باتیں۔ شیطان کے جھٹکے۔ نفس کے
وسوسے۔ اس کے باطل وہم۔ رسوائیاں۔ شیطانی گمراہیاں۔ شیطانی خواہشیں۔ شیطان کی
گھڑے ہوئے کفر۔ نہایت گندی راہ۔ باطل اقوال۔ اندھیری رات کی تاریکی۔ کفر کا مادہ
کفر کا بیج۔ گمراہی کی روح۔

[illegible]

گلبن ہفتم بعض خاص خاص اقوال پر علمائے حرمین شریفین کے کچھ الفاظ علاوہ الفاظ عام

حرمین شریفین۔ انجاس قادیانی۔ شیطان کی فریبی بناوٹیں فقاوتوں کی سیڑھیاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذائیں۔ انبیائے سابقین علیہم الصلاۃ والسلام کو اذیتیں۔ خبیث رسالے۔ قرآن عظیم کی تکذیبیں۔ ملعون کفریات۔ ارجاس شیطانی ہذا قول ۔ بد الفاظ علم ابلیس پر ایمان اور علم محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کفر۔ اندھا ہین ذلت دینے والا کفر۔ خدا کی قسم براہین قاطعہ قطع نہیں کرتی مگر ان چیزوں کو جن کے جوڑنے کا اللہ عزوجل نے حکم فرمایا۔ تکذیب رحمانی۔ بدیان۔ ظلم گمراہی۔ تکذیب الٰہی۔ نجومت شانی معصیت عظمٰی۔ شیطانی وحی۔ شیطان کی فریبی بناوٹ۔ جنون سگانی۔ ملعون انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سے مطلقاً ہر علم کا سلب خبیث تقریر۔ گندی تحریر۔ عدم قدرت الٰہی سے انکار۔ بدکاری۔

مدینہ طیبہ۔ انجاس قادیانی۔ باطل باتیں جنہیں سنتے ہی کان پھینک دیں راستی والی طبیعتیں ان سے گھن کریں۔ اللہ و رسول و قرآن کے ساتھ کفر۔ باطل باتیں خبیث مسلک کفر۔ ارجاس شیطانی کفر ہے۔ صاف صاف حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان گھٹانا ہے۔ ایمان کی بات کو شرک بتانا ہے۔ تکذیب رحمانی کا کفر بدنہاد ین کی ان باتوں سے ہے جو خاص و عام کسی پر مخفی نہیں۔ وہ سب شریعتوں کا ابطال ہے اس سے لازم کہ دین کی کسی خبر اللہ کی تب پر اعتبار نہ ہو۔ اب نہ ایمان معقول نہ تصدیق متصور وہ جمیع ،

رسولوں کی تکذیب ہے۔ اس کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ بنوت ثانی جو اس قول پر راضی ہو اس پر قیامت تک اللہ کا غضب اور اس کی لعنت جنون نگاں کھلا ہوا کفر ہے۔ بالاتفاق۔ اس میں الخناس شیطانی والے اقوال سے بھی زیادہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص شان ہے بدرجہ اول کفر ہے۔ قیامت اللہ تعالیٰ کے غضب و لعنت کا موجب ہے۔

از گلینوں کے غنچے۔ خطبوں کے اشارے

مکہ معظمہ۔ اسلام پر دست درازی۔ گمراہی۔ کجی و بدکاری والوں کے شبہے سرکشی کجی۔ بدمذہبی۔ کفر۔ طغیان۔ ضلال۔ رسوائی۔ ہلاک۔ نابینائی۔ گمراہیوں کی اندھیریاں نشان والوں کی اندھیریاں۔ شبہات کی تاریکیاں تنقیص شان سیدالانس والجان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ارتداد۔ بدبختوں کی اندھیریاں۔ کفر۔ عناد۔ سرکشی فساد۔ کفر۔ طغیان جہل کی آگ کمینوں کی عمارت۔ رذیلوں کے پانسے۔ کجی۔ شرک۔ کافروں کی بات جسے اللہ نے پست کیا۔ خدا پر بہتان۔ مدینہ طیبہ۔ بدمذہبیاں۔ الحاد۔ نالائق اعتقاد۔ ناسزا بات۔ تنقیص شان سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ شیطانی جھگڑے۔ وہموں کی بناوٹیں

گلبن ہشتم حضرات علمائے کرام حرمین شریفین نے ان بدگویوں کے حق میں کیا کیا دعائیں فرمائیں

حرمین شریفین: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ اس پر جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دی۔ اور اللہ تعالیٰ کی لعنت اس پر جس نے کسی نبی کو ایذا دی۔

لہ تقریظ ا، ۱۸۸ شہ تقریظ ا، صف ۱۸۹ تقریظ ۲، ۱۲۷ شہ تقریظ ۲، صف تقریظ ۵، ۱۹۵ لہ تقریظ ۸، ۱۲۳ لہ تقریظ ۲۳، ۱۹۱ لہ تقریظ ۲۶، صف ۲۲۵ شہ تقریظ ۲۷، ۲۲۵ لہ تقریظ اصل صف ۹۹

گیارھویں علمائے کرام حرمین شریفین نے ان بدگوؤں کے ساتھ مسلمانوں کو کس برتاؤ کا حکم دیا۔

حرمین شریفین اس کے پیچھے نماز پڑھنے اس کے جنازے کی نماز پڑھنے اس کے ساتھ
شادی بیاہ کرنے اس کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانے اس کے پاس بیٹھنے اس سے بات چیت کرنے
اور تمام معاملات میں اس کا حکم بعینہ وہی ہے جو مرتد کا ہے جیسا کہ ہدایہ غرر ملتقی[1]۔ در مختار
مجمع الانہر برجندی۔ فتاویٰ ظہیریہ طریقہ محمدیہ حدیقہ ندیہ فتاویٰ عالمگیری وغیرہا میں تصریح
ہے۔ ہاں ہاں احتیاطاً احتیاطاً کہ بیشک کافر کی توقیر نہ کی جائے گی اور بے شک گمراہ
سے بچنا سب سے زیادہ اہم ہے۔ بلکہ مصطفےٰ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ لوگوں کو ان سے
ڈرائے اور نفرت دلائے۔ ان کے فاسد دستوں کھوٹی نیتوں کی مذمت کرے ہر مجلس میں
ان کی تحقیر واجب۔ ان کی پردہ دری مواہب دینی میں داخل ہے ہر کذاب کی پردہ دری
اللہ عزوجل سے دعا کہ تمام مسلمانوں کو ان کافروں گمراہ گروں کی سرایت خفایت سے بچائے۔ ابو یعلیٰ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسوں کو فرمایا میں بیزار ہوں اس سے جس سے بیزار ہوئے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا میں ان سے بیزار وہ مجھ سے
بیگانے۔ اللہ رحم فرمائے اس مرد پر جو کافروں اور گمراہوں سے دور ہو۔ اور اللہ کی پناہ
چاہے۔ ان کے پھندوں میں پڑنے سے وہ تمام علماء کے نزدیک سزاوار تذلیل ہیں کافروں
سے ان کی مضرت سخت تر ہے اس لئے کہ کھلے کافر سے عوام بچتے ہیں۔ اور یہ تو عالموں کی
وضع میں ظاہر ہوتے ہیں۔ تو عوام ان کا ظاہری دیکھتے ہیں جس کو انہوں نے خوب بنایا ہے
اور ان کا باطن جو ان خباثتوں سے بھرا ہے۔ وہ اسے نہیں جانتے تو دھوکا کھاتے اور جو کفر

---

[1] حمل ص۴۵ ص۱۱۲ [2] تقریظ ۴ ص۱۳۳ [3] تقریظ ص۱۴۴ صفحہ تقریظ ص تقریظ

ان سے سننے میں اسے قبول کر لیتے ہیں۔ عوام مسلمان پر ان سے سخت خطرہ کا خوف ہے خصوصاً ان شہروں میں جہاں حاکم مسلمان نہیں ہر مسلمان پر ان سے دور رہنا فرض ہے جیسے آگ میں گرنے اور خونخوار درندوں سے دور رہتا ہے۔ اور جس سے ہو سکے کہ ان کو معزول کرے۔ ان کے فساد کی جڑ اکھیڑے اس پر فرض ہے کہ اپنی حد قدرت تک اسے بجا لائے۔ جو ان کی بداطواریوں کے باعث انہیں چھوڑے اس پر اللہ کی رحمت و برکت اترے[۱] یہ شخص یہاں تک کہ کافر کو بھی بچایا جائے۔ نفرت دلائی جائے ہر ذی عقل پر واجب ہے کہ ان کی تعظیم نہ کرے مدینہ طیبہ[۲] مشاہیر علماء جن کی زبان کو اللہ نے وسعت دی ہے۔ ان پر فرض ہے کہ ان لوگوں کی بدمذہبیاں زائل کرنے میں کوشش کریں تاکہ بندے اور شہر اور دین ان کی تکلیفوں سے راحت پائیں عوام پر فرض ہے کہ ان کے میل جول سے بالکل احتراز کریں کہ خدا کی قسم ان سے میل جول جذامی کے میل جول سے ایذا میں سخت تر ہے واجب[۳] ہے ہر مسلمان پر جو اللہ تعالیٰ اور اس کے عذاب سے ڈرے اور اس کی رحمت و ثواب کا امیدوار ہو۔ کہ اس گروہ سے پرہیز کرے اور اس سے ایسا بھاگے جیسا شیر اور جذامی سے بھاگتا ہے کہ اس کے پاس پھٹکنا شرارت کر جانے والا مرض ہے اور چلتی ہوئی بلا اور نحوست ہے۔ وہ جو[۴] سوال میں بیان ہوا بے شک ان کے کفر پر حکم کرتا ہے۔ اور یہ کہ مرتدوں کا حکم ان پر جاری کیا جائے اور یہ حکم وہاں جاری نہ ہو تو واجب ہے کہ مسلمانوں کو ان سے ڈرایا جائے ان سے نفرت دلائی جائے منبروں پر اور رسالوں اور مجلسوں میں تاکہ ان کے شر کا مادہ جل جائے۔ اور ان کے کفر کی جڑ کٹ جائے کہیں ان کی گمراہی کی روح اسلامی دنیا کی طرف سرایت نہ کرے۔

گیارھویں علمائے کرام حرمین شریفین نے مسئلہ امکان کذب و مسئلہ علم غیب کا ان تحریروں میں کیا تذکرہ فرمایا

یہ دونوں مسئلے اس فتوے میں زیر بحث نہ تھے۔ بلکہ تکذیب رحمانی والوں کے تذکرہ میں

[۱] تقریظ ۱۸ صفحہ ۱۶۱ [۲] تقریظ ۲۰ صفحہ ۱۶۳ [۳] تقریظ ۲۴ صفحہ ۱۹۳ [۴] تقریظ ۲۴ صفحہ ۲۱۰

ضمناً مسئلہ امکان کذب مذکور ہوا۔ کہ لوگ امکان مانتے مانتے بالفعل کاذب جاننے لگے۔ اور اجاس شیطانی والوں کے رد میں ضمناً مسئلہ غیب کا ذکر آگیا۔ کہ ایسے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وسعت علم سے منکر ہوتے اور ابلیس لعین کے علم کو اس کے علم پر ترجیح دیتے ہیں جسے اس کے مولا عزوجل نے یہ علوم عظیمہ عطا فرمائے۔ از انجا کہ یہ دونوں مسئلے ضمنی تھے۔ اصل تقریظات کسی میں کوئی خاص بحث ان پر نہ ہوئی۔ پھر بھی بعض کلمات علمائے کرام جو ان کی نسبت بالتبع واقع ہوتے ان کا بیان تلخیص کرنا بعونہٖ تعالیٰ خالی از فائدہ نہیں وللہ الحمد

مسئلہ مردودہ امکان کذب

حرمین شریفین نے تو وہابیہ کذابیہ نے اپنے پیر طائفہ اسمٰعیل دہلوی کے اتباع سے اللہ عزوجل پر یہ افترا باندھا کہ اس کا جھوٹا ہونا ممکن ہے۔ اس کا یہ بیہودہ بکنا مستقل کتاب میں رد کیا گیا اور اللہ عزوجل اسلیئے نہ تھا۔ کہ دغا بازوں کے مکر کو راہ دکھاتا۔ تو وہ نہ کھڑے ہو سکے نہ کسی سے مدد پانے کے قابل تھے۔ پھر امکان کذب ماننے کا انجام وقوع کذب ماننے کی طرف کھینچ لے گیا۔ مکہ معظمہ۔ پاکی ہے تجھے اے وہ جو ہر نقص وکذب وناسزا باتوں سے منزہ ہے۔ فرد یگانہ وصمد پاک ہے سب عیبوں اور ان بری باتوں سے جو کج والے بکتے ہیں۔ اللہ بلند وبالا ہے ان باتوں سے جو ظالم کہتے ہیں۔ پاکی اسے جو ایسا خدا ہے جو ہر جھوٹ اور ہر نقص کے امکان سے بالضرورت منزہ ہے۔ مدینہ طیبہ۔ سب خوبیاں اس خدا کو جس کے لیئے ذات وصفات میں کمال مطلق بالذات واجب ہے وہ جس کی تسبیح کرتا اور ہر نقص سے اس کی پاکی بولتا ہے جو کچھ کہ اس کی زمین اور آسمان میں ہے۔ اس کا کلام

ل۔ اصل ص ۴، ص ۱۰۳ ع۔ تقریظہ ۱ ص ۱۱۹ ع۔ تقریظہ ۱۵ ص ۱۶۹ ع۔ تقریظہ ۲۰ ص ۱۸۱ ع۔ تقریظہ ۳۰ ص ۲۱۳ ص ۲۲۱

خالص یقین اور صریح حق ہے۔ اور وہ جو یہ گمراہ فرقہ اللہ عزوجل کا امکان کذب مانتا ہے ریاکی ہے اللہ کے لئے اور وہ بہت بلند و بالا ہے اس بات سے کہ یہ کہتے ہیں۔ اور اس پر اس سے سند لاتا ہے کہ بعض ائمہ گنہگاروں کے لئے خلف وعید جائز رکھتے ہیں (یعنی یہ کہ گنہگار کو بخش دے اور عذاب نہ کرے) تو یہ سند لانا باطل ہے اس لئے کہ ہر وعید حقیقتہً مشیت الٰہی کے ساتھ مقید ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ بیشک اللہ کفر کو نہیں بخشتا اور اس کے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے بخش دے گا۔ تو کیونکر متصور کہ خلف وعید جائز ماننے والوں پر امکان کذب ماننے کا وجوب آئے۔ اللہ عزوجل سے مدد مطلوب ہے۔ ان لوگوں کی باتوں پر تفتازانی علامہ سعد نے کتاب عقائد میں کہا کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ کذب ممکن نہیں۔ علامہ کردوانی نے اس کی شرح میں کہا کہ خلف جائز ہونے سے بچنے کا دفع یہ ہے کہ وعید کی آیتیں ان شرطوں سے مشروط ہیں جو اور آیتوں حدیثوں سے معلوم ہوتی ہیں از انجملہ کہ توبہ نہ کرے اور اللہ تعالیٰ معاف نہ فرمائے تو گویا یوں فرمایا گیا کہ عاصی اگر اصرار کرے اور تائب نہ ہو اور شفاعت وغیرہ معافی کی وجوہ بھی نہ پائی جائیں۔ اسی حالت میں عذاب ہوگا۔ تو ان شروط عذاب سے کسی شرط کے نہ پائے جانے سے عذاب نہ ہو۔ تو معاذ اللہ کذب لازم نہیں آتا یا یہ کہا جائے کہ آیات سے مراد، تخویف کا انشاء فرمانا ہے نہ حقیقتاً خبر دینا تو کذب کا اصلاً دخل نہیں تنبیہ یہ بیان جو کلام علماء میں ضمناً آگیا۔ اسی سے صرف مسئلہ امکان کذب ہی پر عظمت شریعت پارچہ ان لوگوں کے لئے طیار ہو گیا اللہ عزوجل پر افترا باندھنا۔ بیہودہ بکنا۔ دغا باز۔ مکار۔ برا انجام۔ کجی والے ظالم۔ گمراہ فرقہ۔

مسئلہ مقبولہ علم غیب

حرمین شریفین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنہیں اللہ عزوجل نے سکھا دیا جو کچھ وہ نہ جانتے تھے اور اللہ عزوجل کا فضل ان پر عظیم وہ جنکو ہر چیز روشن ہو گئی

ف تقریظ ۲۲۳، ۲۲۵، صـ۲۳۷ ؎ اصل صـ۵۸، صـ۱۰۹ دص۱۱۱

اور انہوں نے پہچان لی اللہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ جان لیا اور مشرق و مغرب میں جو
کچھ ہے سب جان لیا۔ اور تمام اگلے پچھلوں کا علم ان پر حاصل ہوا جیسا کہ ان تمام باتوں
پر بکثرت احادیث میں تصریح فرمائی اور غیب پر علم یقینی اصالۃً خاص انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام
کو ملتا ہے اور غیر انبیاء کو انبیاء ہی کے بتائے سے علیہم الصلاۃ والسلام۔ کیا تو نے اپنے رب
کو نہ دیکھا کیسا ارشاد فرماتا ہے کہ اللہ کی یہ شان نہیں کہ تم کو اپنے غیب پر مطلع کر دے ہاں
اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنی مشیت کے موافق اپنے رسولوں کو چنتا ہے۔ اور فرمایا اللہ
غیب جاننے والا ہے تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے
مکہ معظمہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل نے روشن آیتیں اور عقل کو
حیران کر دینے والے معجزے عطا فرمائے اور انہیں اپنی مشیت کے غیبوں پر علم بخشا۔
درود و سلام ان پر جو ان سب میں زیادہ کامل ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے علم غیب دینے
کے ساتھ خاص کیا۔ اس جلال والے کی حمد ہے جس نے تمام مخلوقات میں اپنے رسولوں
کو علم غیب عطا فرمانے سے خاص کیا۔ ہمارے سردار مولیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام
مخلوق سے بہترین جن کو اللہ تعالیٰ نے ما کان وما یکون جو کچھ ہو گزرا اور جو کچھ ہونے والا ہے
سب کے علم کے ساتھ مخصوص کیا درود و سلام ان پر جو مطلقاً تمام مخلوقات سے افضل ہے
اور تمام جہان سے ان کا علم زیادہ وسیع جن کو اللہ تعالیٰ نے تمام اگلے پچھلوں کا علم عطا
فرمایا مدینہ طیبہ درود و سلام ان پر جن کو اللہ تعالیٰ نے سارے جہان کے لئے
رحمت بھیجا۔ اور ان پر اپنی واضح کتاب اتاری جس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے۔ ہمارے
سردار مولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن کو ان کے رب نے سب اگلے پچھلوں کا علم عطا
فرمایا۔ اور انہیں اتنے غیبوں کے علم دیئے جن کا شمار نہیں تو وہ مطلقاً تمام جہان سے افضل ہیں

---

۱ تقریظ ۷ ص [illegible] ۲ تقریظ ۹ ص [illegible] ۳ تقریظ ۱۰ ص ۱۶۹ ۴ تقریظ ۱۵ ص ۱۶۵ ۵ تقریظ ۲۰ ص [illegible]
۶ تقریظ ۲۹ ص ۲۰۵ ۷ تقریظ ۳۲ ص ۲۱۵

ذات میں بھی اور صفات میں بھی اور عقل و علم میں بلا خلاف تمام جہان سے کامل ترہیں
امام قاضی عیاض نے فرمایا۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات سے ہے حضور کا
جاننا غیب کو اور جو کچھ ہونے والا ہے۔ عرب کو اور یہ وہ سمندر ہے جس کا گہراؤ معلوم
نہیں ہو سکتا نہ اس کا عظیم پانی کھینچا جاسکے۔ اور یہ حضور کا غیب کو جاننا حضور کے
ان معجزات سے ہے۔ جو بالیقین معلوم ہیں اور جن کی خبر بالتواتر ہم کو پہنچی ہے اور یہ
کچھ ان آیتوں کے منافی نہیں جو بتاتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا اور اگر
میں غیب جانتا تو بہت سی بھلائی جمع کر لیتا کہ ان آیات میں بغیر خدا کے بتائے غیب
جاننے کی نفی ہے۔ رہا خدا کے بتائے سے حضور کا غیب نہیں جاننا تو یہ امر یقینی ہے
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اللہ اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے

جَلَّ وَعَلَا وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى

عَلٰى سَيِّدِهِمْ وَمَوْلَاهُمْ

عَلَيْهِمْ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

اٰمِيْن وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْن

تصحیح کردہ فقیر قادری رضوی عفی عنہٗ

(گلزار عالم پریس لاہور)

بسلسلۂ اشاعت جماعت نوری

اَلحَمدُ لِلّٰہِ

رب العزۃ جل جلالہ کی تنزیہ و تکبیر اور حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم و توقیر میں یہ مبارک و منور فتویٰ کفر شکن علمائے مکۂ معظمہ و علمائے مدینہ منورہ زادہما اللہ تعالیٰ شرفاً و تکریماً کی تصدیقات علیہ و تحقیقات جلیلہ سے مزین

مسمّٰی بنام تاریخی

حُسَامُ الحَرَمَین عَلٰی مَنحَرِ الکُفرِ وَالمَین

معہ سلیس ترجمۂ اردو ۱۳۲۴ھ مسمّٰی بنام تاریخی

مُبِینِ اَحکَام وَ تَصدِیقَاتِ اَعلَام

۱۳ ھ ۲۵

جس میں مسلمانوں کو آفتاب سے زیادہ روشن طور پر دکھایا گیا کہ طوائف قادیانیہ و گنگوہیہ و نانوتویہ و دیوبندیہ و امثالہم نے خدا و رسول کی شان کو کیا کچھ گھٹایا، علمائے حرمین شریفین نے باجماع امت ان سب کو زندیق و مرتد فرمایا، ان کو مولوی در کنار مسلمان جاننے یا ان کے پاس بیٹھنے ان سے بات کرنے کو زہر و حرام و تباہ کن اسلام بتایا،

ناشر

ملنے کا پتہ: نوری کتب خانہ، بازار داتا صاحب، لاہور

اَللُّهُمُ الْمَلَكِيَّةُ

١٣٢٤ھ

وَالتَّسْجِيلَاتُ الْمَكِّيَّةُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

سلام منا ورحمة الله وبركاته على سادتنا علماء البلد الامين. وقادتنا كبراء بلد سيد المرسلين صلى الله تعالى وسلم وبارك عليه و عليهم اجمعين وبعد فان المعروض على جنابكم بعد اتمام اعتنائكم عرض محتاج فقير مظلوم امين ذى تعب كسير على عظماء كرماء منجدين دعامين نفع الله بهم البلاد والعباد وادام وجودهم فى بهجة الاكرام والثناء. ان السنة فى ارضنا غريبة. وظلمات الفتن والمحن مهيبة. قد استعلى الشر واستولى الضرر وتفاقم الامر فامسى الصابر على دينه كالقابض على الجمرة فوجب على ذمة هممكم ايها السادة القادة الكرام اعانة الدين واهانة المفسدين. اذ ليس بالسيوف فبالاقلام. فالغياث الغياث يا خيل الله. يا فرسان عسكر رسول الله. امدونا بالمدد. واعدوا ان شئتم الاعداء عدة. وشدوا عضدنا فى هذه الشدة. ومن الميسور. على قدر المقدور. فى ابانة هذه الامر

مہری تصدیقات

مکہ معظمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سلام ہماری طرف سے اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہمارے سرداروں امن والے شہر مکہ معظمہ کے عالموں اور ہمارے پیشواؤں سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہر مدینہ طیبہ کے فاضلوں پر اللہ تعالیٰ درود وسلام و برکت نازل کرے ہمارے نبی اور سب انبیاء پر آپ کی آستانہ بوسی کے بعد آپ کی جناب میں عرض ایسی عرض جیسے کوئی حاجتمند بے نوا ستم دیدہ گرفتار دل شکستہ عظمت والے کریموں، سخا والے رحیموں سے عرض کرے جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ بلا و رنج دور فرماتا اور ان کی برکت سے خوشی و سودمندی بخشتا ہے، یہ ہے کہ مذہب اہل سنت غریب و بے نشان میں غریب ہے۔ اور فتنوں اور محنتوں کی تاریکیاں بسبب شر بلند ہے۔ اور ضرر غالب اور کام نہایت دشوار تو سنی اپنے دین پر صبر کرنے والا ایسا ہے۔ جیسے آگ مٹھی میں رکھنے والا۔ تو آپ جیسے سرداروں پیشواؤں کریموں کے ذمہ ہمت پر مدد دین اور تذلیل مفسدین واجب ہے۔ جب تلواروں سے نہیں تو قلموں سے سہی۔ فریاد فریاد اے خدا کے لشکر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فوج کے سوارو! ہماری مدد کرو اپنی روشنائی سے اور دفع دشمناں کیلئے سامان مہیا کرو اور اس سختی میں ہمارے بازو کو قوت دو اور ان امور کے ظاہر کرنے میں بقدر قدرت ایک آسان بات یہ ہے کہ ہمارے

ان رجلا من علماء بلادنا۔ الملقب علی لسان عمائدنا واسیادنا۔ بعالم اهل السنة والجماعة۔ وقف نفسه علی دفاع تلک الضلالة والشناعة۔ فصنف کتبا۔ والف خطبا۔ تنوف کتبه علی مائتین۔ بها الدین زین۔ وجلاء الرین۔ منها شرح علقه علی المعتقد المنتقد۔ سماه المعتمد المستند۔ و وقد تکلم فی مبحث شریف منه علی اصول البدع الکفریة الشائعة الآن فی الدیار الهندیة۔ تعرض منها ذکر بعض الفرق بلفظ لیتشرف منکم بنظرة وتصدیق۔ وتقریح السنة۔ وتفریج عنها کل محنة۔ بجوز التصوب منکم والتحقیق۔ وتذکروا صریحا ان ائمة الضلال۔ الذین سماهم۔ هل هم کما قال نعتقد بدیهم بالقبول حقیق۔ ام لا یجوز تکفیرهم۔ ولا تحذیر العوام عنهم وتنفیرهم۔ وان انکروا ضروریات الدین۔ وسبوا الله رب العالمین وسبوا رسوله الامین المکین۔ وطبعوا واشاعوا کلامهم المهین۔ لانهم علماء مولویة۔ وان کانوا من الوهابیة۔ فتعظیمهم واجب فی الدین وان شتموا الله وسید المرسلین۔ صلی الله تعالی علیه وعلی اله وصحبه اجمعین۔ کما تزعمه بعض الجهلة من المذبذبین۔ یا ساداتنا۔ بینوا نصرکم الدین ربکم ان هؤلاء الذین سماهم ونقل کلامهم ردها هو ذا نبذ من کتبهم کالتحذیر الاحمدی وانا لة الاوهام القادیانی وصورة فتیا رشید احمد الکنکوهی فی فوتوغرافیا والبراهین القاطعة حقیقة[1] ونسبته لتلمیذه خلیل احمد الانبهتی وحفظ الایمان لاشرفعلی التانوی معروضات۔ مضروب بخطوط ممتازة علی عباراتها المردودات اهل هم کما تقدم هذه منکرون لضروریات الدین۔ فان کانوا وکانوا

[1] نزل عندهما اذ لنا اما الان فقد ثانت ولله الحمد علی الالف ۲ ۱۳۲۵ھ مصحح فقیر رضوی

شہروں کے علما سے ایک مرد نے جو ہمارے سرداروں اور عمائد کی زبان پر لقب عالم اہلسنت
وجماعت سے ملقب ہے۔ اپنی جان کو ان گمراہیوں اور خباثتوں کے دفع میں وقف کر دیا
کتابیں تصنیف کیں اور بیانات تالیف کیے اس کی تصنیفیں دو سو[ٹ] سے زائد ہوئیں
جن سے دین کے لئے زینت اور زنگ کا دور ہونا ہے ان میں سے المعتمد المستند کی شرح المعتمد
المستند ہے اس کی ایک مبحث شریف میں ان کفری بدعات کے اصول پر کلام کیا ہے جو آج ہندوستان
میں شائع ہو رہی ہیں۔ اس مبحث میں سے ہم بعض فرقوں کا ذکر اسی کی عبارت میں آپ حضرات
پر عرض کرتے ہیں تاکہ حضرات کی نگاہ تصدیق سے مشرف ہو اور سنت شادمان و مسرور
ہو اور حضرات کی تصحیح و تحقیق کی برکت سے مذہب اہل سنت پر سے بڑی مشکل دور ہو اور علمائے
ذکر فرمائیے۔ کہ وہ سرداران گمراہی جن کا ذکر اس مبحث میں کیا ہے آیا ایسے ہی ہیں جیسا معتقد
نے کیا ہے تو جو حکم اس میں اس نے لگایا سزاوار قبول ہے۔ یا ان لوگوں کو کافر کہنا جائز نہیں۔
نہ عوام کو ان سے بچانا اور نفرت دلانا روا ہے۔ اگرچہ وہ ضروریات دین کا انکار کریں۔ اور
اللہ رب العالمین اور اس کے رسول معزز و امین کو برا کہیں اور اپنا یہ اہانت بھرا کلام چھاپیں
اور شائع کریں۔ اور اس لئے کہ وہ عالم و مولوی ہیں۔ اگرچہ وہابی ہیں تو ان کی تعظیم شرعاً واجب
ہے۔ اگرچہ اللہ و رسول کو گالیاں دیں جیسا کہ بعض جاہلوں کا گمان ہے جن کے دلوں میں ا
یمان مستقر نہ ہوا۔ اور اے ہمارے سردارو! اپنے رب عزوجل کے دین کی مدد کو بیان فرمایئے
کہ یہ لوگ جن کا نام مصنف نے لیا اور ان کے کلام نقل کیا اور وہ یوں ہی ہیں کچھ ان کی کتابیں جیسے
قادیانی کی اعجاز احمدی اور ازالۃ الاوہام اور [illegible] رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ اور براہین قاطعہ کہ
درحقیقت اسی گنگوہی کی ہے اور نام کے لئے اس کے شاگرد خلیل احمد انبیٹھی کی طرف نسبت ہے
اور اشرف علی تھانوی کی حفظ الایمان کہ ان کتابوں کی عبارات مردودہ پر امتیاز کے
لئے خط کھینچ دیئے گئے ہیں آیا یہ لوگ اپنی ان باتوں میں ضروریات دین کے منکر ہیں۔

ٹ یہ شمار اس وقت تھا۔ اور اب بفضلہ تعالیٰ ایک ہزار سے زائد تصانیف ہیں ۱۲ رضوی عفی عنہ

كفارا مرتدين. فهل يفترض على المسلمين اكفارهم كسائر منكرى الضروريات الدين قال فيه العلماء الثقات. من شك فى كفره وعذابه فقد كفر كما فى شفاء السقام والبزازية ومجمع الانهر والدر المختار وغيرها من الكتب الغرر. ومن شك فيهم او وقف فى تكفيرهم او عظمهم او نهى عن تحقيرهم. فما حكمه فى الشرع المبين. لا زلتم بفضل الله مفيضين. على المسلمين احكام الدين. امين. والصلوة والسلام على سيد المرسلين. محمد واله وصحبه اجمعين.

قَالَ فِي الْمُعْتَمَدِ الْمُسْتَنَدِ

وبعد ما حقق ان صاحب البدعة المكفرة اعنى به كل مدع للاسلام منكر لشئ من ضروريات الدين. كافر باليقين. وفى الصلوة خلفه وعليه والمناكحة والذبيحة والمجالسة والمكالمة وسائر المعاملات حكمه حكم المرتدين كما نص عليه فى كتب المذهب كالهداية والغرر وملتقى الابحر والدر المختار ومجمع الانهر وشرح النقاية للبرجندى والفتاوى الظهيرية والطريقة المحمدية والحديقة الندية والفتاوى الهندية وغيرها متونا وشروحا وفتاوى) ما نصه ولنعد بعض من يوجد فى اعصارنا وامصارنا من هؤلاء الاشقياء فان الفتن داهمة والظلم متراكمة. والزمان كما اخبر الصادق المصدوق صلى الله تعالى عليه وسلم يصبح الرجل مؤمنا ويمسى كافرا ويمسى مؤمنا يصبح كافرا والعياذ بالله تعالى فيجب التنبيه على كفر الكافرين المتسترين باسم الاسلام ولا حول ولا قوة الا بالله. فمنهم

اگر منکر ہیں اور مرتد کافر ہیں تو آیا مسلمان پر فرض ہے۔ کہ انہیں کافر کہے۔ جیسا کہ تمام منکران ضروریات دین کا حکم ہے۔ جن کے بارے میں علمائے معتمدین نے فرمایا ہے جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے جیسا کہ شفاء السقام و بزازیہ و مجمع الانہر و درمختار وغیرہا روشن کتابوں میں ہے اور جو ان میں شک کرے یا انہیں کافر کہنے میں تامل کرے یا ان کی تعظیم کرے یا ان کی تحقیر سے منع کرے تو شرع میں ایسے شخص کا کیا حکم ہے آپ حضرات ہمیشہ فضل خدا سے مسلمانوں پر احکام دین کا افاضہ فرماتے ہیں۔ اور درود و سلام نازل ہو تمام رسولوں کے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے آل و اصحاب سب پر۔

المعتمد المستند ہیں

اولاً یہ تحقیق کی کہ بدعت کفریہ والا یعنی ہر وہ شخص کہ دعوی اسلام کے ساتھ ضروریات دین میں سے کسی چیز کا منکر ہو یقیناً کافر ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنے اور اس کے جنازے کی نماز پڑھنے اور اس کے ساتھ شادی بیاہ کرنے اور اس کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانے اور اس کے پاس بیٹھنے اور اس سے بات چیت کرنے اور تمام معاملات میں اس کا حکم بعینہ وہی ہے جو مرتدوں کا حکم ہے۔ جیسا کہ کتب مذہب مثل ہدایہ و غرر و ملتقی الابحر و درمختار و مجمع الانہر و شرح نقایہ برجندی و فتاویٰ ظہیریہ و طریقہ محمدیہ و حدیقہ ندیہ و فتاویٰ عالمگیری وغیرہا متون و شروح و فتاویٰ میں تصریح ہے۔ اس تحقیق کے بعد یہ عبارت لکھی، اور چاہیے کہ ہم گنائیں ان اشقیاء میں سے بعض فرقے جو ہمارے شہروں اور زمانے میں پائے جاتے ہیں۔ اس لئے کہ فتنے سخت صدمہ رساں ہیں اور ظلمتیں گھنگھور گھٹا کی طرح چھائی ہوئی ہیں۔ اور زمانہ کی وہ حالت ہے جیسی صادق مصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی تھی۔ کہ آدمی صبح کو مسلمان ہوگا اور شام کو کافر اور شام کو مسلمان ہے اور صبح کو کافر والعیاذ باللہ تعالیٰ تو ان کافروں کے کفر پر آگاہی لازم ہے جو اسلام کے نام کو اپنا پردہ بنائے ہوئے ہیں و لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

المرزائية ونحن نسميهم الغلامية نسبة الى غلام احمد
القاديانی دجال حدث فی هذا الزمان فادعی اولا مماثلة المسیح و
قد صدق والله فانہ مثیل المسیح الدجال الکذاب ثم ترقی بہ
الحال فادعی الوحی وقد صدق والله بقوله تعالی فی شان الشیطین
یوحی بعضهم الی بعض زخرف القول غرورا۔ اما نسبة الا یحاء الی
الله سبحنه وتعالی وجعله کتابہ البراهین الغلامیة کلام الله
عزوجل فذلک ایضا مما اوحی الیہ ابلیس انه خذ منی وانسب
الی الہ العالمین ثم صرح بادعاء النبوة والرسالة وقال هو
الله الذی ارسله فی القادیان وزعم ان مما نزل الله تعالی
علیہ انا انزلناه بالقادیان وبالحق نزل وزعم انه هو احمد
الذی بشر بہ ابن البتول وهو المراد من قوله تعالی عنه ومبشرا
برسول یاتی من بعده اسمہ احمد وزعم ان الله تعالی قال له
انک مصداق هذه الایة هو الذی ارسل رسوله بالهدی
ودین الحق لیظهره علی الدین کلہ ثم اخذ یفضل نفسه اللئیمة
علی کثیر من الانبیاء والمرسلین۔ صلوات الله تعالی وسلامہ علیہم
اجمعین۔ وخص من بینہم کلمة الله وروح الله ورسول الله عیسٰی
صلی الله تعالی علیہ وسلم فقال ؎ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس
سے بہتر غلام احمد ہے۔ ای اترکوا ذکر ابن مریم فان غلام احمد
افضل منہ واذ قیل لہ خذ بانک تدعی مماثلة عیسٰی رسول الله
علیہ الصلوٰة والسلام فاین تلک الایات الباهرة التی اتی بها عیسٰی
کاحیاء الموتی وابراء الاکمہ والابرص وخلق هیأة الطیر من الطین

ان میں سے ایک فرقہ مرزائیہ ہے اور ہم نے ان کا نام غلامیہ رکھا ہے غلام احمد قادیانی کی طرف نسبت۔ وہ ایک دجال ہے جو اس زمانہ میں پیدا ہوا کہ ابتداءً مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا اور واللہ اس نے سچ کہا کہ وہ مسیح دجال کذاب کا مثیل ہے پھر اسے اور اونچی چڑھی اور وحی کا ادعا کیا اور واللہ وہ اس میں بھی سچا ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ دربارہ شیاطین، فرماتا ہے ایک ان کا دوسرے کو وحی کرتا ہے۔ بناوٹ کی بات دھوکے کی۔ رہا اس کا اپنی وحی کو اللہ سبحٰنہٗ کی طرف نسبت کرنا اور اپنی کتاب براہین غلامیہ کو اللہ تعالیٰ کی کتاب بتانا یہ بھی شیطان ہی کی شہ سے ہے کہ لے مجھ سے اور نسبت کر رب العالمین کی طرف پھر دعویٰ نبوت و رسالت کی صاف تصریح کر دی اور لکھ دیا کہ اللہ وہی ہے جس نے اپنا رسول قادیان میں بھیجا اور زعم کیا کہ ایک آیت اس پر اتری ہے کہ ہم نے اسے قادیان میں اتارا اور حق کے ساتھ اترا اور زعم کیا کہ وہی وہ احمد ہے جن کی بشارت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے دی تھی اور ان کا یہ قول جو قرآن مجید میں مذکور ہے میں بشارت دیتا آیا ہوں اس رسول کی جو میرے بعد تشریف لانے والے ہیں جن کا نام پاک احمد ہے۔ اس سے میں ہی مراد ہوں اور زعم کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے کہا ہے کہ اس آیت کا مصداق تو ہی ہے کہ اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے سب دینوں پر غالب کرے پھر اپنے نفس لئیم کو بہت انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والتسلیم سے افضل بتانا شروع کیا اور گروہ انبیاء علیہم السلام سے کلمۃ اللہ و روح اللہ و رسول خدا عزوجل عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو تنقیص شان کے لیے خاص کر کے کہا ؎ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے اور جب کہ اس سے مواخذہ ہوا کہ تو اپنے آپ کو رسول خدا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا مثیل بتاتا ہے تو وہ عقل کو حیران کر دینے والے معجزے کہاں ہیں جو عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کیا کرتے تھے جیسے مردوں کو جلانا اور مادر زاد اندھے اور بدن بگڑے کو اچھا کرنا اور مٹی سے ایک پرند کی صورت بنانا

نينفخ فيه فيكون طيرا باذن الله تعالى فاجاب بان عيسى انما كان
يفعلها بمسمريزم اسم قسم من الشعوذة بلسان انكلترة قال ولولا
انى اكره امثال ذلك لاتيت بها واذ قد تعود الانبياء عن الغيوب لاتيه كثيرا
ويظهر فيه كذب بر كثير بشيواد وى داده هذا بان ظهورا لكذب فى
اخبار الغيب لاينافى النبوة فقد ظهر ذلك فى اخبار اربعمائة من
النبيين واكثر من كذبت اخباره عيسى وجعل يصعد مصاعد
الشقاوة حتى عد من ذلك واقعة الحديبية فلعن الله من اذى رسول
الله صلى الله تعالى عليه وسلم ولعن من اذى احدا من الانبياء صلى الله تعالى
على انبيائه وبارك وسلم واذ قد اراد قهر المسلمين على ان يجعلوه اياه
المسيح الموعود ابن مريم البتول ولم يرض بذلك المسلمون واخذوا يتلون
فضائل عيسى صلوات الله تعالى عليه قام بالنضال وطفق يبدى على عيسى
عليه الصلوة والسلام مثالب ومعايب حتى تعدى الى امر الصديقة
البتول المصطفاة المطهرة المبرئة بشهادة الله تعالى ورسوله صلى الله
تعالى عليه وسلم وصرح ان مطاعن اليهود على عيسى وامه لاجواب
عنها عندنا ولا نستطيع ردها اصلا وجعل يلمز البتول المطهرة من تلقاء
نفسه فى عدة مواضع من رسائله الخبيثة بما يستثقل المسلم نقله و
حكايته ثم صرح ان لادليل على نبوة عيسى قال بل عدة دلائل قائمة على
ابطال نبوته ثم تسترفرقا عن المسلمين ان ينفروا عنه كافة فقال وانما
نقول بنبوته لان القران عده من الانبياء ثم عاد فقال لايمكن ثبوت
نبوته وفى هذا كما ترى اكذاب للقران العظيم ايضا حيث حكم بما
قامت الادلة على بطلانه الى غير ذلك من كفرياته الملعونة اعاذ

پھر اس میں پھونک مارنا اس کا حکم خدا عزوجل سے پرندہ ہو جانا تو اس کا یہ جواب دیا کہ عیسیٰ علیہ السلام یہ باتیں مسمریزم سے کرتے تھے (کہ انگریزی میں ایک قسم کے شعبدے کا نام ہے) اور لکھا کہ میں ایسی باتوں کو مکروہ نہ جانتا تو میں بھی کر دکھاتا اور جب پیشین گوئی کرنے کی عادت اسے چڑھی ہوئی ہے اور پیشین گوئیوں میں اس کا جھوٹ نہایت کثرت سے ظاہر ہوتا ہے تو اپنی اس بیماری کی یہ دوا نکالی کہ پیشین گوئیاں جھوٹی جانا کچھ نبوت کے منافی نہیں کہ پہلے چار سو انبیاء کی پیشنگوئیاں جھوٹی ہو چکی ہیں اور سب میں زیادہ جس کی پیشنگوئیاں جھوٹی ہوئی وہ عیسیٰ ہیں علیہ الصلاۃ والسلام اور یونہی شقاوت کی سیڑھیاں چڑھتا گیا یہاں تک کہ انہیں جھوٹی پیشین گوئیوں میں سے واقعہ حدیبیہ کو گنا۔ یا تو اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اس پر جس نے ایذا دی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اور اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اس پر جس نے کسی نبی کو ایذا دی اور اللہ تعالیٰ کی بے شمار درودیں اور برکتیں اور سلام اس کے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام پر۔ اور جبکہ اس نے چاہا کہ مسلمان برتنی اس کو ابن مریم بنالیں اور مسلمان اس پر راضی نہ ہوئے اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل انہوں نے پڑھنا شروع کیے تو لڑائی کے لیے اٹھا اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں عیب اور خرابیاں بتانی شروع کیں یہاں تک کہ ان کی والدہ ماجدہ تک ترقی کی جو عیب لغو ہیں اور بحکم خدا سے بے علاقہ اور جو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گواہی سے چھٹی ہوئی اور ستھری اور بے عیب ہیں اور تصریح کر دی کہ یہودی جو عیسیٰ اور ان کی ماں پر طعن کرتے ہیں ان کا ہمارے پاس کچھ جواب نہیں نہ ہم اصلاً ان پر رد کر سکتے ہیں اور ان پاک بتول کو اپنی طرف سے اپنے خبیث رسالوں میں جابجا وہ عیب لگائے کہ مسلمان پر جن کا نقل کرنا بھی گراں ہے اور تصریح کر دی کہ عیسیٰ کی نبوت پر کوئی دلیل نہیں۔ بلکہ متعدد دلیلیں ان کے بطلان نبوت پر قائم ہیں پھر اس خوف سے کہ تمام مسلمان اس سے نفرت کر جائیں گے یوں اپنے کفر پر پردہ ڈالا کہ ہم انہیں صرف اس وجہ سے نبی مانتے ہیں کہ قرآن مجید نے انہیں انبیاء میں شمار کر دیا ہے پھر پلٹ گیا اور بولا کہ ان کی نبوت کا ثبوت ممکن نہیں اور اس نے اس قول میں جیسا کہ دیکھ رہے ہو قرآن مجید کا بھی جھٹلانا ہے کہ اس نے ایسی بات فرمائی جس کے بطلان پر دلائل قائم ہیں ان کے سوا اس کے کفریات ملعونہ اور بہت ہیں

الله المسلمين من شره وشر الدجاجلة اجمعين ومنهم الوهابية
الامثالية والخواتمية وقد قصصنا عليك اقوالهم وشانهم
انهم كانوا بانواع ماقبل دهلوي مقتسمون الى الاميرية نسبة الى
امير حسن وامير احمد السهسوانيين والنذيرية المنسوبة الى
نذير حسين الدهلوي والقاسمية المنسوبة الى قاسم النانوتي صاحب
تحذير الناس وهو القائل فيه ولو فرض في زمنه صلى الله تعالى عليه وسلم
بل لو حدث بعده صلى الله تعالى عليه وسلم نبي جديد لم يخل ذلك
بخاتميته وانما يتخيل العوام انه صلى الله تعالى عليه وسلم خاتم النبيين
بمعنى اخر النبيين مع انه لا فضل فيه اصلا عند اهل الفهم الى اخر
ماذكر من الهذيانات وقد قال في التتمة والاشباه وغيرهما اذا لم يعرف
ان محمدا صلى الله تعالى عليه وسلم اخر الانبياء فليس بمسلم لانه من الضروريات
اه النانوتي هذا هو الذي وصف محمد علي الكانفوري ناظم الندوة
بحكيم الامة المحمدية فسبحن مقلوب القلوب والابصار ولا حول
ولا قوة الا بالله الواحد القهار العزيز الغفار فرقهم لا نالمردة المريدة
الخناس مع اشتراكهم في تلك السفاهية الكبرى مفترقون فيما
بينهم على آراء يوحي بها اليهم الشيطان غرورا - وقد فصلت في غير واحد
من رسالة ومنهم الوهابية الكذابية اتباع رشيد احمد
الكنكوهي تقول اولا على الحضرة الصمدية تبعا لشيخه طائفته
اسمعيل الدهلوي عليه ما عليه بامكان الكذب وقد رددت عليه
هذيانه في كتاب مستقل سميته سبحن السبوح عن عيب كذب
المقبوح وارسلته اليه وعليه بصيغة الالتزام من بوسطة وانت

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس کے اور تمام دجالوں کے شر سے پناہ دے۔ دوسرا فرقہ وہابیہ
امثالیہ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ یا سات مثل موجود ماننے والے، اور خواتمیہ
(یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا اور طبقات زمین میں چھ خاتم النبیین موجود جاننے
والے) اور ہم سابق میں ان کے احوال و اقوال اور یہ کہ وہ کیسے تھے۔ اور یہ بیان کر چکے
ہیں اور وہ کئی قسم ہیں ایک امیریہ امیر حسن و امیر احمد سہسوانیوں کی طرف منسوب اور نذیریہ
نذیر حسین دہلوی کی طرف منسوب اور قاسمیہ قاسم نانوتوی کی طرف منسوب جس کی تحذیر الناس
ہے اور اس نے اپنے اس رسالہ میں کہا ہے۔ بلکہ بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو
جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو
تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا عوام کے خیال میں تو رسول کا خاتم ہونا بایں معنی ہے
کہ آپ سب میں آخر نبی ہے۔ مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت
نہیں الخ حالانکہ فتاوی تتمہ اور الاشباہ والنظائر وغیرہا میں تصریح فرمائی کہ اگر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو سب سے پچھلا نبی نہ جانے تو مسلمان نہیں اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا
آخر الانبیاء ہونا سب انبیاء سے زمانہ میں پچھلا ہونا ضروریات دین سے ہے اور یہ وہی نانوتوی ہے
جسے محمد علی کانپوری ناظم ندوہ نے حکیم امت محمدیہ کا لقب دیا۔ پاکی ہے اسے جو دلوں اور آنکھوں
کو پلٹ دیتا ہے۔ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ تو یہ سرکش شیطان کے چیلے باآنکہ اس مصیبت عظیم
میں سب شریک ہیں آپس میں مختلف ٹولیوں میں پھوٹے ہوئے ہیں جو شیطان قریب کی راہ سے ان کے
دلوں میں ڈالتا ہے اور ان کی تفصیل متعدد رسالوں میں ہو چکی ہے پھر ان فرقہ وہابیہ کذابیہ رشید احمد
گنگوہی کے پیرو پہلے تو اس نے اپنے پیر طائفہ اسمٰعیل دہلوی کے اتباع سے اللہ عزوجل پر یہ
افترا باندھا کہ اس کا جھوٹا ہونا بھی ممکن ہے۔ اور میں نے اس کا یہ بیہودہ بکنا
ایک مستقل کتاب میں رد کیا جس کا نام سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح ۱۳۰۷ھ
رکھا اور میں نے یہ کتاب بصیغہ رجسٹری اس کی طرف اور اس پر بھیجی۔ اور بذریعہ ڈاک

منہ الرجعۃ بواسطتہما منذ احدی عشرۃ سنۃ وقد اشاعوا تلک سنین
ان الجواب یکتب، کتب، یطبع، ارسل للطبع وما کان اللہ لیہدی کید
الخائنین۔ فما استطاعوا من قیام وما کانوا منتصرین۔ والآن اذ قد
اعمی اللہ بصر من قد عمیت بصیرتہ من قبل فان یرجی الجواب۔ وھل
یجادل میت تحت التراب ثم تمادی بہ الحال۔ فی الظلم والضلال۔
حتی صرح فی فتوی لہ (قد رأیتہا بخطہ وخاتمہ بعینی وقد طبعت مرارا
فی بمبئی وغیرھا مع ردھا) ان من یکذب اللہ تعالیٰ بالفعل ویصرح انہ
سبحانہ وتعالیٰ قد کذب وصدرت منہ ھذہ العظیمۃ فلا تنسبوہ الی
فسق فضلا عن ضلال فضلا عن کفر فان کثیرا من الائمۃ قد قالوا
بقیلتہ وانما قصاری امرہ انہ مخطی فی تاویلہ۔ فلا الہ الا اللہ انظر الی
وخامۃ عواقب التکذیب بالامکان کیف جرت الی التکذیب بالفعل
سنۃ اللہ فی الذین خلوا من قبل۔ اولئک الذین اصمہم اللہ واعمی ابصارھم
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ومنہم الوھابیۃ
الشیطانیۃ ھم کالفرقۃ الشیطانیۃ من الروافض کانوا اتباع شیطان
الطاق[١] وھؤلاء اتباع شیطان الآفاق ابلیس اللعین وھم ایضا ارتاب
ذلک المکذب[٢] الکنکوھی[٣] فانہ صرح فی کتابہ البراھین القاطعۃ وما ھی
واللہ الا القاطعۃ لما امر اللہ بہ ان یوصل بان شیخھم ابلیس اوسع علما

---

[١] ھذا بحمد اللہ من کرامات المصنف قالہ فی حیاۃ الکنکوھی ثم اماتہ اللہ الکنکوھی
ولم یقدر ان یجیر جوابا اھ مصححہ غفر لہ [٢] ھو کبیر الفرقۃ الشیطانیۃ کان
یکون فی طاق جامع الکوفۃ فتسمیہ الشیاطین مومن الطاق وسماہ الامام
جعفر الصادق رضی اللہ عنہ شیطان الطاق اھ مصححہ غفر لہ

اس کے پاس سے رسید آگئی جسے گیارہ برس ہوئے اور مخالفین تین برس سے خبریں اُڑاتے رہے کہ جواب
لکھا جائے گا لکھا گیا چھاپا جائے گا چھپنے کو بھیج دیا۔ اور اللہ عزوجل اس لئے نہ تھا کہ دغا بازوں کے
مکر کو راہ دکھاتا تو وہ بگڑے ہوئے نہ کسی سے مدد پلٹنے کے قابل تھے اب کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھیں
بھی اندھی کر دیں جس کی یہ کی آنکھیں پہلے سے پھوٹ چکی تھیں۔ تو اب جواب کی امید کہاں اور کیا
وہ کسی کے پیچھے مرے تک جھگڑنے آئے گا۔ پھر تو ظلم و گمراہی اس کا یہاں تک بڑھا کہ اپنے ایک فتوے
میں جو اس کا مہری دستخطی میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا جو بمبئی وغیرہ میں بارہا مع رد کے چھپا۔ صاف صاف
لکھ گیا کہ جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو بالفعل جھوٹا مانے اور تصریح کرے کہ (معاذ اللہ تعالیٰ) اللہ تعالیٰ
جھوٹ بولا اور یہ بڑا عیب اس سے صادر ہو چکا تو اسے کفر بالائے طاق گمراہی درکنار
فاسق بھی نہ کہو۔ اس لئے کہ بہت سے امام ایسا ہی کہہ چکے ہیں جیسا کہ اس نے کہا اور
بس نہایت کار یہ ہے کہ اس نے تاویل میں خطا کی تو لا الٰہ الا اللہ اللہ عزوجل کے
امکان کذب ماننے کا برا انجام دیکھو کیونکر وقوع کذب ماننے کی طرف کھینچ کر لے گیا۔ یہ ہم سنت
الٰہیہ جل وعلا چلی آتی ہے اگلوں سے یہی ہیں وہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے بہرا کیا اور ان کی
آنکھیں اندھی کر دیں ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ پھر تھا فرقہ وہابیہ شیطانیہ
سے اور وہ رافضیوں کے نزدیک شیطانیہ کی طرح ہیں وہ شیطان الطاق کے پیرو تھے۔ اور یہ
شیطان آفاق ابلیس لعین کے پیرو ہیں اور یہ بھی اسی تکذیب خدا کرنے والے گنگوہی
کے دم چھلے ہیں کہ اپنی کتاب براہین قاطعہ میں تصریح کی۔ اور خدا کی قسم وہ قطع نہیں کرتی
مگر ان پیروں کو جن کے توڑنے کا اللہ عزوجل نے حکم فرمایا ہے کہ ان کے پیر ابلیس کا علم

له یہ نہایت اعلیٰ حضرت مصنف کی کرامتوں سے ہے یہ لفظ انہوں نے گنگوہی کی زندگی میں لکھا
تھا پھر اللہ عزوجل نے گنگوہی کو موت دی اور اصلاً جواب دینے پر قادر نہ کیا۔ ۱۲ رضوی غفرلہ

؎ وہ فرقہ شیطانیہ کا گروہ ہے جو مسجد کوفہ کے طاق میں رہا کرتا تھا تو وہ شیاطین موزن الطاق کیا کرتے اور
حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا نام شیطان الطاق رکھا۔ ۱۲ رضوی غفرلہ

من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وهذا نصه الشنيع بلفظه
الفظيع عند شيطان وملك الموت كو الخ ان هذه السعة فى العلم
ثبتت للشيطن وملك الموت بالنص واى نص قطعى فى سعة علم
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم حتى ترد به النصوص جميعا ويثبت
شركا وكتب قبله ان هذا الشرك ليس فيه حبة خردل من ايمان. فيا
للمسلمين. يا للمؤمنين بسيد المرسلين. صلى الله تعالى عليه وعليهم
اجمعين. انظروا الى هذا الذى يدعى علو الكعب فى العلوم والاتقان.
وسعة الباع فى الايمان والعرفان. ويدعى فى اذنابه بالقطب وغوث
الزمان. كيف يسب محمدا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ملأ
فيه ولؤمن بسعة علم شيخه ابليس ويقول لمن علمه الله ما لم يكن
يعلم وكان فضل الله عليه عظيما الذى تجلى له كل شئ وعرف وعلم
ما فى السموات والارض وعلم ما بين المشرق والمغرب وعلم علم
الاولين والاخرين كما نص على كل ذلك الاحاديث الكثيرة انه اى
نص فى سعة علمه فهل ليس هذا ايمانا بعلم ابليس وكفرا بعلم
محمد صلى الله تعالى عليه وسلم وقد قال فى نسيم الرياض كما تقدم
من قال فلان اعلم منه صلى الله تعالى عليه وسلم فقد عابه و
نقصه فهو ساب والحكم فيه حكم الساب من غير فرق لا نستثنى منه
صورة وهذا كله اجماع من لدن الصحابة رضى الله تعالى عنهم. ثم
اقول انظروا الى اثار ختم الله تعالى كيف يصير البصير اعمى. وكيف
يختار على الهدى العمى. يؤمن بعلم الارض المحيط لابليس واذ جاء
ذكر محمد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال هذا اشرك وانما

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے اور یہ اس کا برا قول خود اس کے بد
الفاظ میں صفحہ ۵۲ پر یوں ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی
فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے۔ کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک
ثابت کرتا ہے۔ اور اس سے پہلے لکھا کہ شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے

فرمایا اے مسلمانو۔ فریاد اے وہ جو سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین وبارک
وسلم پر ایمان رکھنے والے ہو اسے دیکھو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ علم و پختہ کاری میں اونچے پائے پر ہے اور
ایمان و معرفت میں بلند مرتبے رکھتا ہے اور اپنے دم چھلوں میں قطب اور غوث زمانہ کہلاتا
ہے کیسی منہ بھر کر گالیاں دے رہا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پیر ابلیس
کی وسعت علم پر تو ایمان لاتا ہے اور وہ جنہیں اللہ عزوجل نے سکھا دیا جو کچھ وہ نہ جانتے
تھے۔ اور اللہ عزوجل کا فضل ان پر عظیم ہے۔ وہ جن کے سامنے ہر چیز روشن ہو گئی اور انہوں نے
ہر چیز پہچان لی اور جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے جان لیا۔ اور مشرق و مغرب میں جو
کچھ ہے سب جان لیا اور تمام اگلوں پچھلوں کا علم انہیں حاصل ہوا جیسا کہ ان تمام باتوں
پر بکثرت احادیث میں تصریح فرمائی ان کے حق میں یوں کہتا ہے کہ ان کی وسعت علم میں کونسی
نص ہے۔ کیا یہ علم ابلیس پر ایمان اور علم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کفر نہ ہوا اور بیشک
نسیم الریاض میں فرمایا جیسا کہ اس کا نص اسی کتاب میں گذر چکا ہے۔ کہ جو کسی کا علم
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ بتائے اس نے بیشک حضور
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عیب لگایا اور حضور کی شان گھٹائی۔ تو وہ گالی دینے
والا ہے۔ اور اس کا حکم وہی ہے جو گالی دینے والے کا ہے اصلاً فرق نہیں اس
میں سے ہم کسی صورت کا استثنا نہیں کرتے اور ان تمام احکام پر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم
کے زمانہ سے اب تک برابر اجماع چلا آیا ہے پھر میں کہتا ہوں اللہ کے مہر کر دینے کے اثر دیکھو کیونکر آدمی
اندھا ہو جاتا ہے الٹا دوڑتا ہے جس چیز کو چھوٹ ہونا پسند کرتا ہے ابلیس کے لئے تو زمین کا علم محیط پر ایمان لاتا ہے اور محمد

الشرك اثبات الشريك لله تعالى فى الشئ اذا كان اثباته لاحد من
المخلوقين شركا كان شركا قطعا لكل الخلائق اذ لا يسوغ ان يكون احد
شريكا لله تعالى فانظر واكيف امن من ابليس شريك له سبحنه وانما
الشركة منتفية عن محمد صلى الله تعالى عليه وسلم ثم انظروا الى
غشاوة غضب الله تعالى على بصره يطالب فى علم محمد صلى الله تعالى
عليه وسلم بالنص ولا يرضى به حتى يكون قطعيا واذا جاء على سلب علمه
صلى الله تعالى عليه وسلم تمسك فى هذا البيان نفسه على ص ۲۶ بستة
اسطر قبل هذا الكفر المهين. بحديث باطل لا اصل له فى الدين،
وينسبه كذبا الى من يرده بل رده برد المبين. حيث يقول روى
الشيخ عبد الحق قدس سره عن النبى صلى الله تعالى عليه وسلم انه قال،
لا اعلم ما وراء هذا الجدار اه مع ان الشيخ قدس الله تعالى سره انما
قال فى مدارج النبوة هكذا اشكال ميكنند بانكه آمده است در بعض روايات
ان قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم انما انا عبد لا اعلم ما
وراء هذا الجدار جوابش آنست كه اين سخن اصلى ندارد و روايت بدان صحيح نشده
الرواية اه فانظر واكيف يحتج بلا تقربوا الصلوة ويترك وانتم سكرى
وكذلك قال الامام ابن حجر العسقلانى لا اصل له اه وقال الامام ابن
حجر المكى فى افضل القرى لم يعلم له سند اه وقد عرضت قوليه
هذين اعنى ما اقترف من تكذيب الله سبحنه وتنقيص علم رسول الله
صلى الله تعالى عليه وسلم على بعض تلامذته ومريديه فما رضى و
قال ما كان شيخنا ليتفوه بامثال هذه الكفريات الكتب. وكشفت
عن كفره الحجاب. فلجاءه الاضطراب. الى ان قال ليس هذا الكتاب

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ کا ذکر آیا۔ تو کہتا ہے یہ شرک ہے حالانکہ شرک تو اسی کا نام ہے کہ اللہ عزوجل کے
لئے کوئی شریک ٹھہرایا جائے تو جس چیز کا مخلوق میں سے کسی ایک کیلئے ثابت کرنا شرک ہو تو وہ تمام جہانیں
جس کے لئے ثابت کی جائے یقیناً شرک ہوگا کہ اللہ کا کوئی شریک نہیں ہو سکتا۔ تو دیکھو ابلیس لعین کا اللہ
عزوجل کے ساتھ شریک ہونے کا کیسا ایمان رکھتا ہے۔ شرکت تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے منتفی ہے پھر غضب الٰہی کا گھٹا ٹوپ اس کی آنکھوں پر۔ دیکھو علم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں تو نقص
مانگتا ہے اور نص پر بھی راضی نہیں جب تک قطعی نہ ہو اور جب حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ
وسلم کے علم کی نفی پر آیا تو خود اسی بحث میں صفحہ پر اس ذلت دینے والے کفر سے کچھ سطر
پہلے ایک باطل روایت کی سند پکڑی جس کی دین بالکل اصل نہیں اور ان کی طرف اس
کی جھوٹی نسبت کر رہا ہے جنہوں نے اسے روایت نہ کیا۔ بلکہ اس کا صاف رد
کیا۔ کہ کہتا ہے۔ شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔
حالانکہ شیخ نے مدارج نبوت میں یوں فرمایا ہے۔ یہاں یہ اشکال پیش کیا جاتا ہے۔ کہ
کہ بعض روایات میں آیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوں فرمایا۔ میں تو ایک بندہ
ہوں اس دیوار کے پیچھے کا حال معلوم نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قول محض بے
اصل ہے۔ اس کی روایت صحیح نہ ہوئی۔ دیکھو کیسی لا تقربوا الصلوٰۃ سے دلیل لایا۔
اور وانتم سکریٰ کو چھوڑ گیا۔ اسی طرح امام ابن حجر نے فرمایا۔ اس کچھ اصل نہیں۔ اور امام
ابن حجر مکی نے افضل القریٰ میں فرمایا۔ اس کی کوئی سند نہ پہچانی گئی۔ اور میں نے اس
کے یہ دونوں قول یعنی وہ جو اس نے تکذیب الٰہی عزوجلالہ اور تنقیص علم رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کا وبال اپنے سر لیا اس کے بعد شاگردوں اور مریدوں کے سامنے پیش
کئے۔ تو اس نے صاف اعتراف کیا۔ اور بولا بھلا ہمارے پیر کہیں ایسے کفر بک سکتے ہیں
تو میں نے اسے کتاب دکھائی اور اس کے کفر کا پردہ کھولا۔ تو مجبور ہو کر اسے یہ کہنا
کہ کتاب میرے پیر کی نہیں۔ یہ تو ان کے شاگرد خلیل احمد انبیٹھی کی

لشیخی انما هو لتلمیذه خلیل احمد الانبهتی فقلت هو قد قرظ علیه
وسماه کتابا مستطابا وتالیفا نفیسا ودعا الله تعالی ان یتقبله وقال
هذا الکتاب دلیل واضح علی سعة نور علم مؤلفه وفسحة ذکائه وفهمه
وحسن تقریره وبهاء تحریره اھ فقال لعله لم ینظر فیه مستوعبا انما نظر
بعض مواضع متفرقة واعتمد علی علم تلمیذه قلت کلا بل قد صرح
فی هذا التقریظ انه راه من اوله الی اخره قال لعله لم ینظر فیه نظر تدبر
قلت کلا بل صرح فیه انه راه بنظر غائر وهذا لفظه فی التقریظ ان احقر
الناس رشید احمد الکنکوهی طالع هذا الکتاب المستطاب البراهین القاطعة
من اوله الی اخره بامعان النظر اھ فبهت الذی کابر والله لا یهدی کید
المکابرین ومن کبراء هؤلاء الوهابیة الشیطانیة رجل اخر من اذناب
الکنکوهی یقال له اشرف علی التانوی صنف رسیلة لا تبلغ
اربعة اوراق وصرح فیها بان العلم الذی لرسول الله صلی الله
تعالی علیه وسلم بالمغیبات فان مثله حاصل لکل صبی ولکل مجنون
بل لکل حیوان ولکل بهیمة وهذا لفظه الملعون ان صح الحکم علی ذات
النبی المقدسة بعلم المغیبات کما یقول به زید فالمسئول عنه
انه ماذا اراد بهذا بعض الغیوب ام کلها فان اراد البعض فای خصوصیة
فیه لحضرة الرسالة فان مثل هذا العلم بالغیب حاصل لزید وعمرو
بل لکل صبی ومجنون بل لجمیع الحیوانات والبهائم وان اراد الکل
بحیث لا یشذ منه فرد فبطلانه ثابت نقلا وعقلا اھ اقول فانظر
الی اثار ختم الله تعالی کیف یسوی بین رسول الله صلی الله تعالی علیه
وسلم وبین کذا وکذا وکیف ضل عنه ان علم زید وعمرو وعلم

ہے۔ میں نے کہا اس نے اس پر تقریظ لکھی۔ اور کتاب مستطاب اور تالیف نفیس کہا۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعائی کہ اسے قبول کرے اور کہا یہ براہین قاطعہ اپنے مصنف کی وسعت نور علم اور فسحت ذکاء فہم و حسن تقریر و بہائے تحریر دلیل واضح ہے۔ تو اس کا مرید بولا کہ شاید انہوں نے یہ کتاب ساری نہ دیکھی کہیں کہیں متفرق جگہ سے کچھ دیکھی اور اپنے شاگرد کے علم پر بھروسہ کیا میں نے کہا ایسا نہیں بلکہ اس نے اس تقریظ میں تصریح کی ہے کہ اس نے یہ کتاب اول سے آخر تک دیکھی۔ بولا۔ شاید انہوں نے غور سے نہ دیکھی ہوگی۔ میں نے کہا ہشت۔ بلکہ اس نے تصریح کی ہے کہ میں نے اسے بغور دیکھا۔ اور تقریظ میں اس کی عبارت یہ ہے۔ احقر الناس رشید احمد گنگوہی نے اس کتاب مستطاب براہین قاطعہ کو اول سے آخر تک بغور دیکھا۔ انتہی۔ تو دنگ ہو کر رہ گیا۔ ناحق جھگڑنے والا۔ اور اللہ تعالیٰ ہٹ دھرموں کا مکر نہیں چلنے دیتا۔ اور اس فرقہ وہابیہ شیطانیہ کے بڑوں میں ایک اور شخص اسی گنگوہی کے دم چھلوں میں ہے جسے اشرف علی تھانوی کہتے ہیں اس نے ایک چھوٹی سی رسلیا تصنیف کی کہ چار ورق کی بھی نہیں اور اس میں تصریح کی کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر بچے اور ہر پاگل بلکہ ہر جانور اور ہر چارپائے کو حاصل ہے اور اس کی ملعون عبارت یہ ہے۔ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے، ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے۔ الی قولہ اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے۔ میں کہتا ہوں اللہ تعالیٰ کی مہر کا اثر دیکھو یہ شخص کیسی برابری کر رہا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور چنین و چناں میں اور ہو نکر اتنی سی بات اس کی سمجھ میں نہ آئی کہ زید و عمرو وانا ساختی بگھار نے والے کے یہ بڑے جن کا اس نے نام لیا۔ انہیں غیب کی کوئی

عظماء هذا المتشيخ الذين سماهم بالغيوب لا يكون ان كان الا ظن وانما العلم اليقيني بها اصالة لانبياء الله تعالى وما حصل به القطع لغيرهم فانما يحصل بانباء الانبياء عليهم الصلوة والسلام لا غير الم ترالى ربك كيف يقول وما كان الله ليطلعكم على الغيب ولكن الله يجتبي من رسله من يشاء وقال عز من قائل عالم الغيب فلا يظهر على غيبه احدا الا من ارتضى من رسول الاية فانظر كيف ترك القرآن ثم ودع الايمان واخذ يسأل عن الفرق بين النبي والحيوان كذلك يطبع الله على قلب كل متكبر خوان ثم انظر واكيف حصر الامر بين مطلق العلم والعلم المطلق ولم يجعل الفرق بعلم حرف او حرفين وعلوم خارجة عن العد والحد شيئا فانحصر الفضل عنده في الاحاطة التامة ووجب سلب الفضيلة عن كل فضل الى بقية فوجب سلب فضل العلم مطلقا عن الانبياء عليهم الصلوة والسلام ومن دون تخصيص بالغيب والشهيد وجريان تقريره الخبيث فيه اظهر من جريانه في علم الغيب فان حصول مطلق العلم ببعض الاشياء لكل انسان وحيوان اظهر من حصول بعض علوم الغيب انتهى ثم اقول لن ترى ابدا من ينتقص شان محمد صلى الله تعالى عليه وسلم وهو معظم ربه عز وجل كلا والله انما ينقصه من ينتقصه ربه تبارك وتعالى كما قال عز وجل وما قدروا الله حق قدره فان ذلك التقرير الخبيث ان لم يجر في علم الله عز وجل فانه يجري بعينه من دون كلفة في قدرته سبحنه وتعالى كان يقول ملحد منكر لقدرته إعاذتنا سبحنه وتعالى منهما من هذا الجاحد المنكر لعلم محمد صلى الله تعالى عليه

بات معلوم ہو گی بھی تو محض بطور ظن حاصل ہو گی۔ امور غیب پر علم یقینی تو اصالۃً خاص انبیاء
علیہم الصلاۃ والسلام کو ملتا ہے اور غیر انبیاء کو جن امور غیب پر یقین حاصل ہوتا ہے وہ
انبیاء ہی کے بتانے سے ملتا ہے۔ علیہم الصلاۃ والسلام نہ کسی اور کے کیا تو نے اپنے رب
کو نہ دیکھا کیسا ارشاد فرماتا ہے کہ اللہ کی یہ شان نہیں کہ تمہیں اپنے غیب پر مطلع کر دے ہاں
اللہ تعالیٰ اس کے لیے اپنی مشیت کے موافق اپنے رسولوں کو چنتا ہے اور اسی نے فرمایا عزت والا
وہ فرمانے والا اللہ غیب کا جاننے والا ہے۔ تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ
رسولوں کے۔ دیکھو اس شخص نے کیسا قرآن عظیم کو چھوڑا اور ایمان کو رخصت کیا اور یہ پوچھنے
بیٹھا کہ نبی اور جانوروں میں کیا فرق ہے ایسے ہی اللہ مہر لگا دیتا ہے ہر مغرور بڑے دغا باز
کے دل پر پھر خیال کرو اس نے کیونکر مطلق علم اور علم مطلق میں حصر کر دیا۔ اور ایک دو حرف
جانتے اور ان علموں میں جن کے لئے حد نہ شمار کچھ فرق نہ جانا۔ تو اس کے نزدیک فضیلت
اسی میں منحصر ہو گئی کہ پورا احاطہ ہو اور فضیلت کا سلب واجب ہوا ہر اس کمال سے جس
میں کچھ باقی رہ جائے تو غیب و شہادت کی کچھ تخصیص نہ رہی۔ مطلق علم کی فضیلت کا سلب
انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سے واجب ہوا اور علم غیب میں جاری ہونے سے مطلق علم میں
اس کی تقریر خبیث کا جاری ہونا زیادہ ظاہر ہے کہ ہر آدمی و جانور کے لئے بعض اشیاء کا مطلق
علم حاصل ہونا بہ نسبت علم غیب حاصل ہونے کے زیادہ روشن ہے۔ پھر میں کہتا ہوں ہرگز
کبھی تو نہ دیکھے گا کہ کوئی شخص محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان گھٹائے اور وہ
ان کے رب جل و علا کی تعظیم کرتا ہو خدا کی قسم ان کی شان وہی
گھٹائے گا جو ان کے رب تبارک و تعالیٰ کی شان گھٹاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ عزو
جل نے فرمایا ہے کہ ظالموں نے قرار واقعی خدا ہی کی قدر نہ پہچانی اسلئے کہ یہ گندی تقریر اگر علم
اللہ عزو جل میں جاری نہ ہو تو وہ قدرت الٰہی میں بعینہٖ بغیر کسی تکلیف کے جاری ہے جیسے کوئی
بے دین جو اللہ سبحنہٗ و تعالیٰ کی قدرت عامہ کا منکر ہو۔ اس منکر سے کہ علم محمد صلی

وسلم انه ان صح الحکم علی ذات الله المقدسة بالقدرة علی الاشیاء
کما یقول به المسلمون فالمسئول عنهم انهم ماذا ارادوا بهذه البعض
الاشیاء ام کلها فان ارادوا البعض فای خصوصیة فیه لحضرة
الالوهیة فان مثل هذه القدرة علی الاشیاء حاصلة لزید وعمرو
بل لکل صبی ومجنون بل لجمیع الحیوانات والبهائم وان ارادوا
الکل بحیث لا یشذ منه فرد فبطل لانه ثابت عقلا ونقلا فان من
الاشیاء ذاته تعالی شانه ولا قدرة له علی نفسه والا لکان مقدورا
ان کان ممکن فلم یکن واجب فلم یکن الٰهًا فانظر الی الفجور کیف
یجر بعضه الی بعض والعیاذ بالله رب العالمین وبالجملة هؤلاء الطوائف
کلهم کفار مرتدون خارجون عن الاسلام باجماع المسلمین - وقد
قال فی البزازیة والدرر والغرر والفتاوی الخیریة ومجمع
الانهر والدر المختار وغیرها من معتمدات الاسفار مثل هؤلاء
الکفار من شک فی کفره وعذابه فقد کفر اه وقال فی الشفاء الشریف
ونکفر من لم یکفر من دان بغیر ملة الاسلام من الملل او وقف
فیهم او شک اه وقال فی بحر الرائق وغیره من حسن کلام اهل
الاهواء او قال معنوی او کلام له معنی صحیح ان کان ذلک کفرا من
القائل کفر المحسن اه وقال الامام ابن حجر فی الاعلام فی فصل الکفر
المتفق علیه بین ائمتنا الاعلام من تلفظ بلفظ الکفر یکفر وکل من استحسنه
او رضی به یکفر اه فالحذر الحذر ایها الماء والمدر - فان الدین اعز ما
یؤثر - وان الکافر لا یوقر - وان الضلال اهم ما یحذر - وان الشر لجلب
للشر - وان الدجال شر منتظر - وان اتباعه اوفر واکثر - وان مجانبته

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار رکھتا ہے۔ بلکہ مکر یوں کہے کہ اللہ عزوجل کی ذات مقدسہ پر قدرت
کا حکم کیا جانا اگر بقول مسلمانان صحیح ہے تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس قدرت سے
مراد بعض اشیاء پر قدرت ہے یا کل اشیاء پر۔ اگر بعض پر قدرت ہونا مراد ہے تو اس میں
اللہ عزوجل کی کیا تخصیص ہے۔ ایسی قدرت تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ
جمیع حیوانات و بہائم تک کے لیے بھی حاصل ہے۔ اور اگر کل اشیاء پر قدرت مراد
ہے اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی
سے ثابت ہے کہ اشیاء میں خود ذات باری بھی ہے اور اسے خود اپنی ذات پر قدرت نہیں ورنہ تحت
قدرت ہو جائے گا تو ممکن ہو جائے گا تو واجب نہ رہے گا تو الٰہ نہ رہے گا تو بدکاری کو دیکھو کیسی ایک دوسری
کی طرف کھینچے جاتی ہے اور اللہ کی پناہ جو سارے جہان کا مالک ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ طائفے سب
کے سب کافر و مرتد ہیں باجماع امت اسلام سے خارج ہیں اور بے شک بزازیہ اور درر و غرر اور فتاویٰ خیریہ اور
مجمع الانہر اور درمختار وغیرہا معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک
کرے خود کافر ہے اور شفا شریف میں فرمایا ہم اسے کافر کہتے ہیں جو ایسے کو کافر نہ کہے جس نے ملت اسلام کے سوا
کسی ملت کا اعتقاد کیا یا ان کے بارے میں توقف کرے یا شک لائے۔ و بحر الرائق وغیرہ میں فرمایا جو بے دینوں
کی بات کی تحسین کرے یا کہے کچھ معنی رکھتی ہے یا اس کلام کے کوئی صحیح معنی ہیں اگر اسے کہنے والے کی
وہ بات کفر تھی تو یہ جو اس کی تحسین کرتا ہے یہ بھی کافر ہو جائے گا اور امام ابن حجر نے کتاب الاعلام کی اس فصل
میں جس میں وہ باتیں گنائی ہیں جن کے کفر ہونے پر ہمارے آئمہ اعلام کا اتفاق ہے فرمایا جو کفر کی بات کہے
وہ کافر ہے اور جو اس کی بات کو اچھا بتائے یا اس پر راضی ہو وہ بھی کافر ہے۔ الٰہی اعتقادیات سے مٹی اور
پانی تک تمام چیزیں جو بندوں کی ہیں ان سب سے زیادہ عزت والا ہے اور بیشک کافر کی توقیر نہ کی جائے گی اور
بیشک گمراہی بجا رب سے زیادہ اہم ہے اور بے شک ایک شر دوسرے شر کو نہایت کھینچ لانے والا ہے اور
بیشک جن چیزوں کا انتظار کیا جاتا ہے ان سب میں بدتر دجال ہے اور بیشک اس کے پیرو ان لوگوں سے
پردوں سے بھی بہت زیادہ ہوں گے اور بے شک اس کے پیچھے ان کے شعبدوں سے زیادہ ظاہر اور چمکتے ہوں گے

اظهر واكبر۔ وان الساعة ادهى وامر۔ ففروا الى الله۔ فقد بلغ
السيل زباه۔ ولا حول ولا قوة الا بالله۔ وانما اطنبنا فى هذا
المقام لان التنبيه على هذا من اهم المهام۔ وحسبنا الله و
نعم الوكيل۔ وافضل الصلاة واعمل التبجيل۔ على سيدنا
محمد وآله اجمعين۔ والحمد لله رب العلمين۔ انتهى كلام المعتمد
المستند هذا ما اردنا عرضه عليكم۔ ورجونا كل خير وبركة بذيكم
افيدونا الجواب۔ ولكم جزيل الثواب۔ من الملك الوهاب۔ والصلوة
والسلام على الهادى للصواب۔ والآل والاصحاب۔ الى يوم الجزاء
والحساب۔ ٢١۔ ذى الحجة يوم الخميس سنة ١٣٢٣ھ فى مكة المكرمة
زادها الله شرفا وتكريما امين ط

صورة ماحرره البحر الطمطام۔ الحبر القمقام
العلامة الهمام۔ والرحلة القرم الكرام۔ بركة الانام
المفضال المقدام۔ المتبتل الى الله۔ التقى النقى الاواة
شيخ العلماء الكرام ببلد الله الحرام۔ سيدنا ومولانا
الشيخ محمد سعيد بابصيل۔ اسبل الله عليه من
منته ابسط ذيل۔ مفتى الشافعية۔ بمكة المحمية

بسم الله الرحمن الرحيم ط
الحمد لله الذى جعل علماء الشريعة المحمدية بهجة الوجود۔ وملأ

اور بے شک قیامت سب سے زیادہ دہشت والی اور سب سے زیادہ کڑوی ہے تو اللہ کی طرف بھاگو کہ ابلا
ٹیلوں تک پہونچ گیا اور نہ بدی سے اور نہ پھرنے کی طاقت مگر اللہ کی توفیق سے میں نے اسلئے
اس مقام میں کلام طویل کیا کہ ان باتوں پر تنبیہ کرے ان چیزوں میں تھا جو ہم سے پڑھ کر مبہم ہیں
اور اللہ تعالیٰ ہم کو کافی ہے اور کیا اچھا کام بنانے والا اور سب سے بہتر درود اور سب سے کامل تر تعظیم ہو ہمارے
سردار محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اور ان کی تمام آل پر اور سب خوبیاں خدا کو جو مالک سارے
جہان کا ہے یہاں تک معتمد المستند کا کلام ختم ہوا۔ یہ ہے وہ جسے ہم نے آپ پر پیش کرنا چاہا
اور آپ کے پاس سے ہر خیر و برکت کی امید ہے۔ ہمیں جواب افادہ کیجئے اور آپ کے
لئے بادشاہ کثیر العطا کی طرف سے بہت ثواب ہے اور درود و سلام رہنمائے حق
اور ان کے آل و اصحاب پر روز جزا تک تمام ۲۱ ذی الحجہ یوم پنجشنبہ ۱۳۲۳ھ
مکہ مکرمہ میں لکھا گیا اللہ اس کی شرف و اعزاز زیادہ کرے۔ الٰہی ایسا ہی کر۔

تقریظ دریائے زخار، عالم کبیر، جلیل المقدار، علامہ بلند شان، مرجع مستفیدین، سردار کریم، برکت خلق، صاحب فضل و تقدم، منقطع نجداً، پرہیزگار، پاکیزہ، صاحب درد دل، مکہ معظمہ میں علمائے کرام کے استاد، حرم محترم شافعیہ کے مفتی سیدنا و مولانا محمد سعید بابصیل اللہ ان پر اپنے احسانوں سے نہایت وسیع دامن ڈالے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب خوبیاں اس خدا کو ہیں جس نے علمائے شریعت محمدیہ کو عالم کی تازگی بنایا اور

بارشادهم والصاحهم الحق المدائن والنجود۔ وحرس بنضالهم عن دين سيد المرسلين۔ سور ملته المطهرة عن التعدى عليه وابطال بادلتهم الواضحة ضلال المضلين الملحدين اصابعهم فقد نظرت الى ماحرره ونقحه العلامة الكامل۔ والجهبذ الذى عن دين نبيه يجاهد ويناضل۔ اخى وعزيزى الشيخ احمد رضا خان فى كتابه الذى سماه المعتمد المستند۔ الذى رد فيه على رؤس اهل البدع والزندقة الملحدين۔ بل هم اشر من كل خبيث ومفسد ومعاند وبين فى هذه الرسالة مختصر ما الفه من كتاب المذكور، وبين فيها اسماء جملة من مجرة الذين كادوا ان يكونوا بضلالهم من اسفل الكفرين فجزاه الله فيما بين وهتك به خبيئة خبثهم وفسادهم الجزاء الجميل وشكر سعيه واحله من قلوب اهل الكمال المحل الجليل۔ قاله بفمه۔ وامر برقمه۔ المرتجى من ربه كمال النيل۔ محمد سعيد بن محمد بابصيل، مفتى الشافعية بمكة المحمية۔ غفر الله له ولوالديه ولمشائخه ومحبيه واخوانه وجميع المسلمين۔

(مہر: محمد سعید بابصیل)

۲ صورة ما زبره اوحد العلماء الحقانية۔ وافرد العظماء الربانية ذو المناقب فى المحامد۔ فخر الاماثل والاماجد۔ الورع الزاهد۔ والبارع الماجد۔ شيخ الخطباء والائمة بمكة المكرمة۔ مانع الزيغ والفساد۔ مانح الفيض و

ان کی ہدایت اور حق کو واضح کرنے سے شہروں اور بلندیوں کو بھر دیا۔ اور انکی حمایت دین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضور کی ملت پاکیزہ کی چار دیواری کو دست درازی سے محفوظ فرمایا۔ اور انکی روشن دلیلوں سے گمراہ بددینوں کی گمراہی کو باطل کر دیا۔ بعد حمد و صلاۃ میں نے وہ تحریر دیکھی جسے اس علامہ کامل استاد ماہر نے نہایت پاکیزگی سے لکھا جو اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین کی طرف سے جہاد و جدال کرتا ہے یعنی میرے بھائی اور میرے معزز حضرات احمد رضا خان نے اپنی کتاب مسمّٰی بہ معتمد المستند میں جس میں بدمذہبی و بددینی کے خبیث سرداروں کا رد کیا ہے بلکہ وہ ہر خبیث اور مفسد اور ہٹ دھرم سے بدتر ہیں اور مصنف نے اس رسالہ میں اپنی کتاب مذکور سے کچھ ملاحظہ کیا ہے اور اس میں ان چند فاجروں کے نام بیان کئے ہیں جو اپنی گمراہی کے سبب قریب ہے کہ سب کافروں سے کمینہ تر کافر ہو دیں ہیں تو اللہ اسے اس کے بیان پہ اور اس پر کہ اس نے ان کی خباثتوں اور فسادوں کا پردہ فاش کر دیا۔ عمدہ جزا عطا فرمائے۔ اور اس کی کوشش قبول کرے اور اہل کمال کے دلوں میں اس کی تعظیم و نعت پیدا کرے۔ کیا اس نے اپنی زبان سے اور حکم دیا اس کے لکھنے کا۔ اپنے رب سے پوری مرادیں پانے کے امیدوار محمد سعید بن محمد بابصیل نے کہ مکہ معظمہ میں شافعیہ کا مفتی ہے اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے ماں باپ اور استادوں اور دوستوں اور بھائیوں اور سب مسلمانوں کو بخشے

محمد سعید
بابصیل

۲ تقریظ یکتائے علمائے حقانی یگانہ کبرائے ربانی، فرقتوں اور تصنیفوں والے، عمائد و اکابر کے فخر، صاحب زہد و ورع حیرت بخش کمالات کے بزرگ، مکہ معظمہ میں خطیبوں اور اماموں کے سردار، کجی و فساد کے رد کرنے والے فیض و ہدایت

السند ادمولانا الشیخ احمد ابوالخیر میرداد حفظه
الله تعالی الی یوم التناد

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی من شاد بالشیض والهدایة التی هی من اعظم المنح۔ وتفضل علیه بالاصابة فی کل ماخطر بباله وسنح۔ احمده ان جعل علماء امة نبینا کانبیاء بنی اسرائیل۔ ورزقهم الملکة فی استنباط الاحکام باقامة البرهان والدلیل۔ واشکره اذ رفع لمن نتصب منهم لاقامة الحق اعلاما۔ وخفض معاندهم اذ صیرهم فی الخافقین اعلاما۔ واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریك له شهادة عبد نطق بخلاصة التوحید۔ وجعله فی جید الزمان کالعقد الفرید۔ واشهد ان سیدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله الذی بعثه للعالمین نورا وهدی ورحمة۔ وارسله بالتوضیح لیکون الدین الحنیفی مبسوطا لهدایة الامة۔ صلی الله تعالی علیه وعلی آله المصابیح الغرر۔ اصحابه نجوم الهدی وعقود الدرر۔ اما بعد۔ فالعلامة الفاضل۔ الذی بتنویر ابصاره یحل المشاکل والمعاضل المسمی باحمد رضا خان۔ قد وافق اسمه مسماه۔ وطابق در الفاظه جوهر معناه۔ فهو کنز الدقائق المنتخب من خزائن الذخیرة۔ وشمس المعارف المشرقة فی الظهیرة۔ کشاف مشکلات العلوم فی الباطن والظاهر۔ یحق لکل من وقف علی فضله ان یقول کم ترك الاول للآخر۔

مولانا شیخ ابوالخیر احمد میرداد، اللہ عزوجل قیامت تک ان کا نگہبان ہو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اس خدا کو کہ اس نے جس پر چاہا فیض و ہدایت سے احسان فرمایا جو سب سے بڑی نعمت ہے اور اس پر ایسا فضل کیا کہ جو کچھ اس کے دل میں آئے اور جو خطرہ گزرے سب حق و مطابق تحقیق ہے میں اس کی حمد کرتا ہوں کہ اس نے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علمائے امت کو انبیائے بنی اسرائیل کی مانند کیا اور انہیں دلیل و حجت قائم کرنے کے ساتھ باریک احکام نکالنے کا ملکہ بخشا اور میں اس کا شکر بجا لاتا ہوں کہ علماء میں جنہوں نے تائید حق کے لئے قیام کیا اللہ نے ان کے نشان بلند فرمائے اور ان کے مخالف کو پست کیا کہ انہوں نے مشرق و مغرب میں شہرت پائے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ایک اکیلا اس کا کوئی ساجھی نہیں ایسے بندے کی گواہی جو خالص توحید لایا اور اسے زمانہ کی گردن میں گویا حمائل کی طرح کیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے سارے جہان کے لئے نور و ہدایت و رحمت کر کے بھیجا۔ اور انہیں روشن نشانوں کے ساتھ بھیجا تاکہ یہ دین خالص امت پر کشادہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ان پر درود و سلام بھیجے اور ان کی آل پر کہ شمع تاباں ہیں۔ اور ان کے صحابہ پر کہ ہدایت کے ستارے اور موتیوں کی لڑیاں ہیں۔ حمد و صلاۃ کے بعد بے شک وہ علامہ فاضل کہ اپنی آنکھوں کی روشنی سے مشکلوں اور دشواریوں کو حل کرتا ہے۔ احمد رضا خاں جو اسم بامسمیٰ ہے اور اس کا کلام معانی اس کے معنے کے جواہر سے مطابقت رکھتا ہے۔ تو وہ باریکیوں کا خزانہ ہے مخفی غیبی جواہر اور معرفت کا آفتاب ہے جو ٹھیک دوپہر کو چمکتا علموں کی مشکلات ظاہر و باطن کا نہایت کھول دینے والا جو اس کے فضل پر آگاہ ہو اسے سزاوار ہے کہ کہے اگلے پچھلوں کے لئے بہت کچھ چھوڑ گئے

وانی وان کنت الاخیر زمانه　　　　لآت بما لم تستطعه الاوائل

ولیس علی الله بمستنکر　　　　ان یجمع العالم فی واحد

خصوصا بما ابداه فی هذه الرسالة الحریة بالقبول والتعظیم والجلالة المسماة بالمعتمد المستند من الادلة والبراهین. والقول الحق المبین القامع لاهل الکفر والملحدین. فان من قال بهذه الاقوال معتقدا لها کما هی مبسوطة فی هذه الرسالة لاشبهة انه من الکفرة الضالین المضلین. المارقین من الدین. مروق السهم من الرمیة لدی کل عالم من علماء المسلمین. المؤید لما علیه اهل الاسلام والسنة والجماعة. الخاذلة لاهل البدع والضلالة والحماقة. فجزاه الله تعالی عن المسلمین المقتدین بائمة الهدی والدین الجزاء الوافر. ونفع به وبتالیفه فی الاول والآخر. ولازال علی ممر الزمان. رافعا لواء الحق ناصرا لاهله ما تعاقب الملوان. ومتع الله الوجود بحیاته ومابرح ملحوظا بعون الله وعنایاته. محفوظا بالسبع المثانی من کید کل عدو وحاسد شانی. بجاه عظیم الجاه خاتم الانبیاء والمرسلین صلی الله تعالی علیه وعلی آله وصحبه اجمعین. رقمه فقیر ربه واسیر ذنبه احمد ابو الخیر بن عبد الله میرداد

خادم العلم والخطیب والامام بالمسجد الحرام

(مہر: ابو الخیر احمد میرداد)

۳　صورة ما سطره مقدام العلماء المحققین. همام العظماء المدققین. العریف الماهر والغطریف الباهر والسحاب

زمانے میں ہیں گرچہ آخر ہوا — وہ لاؤں جو اگلوں سے ممکن نہ تھا
خدا سے کچھ اس کا اچنبا نہ جان — کہ اک شخص میں جمع کر دے جہان

خصوصاً ان دلیلوں اور حجتوں اور حق و سچی باتوں کے باعث جو اس نے رسالہ سردار
قبول و تعظیم و اجلال میں نے بالمعتمد المستند میں ظاہر کیں جن سے اہل کفر و الحاد کی جڑ کھود ڈالی
اس لئے کہ جو ان اقوال کا معتقد ہو جن کا حال اس رسالہ میں مشرح لکھا ہے وہ بے شک
کافر ہے گمراہ ہے دوسروں کو گمراہ کرتا ہے دین سے نکل گیا ہے۔ جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے
مسلمانوں کے تمام علماء کے نزدیک جو ملت اسلام و مذہب سنت و جماعت کی تائید
کرنے والے اور بدعت و گمراہی و حماقت والوں کے تیر توڑنے والے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ مصنف
کو ان سب مسلمانوں کی طرف سے جو امر ہدایت و دین کے پیرو ہیں جزائے خیر دے اور اس
کی ذات اور اس کی تصنیفات سے اگلوں پچھلوں کو نفع بخشے اور وہ رہتی دنیا تک حق کا
نشان بلند کرتا اہل حق کو مدد دیتا رہے جب تک صبح و شام ہوا کرے اللہ تعالیٰ اس
کی زندگی سے تمام جہان کو بہرہ مند کرے اور ہمیشہ مدد و عنایات الٰہی کی نگاہ اس پر
رہے قرآن عظیم ہر دشمن حاسد و بدخواہ کے مکر سے اس کی حفاظت کرے صدقہ ان کی وجاہت
کا جن کی عزت عظیم ہے جو انبیاء و مرسلین کے ختم کرنے والے ہیں۔ اللہ ان پر اور ان کے آل و اصحاب سب
پر درود بھیجے۔ اسے لکھا محتاج اللہ گرفتار گناہ۔ احمد ابو الخیر بن
عبداللہ میرداد کہ مسجد الحرام میں علم کا خادم و خطیب نام ہے۔

احمد
ابو الخیر میرداد

تقریظ پیشوائے علمائے محققین والا ہمت و کبرائے مدققین عظیم المعرفۃ، ماہر مہر دانہ بزرگ، صاحب نور عظیم ابر بارندہ ماہ درخشندہ، ناصر سنن، فتنہ شکن، سابق مفتی حنفیہ حن

الهاصر والقمر الزاهر. ناصر السنة. وكاسر الفتنة
مفتي الحنفية سابقا. ومحط الرحال سابقا ولاحقا
ذو العز والافضال. مولنا العلامة الشيخ صالح كمال
توجر ذو الجلال. بتيجان العز والجمال

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى زين سماء العلوم بمصابيح العلماء العارفين. وبين لنا
ببركاتهم طرق الهداية والحق المبين. احمده على ما من به وانعم.
واشكره على ما خص وعمم. واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك
له شهادة ترفع قائلها على منابر النور. وتدفع عنه شبه اهل الزيغ
والفجور. واشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله الذى
اوضح لنا المحجة. وبان لنا طريق المحجة. اللهم صل وسلم عليه وعلى
آله الطيبين الطاهرين. واصحابه الفائزين المفلحين. والتابعين
لهم باحسان الى يوم الدين. لا سيما العالم العلامة. بحر الفضائل
وقرة عيون العلماء الاماثل. مولانا الشيخ المحقق. بركة الزمان.
احمد رضا خان البريلوى حفظه الله وابقاه. ومن كل سوء
مكروه وقاه. اما بعد فتحيكم السلام ايها الامام المقدام ورحمة
الله وبركاته على الدوام. ولقد اجبت فاصبت. وحققت فيما اثبت
وقلدت اعناق المسلمين قلائد المنن. وادخرت عند الله سبحانه
الاجر الحسن. فابقاك الله دهرا حصنا منيعا. وحباك من لدنه اجرا

کی طرف اول سے اب تک طالبانِ فیض دُور دُور سے جاتے ہیں، صاحبِ عزت وافضال مولٰنا علامہ شیخ صالح کمال، جلال والا عزت وجمال کے تاج ان کے سر پر رکھے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اس خدا کو جس نے آسمان علوم کو علمائے عارفین کے چراغوں سے مزین فرمایا اور ان کی برکات سے ہمارے لئے ہدایت اور حق واضح کے راستوں کو روشن کر دکھایا میں اس کے احسان و انعام پر اس کی حمد کرتا ہوں اور اس کے خاص اور عام فضال پر اس کا شکر بجا لاتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ایک اکیلا اس کا کوئی شریک نہیں ایسی گواہی کہ اپنے کہنے والے کو نور کے منبروں پر بلند کرے اور کجی و بدکاری والوں کے شبہات کو اس کے پاس نہ آنے دے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار اور ہمارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں جنہوں نے ہمارے لئے حجت واضح کر دی اور کشادہ راہ روشن فرمائی آلٰہی تو درود اور سلام نازل فرما ان پر اور ان کی ستھری پاکیزہ آل پر اور ان کے فوز و فلاح والے صحابہ اور ان کے نیک پیروؤں پر قیامت تک بالخصوص اس عالم علامہ پر کہ فضائل کا دریا ہے اور علمائے عمائد کی آنکھوں کی ٹھنڈک حضرت مولانا محقق زمانہ کی برکت احمد رضا خاں پر لیو بیا اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کرے سلامت رکھے اور ہر بری اور ناگوار بات سے بچائے حمد و صلاۃ کے بعد آئے امام اپنا تم پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہمیشہ تیرے ساتھ رہیں بے شک تیرے دیا اور بہت ٹھیک بیان اور تحریر فرمائی تحقیق اللہ اور مسلمانوں کی گردن میں احسان کی ہنسلیں ڈالیں

عظيما. ومقاما رفيعا. وإن ائمة الضلال الذين سميتهم كما قلت و
مقالات غيرهم بالقبول حقيق فهم والحال ما ذكرت مارقون من
الدين يجب على كل مسلم التحذير منهم. والتنفير عنهم وذم طريقتهم
الفاسدة. وزجرهم الشديد. وإهانتهم بكل مجلس واجبة. وهتك
استرهم من الامور الصائبة. ورحم الله القائل

من الدين كشف الستر عن كل كاذب | وعن كل بدعي اتى بالعجائب
ولولا رجال مؤمنون لهدمت | صوامع دين الله من كل جانب

اولئك هم الخاسرون. اولئك هم الضالون. اولئك هم الظالمون. اولئك
هم الكافرون. اللهم انزل بهم بأسك الشديد. اجعلهم ومن صدق
اقوالهم ما بين شريد وطريد. ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا
وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب وصلى الله على سيدنا
محمد وعلى اله وصحبه وسلم تسليما كثيرا غاية محرم الحرام سنة ١٣٢٣ وقاله
بفمه وامر برقمه. خادم العلم والعلماء بالمسجد الحرام محمد صالح ابن العلامة
المرحوم الشيخ صديق كمال الحنفي مفتي مكة المكرمة
سابقا غفر الله له ولوالديه ولمشائخه واحبابه وخذل
اعدائه وحساده ومن يسوء اراده. امين. امين.

(ختم: محمد صالح)

صورة ما رقمه العلامة المحقق. والفهامة المدقق
مشرق سناء الفهوم. مشرق ذكاء العلوم. ذو العلو
والافضال. مولانا الشيخ علي بن صديق كمال.

اور اللہ عزوجل کے یہاں گنج ثواب کا سامان کر لیا تو اللہ تعالیٰ آپ کو مسلمانوں کے لیے مضبوط قلعہ بنا کر قائم رکھے اور اپنی بارگاہ سے آپ کو بڑا اجر اور بلند مقام دے اور بے شک گمراہی کے وہ پیشوا جن کا تم نے نام لیا ایسے ہی ہیں جیسا تم نے کہا اور تم نے ان کے بارے میں جو کچھ کہا سزاوار انہیں ہے تو ان کا جو حال تم نے بیان کیا اس پر وہ کافر و مرتد ہیں تمام پر ہر مسلمان پر واجب ہے کہ لوگوں کو ان سے ڈرائے اور ان سے نفرت دلائے اور ان کے فاسد راستوں اور کھوٹے بد دینوں کی مذمت کرے اور ہر مجلس میں ان کی تحقیر واجب ہے اور ان کی پردہ دری امر صواب ہے اور خدا اس پر رحمت کرے جس نے کہا اس

دین میں داخل ہے ہر کذاب کی پردہ دری — سارے بد دینوں کی جو ہیں سب بیری
دین حق کی خالق ہیں ہر طرف یا نا گری — گر نہ ہوتی اہل حق و مدعا کی جلوہ گری

وہی زیاں کار ہیں، وہی گمراہ ہیں وہی ستمگار۔ آہ وہی کافر ہیں ایمان پر اپنا سخت عذاب تا اللہ انہیں اور جو ان کی باتوں کی تصدیق کرے سب کو ایک کر دے کچھ جھکائے ہوئے ہوں کچھ مردود اے رب ہمارے ہمارے دلوں میں کجی نہ ڈال بعد اس کے کہ تو نے ہمیں سچی راہ دکھائی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت بخش بے شک تو ہی بہت بخشنے والا اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے آل و اصحاب پر بکثرت درود و سلام بھیجے۔ سلخ محرم الحرام سنہ ۱۳۲۴ھ اسے اپنی زبان سے کہا اور لکھنے کا حکم دیا مسجد حرام شریف میں علم و علماء کے خادم محمد صالح بن علامہ مرحوم حضرت صدیق کمال حنفی نے جو مفتی مکہ معظمہ ہیں اللہ انہیں اور ان کے والدین و اساتذہ و احباب سب کو بخشے اور اس کے دشمنوں اور حاسدوں اور برا چاہنے والوں کو مخذول کرے آمین

محمد صالح کمال

۴

تقریظ علامہ محقق عظیم الفہم مدقق لامع انوار فہوم مشرق آفتاب علوم صاحب رفعت و افضال مولانا شیخ علی بن صدیق کمال اللہ انہیں ہمیشہ عزت و جمال

ادام الله بالعز والجمال

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی اعز الدین القویم بالعلماء العاملین المکرمین بالعلم
النافع الذین جعلہم انجما یستضاء بہم فی الازمنۃ المدلہمۃ الحوالک
الظلم وشہبا تحرق بہم طوائف الطغیان والزیغ والبدع نیحوبر
وارمم واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ شہادۃ ادخرہا
لیوم الزحام واشہد ان سیدنا محمدا عبدہ ورسولہ خاتم
الانبیاء العظام صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وعلی الہ وصحبہ الکرام
وبعد فانا اشکر اللہ ربی علی طلوع ہذا النجم الساطع والبدر النا جم
فی ہذا الزمان الفاجر الذی تری فیہ البدع کالسیل الدافع
واہلہا یتناسلون من کل حدب واسع اللہم اخل منہم البلاد
ومثل بہم بین العباد واہلکہم کما اہلکت ثمود وعاد واجعل
دیارہم بلاقع لاشک فی کفر ہؤلاء الخوارج کلاب النار وحزب
الشیطان وحقیق بالقبول والاذعان ملجاء بہ ہذا النجم اللامع
والسیف القامع رقاب الوہابیۃ ومن کان لہم تابع الشیخ الکبیر
والعلم الشہیر مولانا وقدوتنا احمد رضا خان البریلوی سلمہ اللہ
واعانہ علی اعداء الدین المارقین بحرمۃ سیدنا محمد
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وعلیکم السلام

علی بن
صدیق کمال

صورۃ ما نمقہ البحر الزاخر والحبر الفاخر بقیۃ الاکابر
وعمدۃ الاواخر الصفی المتوکل الوفی المتبتل حامی

کے ساتھ رکھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب خوبیاں اس اللہ کو جس نے اس دین صحیح کو علمائے باعمل سے عزت دی جو نفع دینے والے علم کا اکرام پائے ہیں آپ ہی تو وہ تارے ہیں کہ اگر اندھیرے گھپ سخت تاریک زمانوں میں ان سے روشنی لی جائے اور وہ شہاب کہ ان سے مرتدین و بدمذہبوں کے بدن ایسے جلائے جائیں کہ خاک سیاہ ہو کر رہ جائیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اکیلا اس کا کوئی شریک نہیں ایسی گواہی جسے میں اس رحمت کے دن کے لیے ذخیرہ رکھتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں عظمت والے انبیاء کے خاتم اللہ عزوجل ان پر اور ان کے آل و اصحاب کرام پر درود بھیجے حمد و صلاۃ کے بعد میں اپنے رب عزوجل کا شکر ادا کرتا ہوں کہ یہ بلند ستارہ چمکا اور یہ پورا نفع دینے والا دریا ابھرا بڑے دور کے زمانہ میں پیدا ہوا جس میں بدمذہبوں کو یوں زور پکڑتے کی طرح ہم دیکھ رہے ہیں اور بدمذہب لوگ ہر شتابی دوڑتے ہوئے دجال کی طرف پے درپے آرہے ہیں الٰہی ان سے زمین خالی کر اور انہیں فنا کے گھاٹ میں گرا اور انہیں ہلاک کر جیسے تو نے ثمود اور عاد کو ہلاک کیا۔ اور ان کے گھروں کو کھنڈر کر دے بے شک نہیں یہ خارجی یہ دوزخ کے کتے ہیں شیطان کے گروہ کافر ہیں اور مانتے اور گردن کی رگ سے لاتوں سے جس کو یہ روشن ستارہ لایا۔ وہ وہابیہ اور ان کے تابعین کی گردن پر تیغ براں استاذ معظم اور نامور شہید ہمارے سردار اور ہمارا پیشوا احمد رضا خاں بریلوی اللہ اسے سلامت رکھے اور دین کے دشمنوں دین سے نکل جانے والوں پر اس کو فتح دے ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت کا صدقہ اور آپ پر سلام ہو۔

علی ابن
صدیق کمال

تقریظ دریائے مواج، عالم کبیر، صاحب فخر، بقیۃ الاکابر، معتمد دور آخر، متوکل باصفا، صاحب وفا، منقطع بخدا، حامی سنن

السنن۔ ماحی الفتن۔ مطرح اشعة النور المطلق۔ مولانا الشیخ محمد عبد الحق۔ المہاجر الالہ آبادی۔ دام بالایدی والایادی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی وفق من اختار من عبادہ لحمایۃ ہذہ الشریعۃ وجعلہم ورثۃ انبیائہ فی العلم والحکمۃ وبالہام من رتبۃ عالیۃ رفیعۃ والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد الذی جمع فیہ مولاہ الفضل جمیعہ وعلی آلہ واصحابہ ذوی النفوس السمیعۃ المطیعۃ۔ ماصاح الہزار فوق الازہار ترنیمہ وترجیعہ۔ اما بعد فقد اطلعت علی ہذہ الرسالۃ الشریفۃ وما حوتہ من التحریر الانیق۔ والتقریر الرشیق۔ فرایتہا ہی التی تقر بہا العینان لا بغیرہا۔ وہی التی تصغی الیہا الاذان حیث ظہر خیرہا ومیرہا۔ اصاب صاحبہا العلامۃ الحبر الطمطام۔ المقوال المفضال المنعام۔ النحریر البحر الہمام۔ الاریب اللبیب القمقام۔ ذوالشرف والمجد المقدام۔ الذکی الزکی الکرام۔ مولانا الفہامۃ الحاج احمد رضا خان کان اللہ لہ اینما کان۔ ولطف بہ فی کل مکان۔ فیما بسط وحقق وضبط ودقق۔ افسطو زعا۔ وارشد وہدی۔ فیجب ان یکون المرجع عند الاشتباہ الیہ۔ والمعول علیہ۔ فجزاہ اللہ الجزاء التام۔ واسبغ علیہ نعمہ غایۃ الانعام۔ واطال طیلتہ طوال الدہر المستدام۔ بار غد عیش لا یسام فیہ ولا یسام۔ بحق صند ید المرسلین سید الانام۔ علیہ

ماحیٔ فتن، جلوہ گاہ لمعہائے نور مطلق مولانا شیخ محمد عبد الحق مہاجر الٰہ آبادی قوت و نعمت کے ساتھ رہیں اور آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں اور اس کی مغفرت ہو،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب خوبیاں اس خدا کو جس نے اپنا جو بندہ پسند کیا۔ اس کو اس شریعت کی حمایت کی توفیق بخشی اور اسے علم و حکمت میں اپنے پیغمبروں کا وارث کیا اور یہ کیا بلند و بالا مرتبہ ہے اور درود و سلام ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جن میں ان کے مولیٰ نے ساری خوبیاں جمع فرمادیں اور ان کے آل و اصحاب پر جن کی جائیں ان کا حکم سننے والی اور ان کا فرمان ماننے والی ہیں جب تک کلیوں پر بلبل اپنی نغمہ سرائیوں سے شور کرے حمد و صلاۃ کے بعد میں اس شرف والے رسالے پر مطلع ہوا اور وہ خوشنما تحریر اور زیبا تقریر جو اس میں مندرج ہے دیکھی تو میں نے اسے ایسا پایا اسی سے آنکھیں ٹھنڈی ہوں نہ غیر سے اور ویسا ہے جیسے کان جی لگا کر سنیں تو اس کی خوبی اور اس کا فیض ظاہر ہے۔ اس کے مؤلف علامہ عالم جلیل دریائے زخار پر بیا فیض کثیر الاحسان دلیر دریائے بلند ہمت ذہین دانشمند بحر ناپید اکنار شرف و عزت و سبقت والے صاحب ذکا ستھرے نہایت کرم والے ہمارے مولیٰ اکبر العلم حاجی احمد رضا خاں نے کہ وہ جیسا ہو اللہ اس کا ہو اور ہر جگہ اس سے سلوک لطف فرمائے۔ اس تفصیل و تحقیق و ربط و ضبط و تدقیق میں راہ صواب پائی انصاف کیا اور عدل کیا اور رہنمائی و ہدایت کی تو واجب ہے کہ شبہ کے وقت اسی تحقیق کی طرف رجوع کی جائے اور اسی پر اعتماد ہو۔ تو اللہ اسے پوری جزا بخشے اور اس پر انتہا درجے کی اپنی نعمتیں کثیر وافر کرے اور ابد الآباد تک اس کے نفس کو ممتد کرے نہایت وسیع عیش کے ساتھ جس سے جی نہ اکتائے نہ کوئی ملولی پیش آئے۔ بسر دار مرسلین سید عالمین کا صدقہ ان پر اور ان کی عزت

وعلی آلہ الکرام وصحابتہ الفخام ازکی صلوۃ اللہ واطیب السلام حرر
العبد الضعیف الملتجی بحرم ربہ الہادی محمد عبد الحق ابن مولانا
الشیخ شاہ محمد الالہ آبادی عاملہما اللہ بفضلہ
العمیم ۲۰ صفر المظفر سنہ ۱۳۲۳ھ من الہجرۃ
النبویۃ علی صاحبہا الف الف صلاۃ وتحیۃ

(مہر: محمد عبد الحق)

۶ صورۃ ما نقحہ غیظ المنافقین۔ وفوز الموافقین۔ حامی
السنۃ واہلہا۔ ماحی البدعۃ وجہلہا۔ زینۃ الزمان و
حسنۃ الاوان۔ منشد خطب الکرم۔ محافظ کتب الحرم۔ العلامۃ
الجلیل۔ والفہامۃ النبیل۔ حضرۃ مولٰنا السید
اسمٰعیل خلیل۔ ادامہا اللہ بالعز والتبجیل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الواحد الاحد القہار۔ القوی العزیز المنتقم الجبار۔ المتعالی
بصفات الکمال والجلال۔ المتنزہ عن قول اہل الکفر والطغیان
والضلال۔ الذی لیس لہ ضد ولا ند ولا مثال۔ ثم الصلوۃ والسلام
علی افضل العالمین۔ سیدنا محمد بن عبد اللہ خاتم النبیین والمرسلین
المنقذ لمن تبعہ من الخزی والردی۔ الخاذل لمن استحب العمی علی الھدٰی
امابعد فاقول ان ھؤلاء الفرق الواقعین فی السوال۔ غلام احمد
قادیانی ورشید احمد ومن تبعہ کخلیل الانبہتی واشرف علی وغیرہم

والی آل وعظمت والے صحابہ پر اللہ کی سب سے ستھری درود اور سب سے پاکیزہ سلام لکھا اسے بندہ ضعیف نے کہ اپنے رب رہنما کی حرم میں پناہ لیے ہے محمد عبدالحق ابن مولانا حضرت شاہ محمد الہ آبادی۔ اللہ تعالے ان دونوں کے ساتھ اپنے فضل عام کا معاملہ کرے ۸ صفر المظفر ۱۳۲۴ھ صاحب حجرت پر دس لاکھ درود و سلام،

(محمد عبدالحق)

تقریظ غیظ منافقین و کام موافقین حامی سنت و اہل سنت ماحی بدعت، دجہل بدعت زینت لیل و نہار نکو ئی روزگار خطیب خطبہائے کرم محافظ کتب حرم علامہ ذی قدر بلند عظیم الفہم دانشمند مولانا سید اسمٰعیل خلیل اللہ تعالے انہیں عزت و تعظیم کے ساتھ ہمیشہ رکھے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں خدا کو جو ایک اکیلا سب پر غالب ہے قوت و عزت انتقام و جبروت والا صفات کمال و جلال کے ساتھ متعالی ہے کافروں سرکشوں گمراہوں کی بات سے منزہ ہے جس کا نہ کوئی ضد ہے نہ مانند نہ نظیر۔ پھر درود و سلام ان پر جو سارے جہان سے افضل ہیں ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالے علیہ وسلم ابن عبداللہ تمام انبیاء و رسل کے خاتم اپنے پیرو کو رسوائی و ہلاکت سے بچانے والے اور جو ہدایت پر نابینائی کو پسند کرے اسے مخذول کرنے والے حمد و صلاۃ کے بعد میں کہتا ہوں کہ یہ طائفے جن کا تذکرہ سوال میں واقع ہے غلام احمد قادیانی اور رشید احمد اور جو اس کے پیرو ہوں۔ جیسے خلیل احمد انبیٹھی اور اشرف علی وغیرہ ان کے کفر

لاشبهة فی کفرهم بلا مجال۔ بل لاشبهة فیمن شک بل فیمن توقف فی کفرهم بحال من الاحوال۔ فان بعضهم منابذ للدین المتین وبعضهم منکر ما هو من ضروریات المتفق علیه بین المسلمین۔ فلم یبق لهم اسم ولا رسم فی الاسلام۔ کما لا یخفی علی اجهل الناس من الانام۔ فان ما اتوا به شئ تمجه الاسماع۔ وتنکره العقول والقلوب والطباع ثم اقول ایضا انی کنت اظن ان هؤلاء الضالین المضلین الفجرة الکفرة المارقین من الدین۔ انما حصل لهم ما حصل من سوء الاعتقاد۔ مبناه علی سوء الفهم من عبارات العلماء الامجاد۔ والان حصل لی علم الیقین الذی لاشک فیه انهم من دعاة الکفرة یریدون ابطال دین محمد صلی الله تعالی علیه وسلم فتجد بعضهم ینکر اصل الدین۔ وبعضهم یدعی النبوة منکر الخاتم النبیین۔ و بعضهم یدعی انه عیسی وبعضهم یدعی انه المهدی واهو نهم فی الظاهر بل اشد هم فی الحقیقة هؤلاء الوهابیة لعنهم الله واخزاهم وجعل النار ما وٰهم ومثواهم۔ یلبسون علی العوام الذین هم کالانعام بانهم هم المتبعون للسنة۔ وان غیرهم من السلف الصالح الائمة فمن دونهم مبتدعون۔ وللسنة الغراء تارکون ومخالفون۔ فیما لیت شعری اذا لم یکن هؤلاء لنهجه صلی الله تعالی علیه وسلم متبعین فمن اتبع له واحمد الله تعالی علی ان فیض هذا العالم العامل والفاضل الکامل۔ صاحب المناقب والمفاخر۔ مظهر کم ترک الاول للاخر فرید الدهر۔ وحید العصر مولانا الشیخ احمد رضا خان سلمه الله الرب المنان۔ لابطال حججهم الداحضة۔ بالایات والاحادیث

میں کوئی شبہ نہیں نہ شک کی مجال۔ بلکہ جو ان کے کفر میں شک کرے۔ بلکہ کسی طرح کسی حال میں
انہیں کافر کہنے میں توقف کرے اس کے کفر میں بھی شبہ نہیں۔ کہ ان میں کوئی تو دین متین
کو پھنکنے والا ہے اور ان میں کوئی ضروریات دین کا انکار کرتا ہے۔ جن پر تمام مسلمانوں
کا اتفاق ہے تو اسلام میں ان کا نام و نشان کچھ باقی نہ رہا جیسا کہ کسی جاہل سے
جاہل پر بھی پوشیدہ نہیں۔ کہ وہ جو کچھ لائے ایسی چیز ہے جسے سنتے ہی کان پھینک دیتے
ہیں۔ اور عقلیں اور طبیعتیں اور دل اس کا انکار کرتے ہیں نیز میں یہ بھی کہتا ہوں۔ میرا گمان
تھا کہ یہ گروہ گمراہ گر فاجر کافر دین سے خارج ان میں جو بداعتقادی حاصل ہوئی اس کا
مبنیٰ بدفہمی ہے کہ عبارات علمائے کرام کو نہ سمجھے اور اب مجھے ایسا علم یقین حاصل ہوا۔
جس میں اصلاً شک نہیں۔ کہ یہ کافروں کے یہاں کے منادی ہیں دین محمد صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو باطل کرنا چاہتے ہیں تو ان میں تو کسی کو اصل دین کا انکار کرتے پائے گا
اور ان میں کوئی ختم نبوت کا منکر ہو کر نبوت کا مدعی ہے اور کوئی اپنے آپ کو
عیسیٰ بتاتا ہے اور کوئی مہدی اور ظاہر میں ان سب میں ملکے اور حقیقت میں
ان سب سے سخت یہ وہابیہ ہیں خدا ان پر لعنت کرے اور ان کو رسوا کرے اور
ان کا ٹھکانا اور ان کا مسکن جہنم کرے یہ پڑے جاہلوں کو جو چوپاؤں کی طرح ہیں
دھوکے دیتے ہیں۔ کہ وہی پیروان سنت ہیں اور ان کے سوا اگلے نیک امام اور جو
ان کے بعد ہوئے بدمذہب ہیں اور روشن کے تارک و مخالف ہیں اے کاش میں جانتا
کہ گروہ سلف کرام طریقہ نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے متبع نہ تھے تو طریقہ نبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کا پیرو کون ہے، اور میں اللہ عزوجل کی حمد بجا لاتا ہوں۔ کہ اس نے اس
عالم باعمل کو مقرر فرمایا جو فاضل کامل ہے منقبتوں اور فخروں والا اس مثل کا مظہر کہ اگلے پچھلوں
کے لئے بہت کچھ چھوڑ گئے۔ یکتائے زمانہ اپنے وقت کا یگانہ مولینا حضرت احمد رضا خان
اللہ بڑے احسان، پروردگار اسے سلامت رکھے ان کی بے ثبات حجتوں کو آیتوں اور قطعی

القاطعة. کیف لا وقد شهد له علماء مکة بذلک. ولو لم یکن بالمحل الارفع لما وقع منهم ذلک. بل اقول لو قیل فی حقه انه مجدد هذا القرن لکان حقا وصدقا

ولیس علی الله بمستنکر ان یجمع العالم فی واحد

فجزاه الله خیر الجزاء عن الدین واهله. ومنحه الفضل والرضوان بمنه وکرمه. والحاصل قد وجدت بارض الهند الفرق کلها وهذا بحسب الظاهر. والا هم بطانة الکفرة اعداء الدین. ومرادهم بذلک ایقاع التفرقة بین کلمة المسلمین. رب لیس الرهدی الاهدایک ولا الاداء الا الایک. وحسبنا الله ونعم الوکیل. ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم. اللهم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه. وارنا الباطل باطلا والهمنا اجتنابه. وصلی الله تعالی علی سیدنا محمد واله وصحبه وعلیه. قاله بفمه وکتبه بقلمه. راجی عفو ربه الجلیل حافظ کتب الحرم المکی السید اسمعیل ابن السید الخلیل +

اسماعیل بن السید خلیل

صورة ما رصفه ذو العلم الراسخ والفضل الشامخ والکرم والمن. والخلق الحسن. والبهاء والزین مولانا العلامة السید المرزوقی ابو حسین حفظه الله تعالی فی النشاتین

بسم الله الرحمن الرحیم

حدیثوں سے ثابت کرنے کے لئے اور وہ کیوں نہ ایسا ہو کہ علمائے مکہ اس کے لئے ان فضائل کی گواہیاں دے رہے ہیں اور اگر وہ سب سے بلند مقام پر نہ ہوتا تو علمائے مکہ اس بابت پر گواہی نہ دیتے بلکہ میں کہتا ہوں کہ اگر اس کے حق میں یہ کہا جائے کہ وہ اس صدی کا مجدد ہے تو البتہ حق و صحیح ہو۔

خدا سے کچھ اس کا اچنبا نہ جان　　کہ اک شخص میں جمع ہو سب جہان

تو اللہ اسے دین اور اہل دین کی طرف سے سب میں بہتر جزا عطا کرے اور اسے اپنے احسان اپنے کرم سے اپنا فضل اپنی رضا بخشے۔ اور حاصل یہ کہ زمین ہند میں سب طرح کے فرقے پائے جاتے ہیں اور یہ باعتبار ظاہر ہے ورنہ وہ حقیقت میں کافروں کے رازدار ہیں اور دین کے دشمن ہیں وہ ان باتوں سے ان کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈالیں الٰہی ہدایت نہیں مگر تیری ہدایت اور نہ نعمتیں ہیں مگر تیری نعمتیں اور اللہ ہم کو بس ہے اور وہ اچھا کام بنانے والا ہے اور نہ گناہوں سے پھرنا نہ طاعت کی طاقت مگر اللہ عظمت و بلندی والے کی توفیق سے الٰہی ہمیں حق کو حق دکھا اور اس کی پیروی ہمیں روزی کر ہمیں باطل کو باطل دکھا اور ہمارے دل میں ڈال کہ اس سے دور رہیں اور اللہ درود و سلام بھیجے ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے آل و اصحاب پر اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا اپنے جلال والے رب کی معافی کے امیدوار

تقریظ صاحب علم محکم و فضیلت بلند و کرم و احسان و خلق حسن و نور و زینت مولانا علامہ سید مرزوقی ابو حسین اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں ان کا نگہبان ہو
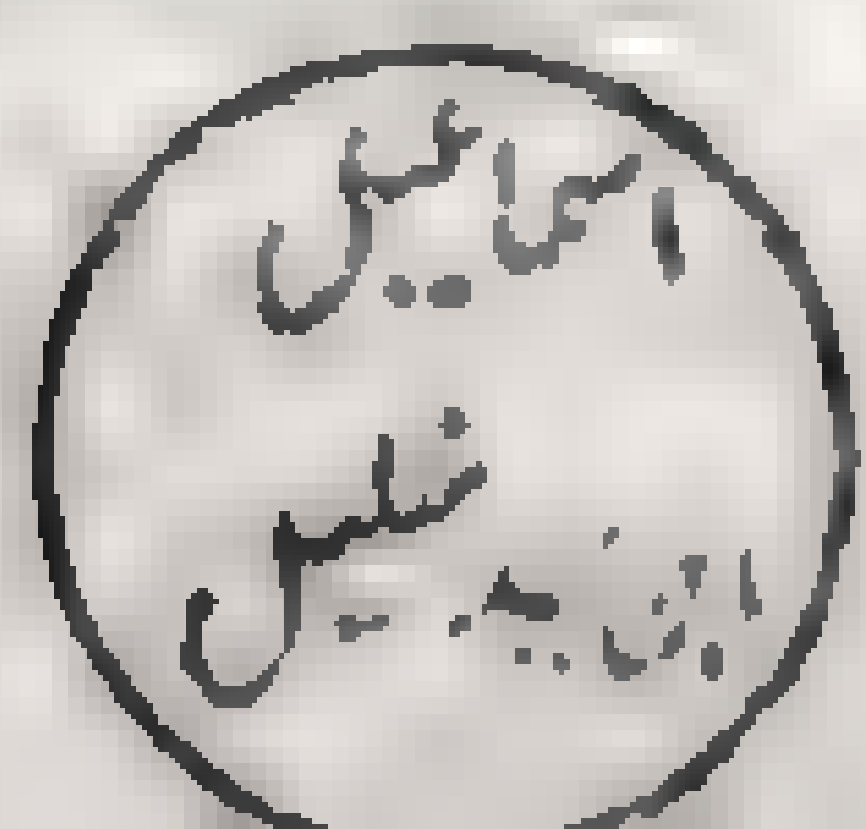
حرم مکہ معظمہ کی کتابوں کے حافظ سید اسماعیل
ابن سید خلیل نے۔

(مہر: اسماعیل ابن سید خلیل)

الحمد لله الذی اطلع فی سماء الوجود شمسا بازغة. فکانت بظلمات
الضلالات ناسخة دامغة. وللهدایة الی طریق الحق حجة بالغة
ومحجة من سلکها لا تزل قدمه ولا تکون زائغة. بوجود من افاض
الله علینا برسالته نعما سابغة وملأ بالعرفان قلوبا کانت فارغة
سیدنا ومولانا محمد ن الذی اتاه الله الایات البینات والمعجزات
الباهرات واطلعه علی ما شاء من المغیبات. صلی الله علیه وعلی آله
واصحابه الذین سبقوا بالایمان سبقا. وباعوا نفوسهم فی نصرة
دینه. وتمهید طرقه وتمکینه. فاولئك هم الفائزون حقا. المشرفون
خلقا وخلقا. الممیزون بحسن ذکر یبقی. واجر یتزاید فی صحف
الاعمال ویرقی. وعلی اتباعه المتمسکین بهدیته القویم. السالکین
صراط المستقیم. لاسیما ورثته العلماء الاعلام. الذین یستضاء
بنورهم فی حالك الظلام. ادام الله وجودهم علی توالی الاعصار
واطلع فی سماء المعالی سعودهم فی جمیع القری والامصار. امین
اما بعد! فقد من الله تعالی علی وله الحمد والشکر بالاجتماع
بحضرة العالم العلامة. والحبر البحر الفهامة. ذی المزایا العزیزة
والفضائل الشهیرة. والتالیف الکثیرة. فی اصول الدین وفروعه
ومفردات العلم وجموعه. ولاسیما فی الرد علی المبطلین. من
المبتدعة المارقین. وقد کنت سمعت بجمیل ذکره. وعظیم
قدره. وتشرفت بمطالعة بعض مصنفاته التی یضئ الحق بها
من نور مشکاته. فوقرت محبته بقلبی. واستقرت بخاطری
ولبی. والاذن تعشق قبل العین احیانا. فلما من الله تعالی بهذا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اس خدا کو جس نے عالم کے آسمان میں ایک مہر درخشاں چمکایا جو گمراہیوں کی اندھیریوں
کو مٹانے والا اور سرکوب ہوا اور راہ حق کی طرف رہنمائی کی حجت کامل بنا۔ اور ایسا کشادہ راستہ کہ جو اسے
چلے نہ اس کا پاؤں پھسلے اور نہ کج ہو۔ یہ سب اس کے وجود سے جس کی رسالت سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں وسیع
نعمتوں کا فیض پہنچایا اور معرفت سے خالی دلوں کو بھر دیا ہمارے سردار و مولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
جن کو اللہ عزوجل نے روشن آیتیں اور عقل کو حیران کر دینے والے معجزے عطا فرمائے اور انہیں
بقدر اپنی مشیت کے غیبوں پر بخشا۔ اللہ تعالیٰ ان پر درود بھیجے اور ان کے آل و اصحاب پر
جو ایمان میں ہم پر سابق ہوئے اور دین نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مددگاری اور اس کے
جھنڈے اور اس کے راستے آراستہ کرتے ہیں انہوں نے اپنی جانیں بیچ ڈالیں وہی ٹھیک ٹھیک مراد
کو پہنچے صورت و سیرت دونوں میں شرف والے ایسی نیک نامی کے ساتھ ممتاز جو ہمیشہ باقی رہے گی
اور ایسے ثواب کے ساتھ مخصوص جو نامہ اعمال میں افزونی و ترقی پائے گا اور ان کے پیرؤوں پر جو
ان کی درست چال کو مضبوط تھامے ہوئے ہیں اور ان کے بعد ہے راستے پر چلنے والے ہیں بالخصوص
حضور کے وارث علمائے نامدار جن کے نور سے سخت اندھیری میں روشنی لی جاتی ہے۔ اللہ عزو
جل زمانے کی بقا تک ان کا وجود رکھے۔ اور بلندیوں کے آسمان پر ان کے سعد ستارے تمام گاؤں
اور شہروں میں ظاہر کرے اے اللہ ایسا ہی کر حمد و صلوٰۃ کے بعد بیشک مجھ پر اللہ کا احسان ہوا
اور اسی کے لیے حمد و شکر ہے کہ میں حضرت عالم علامہ [illegible] ملا جو زبردست عالم دریائے عظیم الفہم
ہیں جن کی فضیلتیں وافر اور خوبیاں ظاہر اور دین کے اصول و فروع اور علم کے علیحدہ و مجموع
میں تصانیف متکاثرہ خصوصاً اہل بطلان دین سے نکل جانے والے بد مذہبوں کے رد میں اور
بے شک میں نے ان کا اچھا ذکر اور بڑا مرتبہ ان کا پہلے ہی سنا تھا۔ اور ان کے بعض تصانیف کے
مطالعہ سے مشرف ہوا جن کے نور قندیل سے حق روشن ہوا تو ان کی محبت میرے دل میں
جم گئی۔ اور میرے قلب و عقل میں متمکن ہو چکی تھی —

الاجتماع۔ البصرت من اوصاف کما لا ترما لا یستطاع۔ البصرت علو علم عالی المنار۔ و بحر معارف تتدافق عند السائل کالانهار۔ صاحب الذکاء الرائع۔ حاسل العلوم الذی سدی بها الذرائع المطیل بلسانه فی حفظ تقریر علوم الشرائع۔ المستوفی علی الکلام۔ والفقه والفرائض۔ المحافظ بتوفیق الله تعالی علی الاداب والسنن و الواجبات والفرائض۔ استاذ العربیة والحساب۔ بحر المنطق الذی تکتسب منه الالبیة ای اکتساب۔ مسهل الوصول۔ الی علم الاصول۔ اذ لم یزل لها رائضا۔ حضرة مولانا العلامة الفاضل المولوی البریلوی الشیخ احمد رضا۔ اطال الله حیاته۔ وادام فی الدارین سلامته۔ وجعل قلمه سیفا مسلولا لا یغمد الا فی رقاب المبطلین۔ امین۔ اللهم امین۔ فتذکرت عند رؤیاه۔ حفظه الله۔ قول الشاعر۔ الناظم الناثر ؎

کانت مسائلة الرکبان تخبرنی	عن احمد بن سعید اطیب الخبر
ثم التقینا فلا والله ما نظرت	اذنای احسن مما قد رای نظری

ورایت نفسی ذا عی وحصر عن مبلوغ فی وصفه الی البغیة والوطر وقد تفضل علی الفاضل المذکور ضاعف الله له الاجور۔ برؤیته هذا التالیف الجلیل والتصنیف النبیل۔ الذی ذکر فیه الفرق الضالة الحدیثة۔ التی کفرت ببدعها المکفرة الخبیثة فرفعت اکف الضراعة۔ متشفعا بصاحب الشفاعة۔ طالبا منه حفظ الایمان۔ مستعیذا به من الکفر والفسوق والعصیان۔ وان یحفظ جمیع المسلمین من زیان عقائد الکفرة المضلین۔ ویجزی حضرة المؤلف

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد | بسا کیں دولت از گفتار خیزد

تو جب اللہ تعالیٰ نے اس ملاقات سے احسان فرمایا میں نے وہ کمال ان میں دیکھے جس کا بیان طاقت سے باہر ہے۔ میں نے علم کا کوہ بلند دیکھا جس کے نور کا ستون اونچا ہے اور معرفتوں کا ایسا دریا جس سے مسائل نہروں کی طرح چھلکتے ہیں۔ سیراب ذہن والا ایسے علموں کا صاحب جن نے فساد کے ذریعے بند کئے گئے۔ تقریر علوم دینیہ کی محافظت میں طاقتور زباں والا علم کلام و فقہ و فرائض پر غلبہ کے ساتھ حاوی ہے۔ توفیق الٰہی سے مستحبات و واجبات و فرائض پر محافظت کرنے والا عربیت و حساب کا ماہر منطق کا وہ دریا جس سے اس کے موتی حاصل کئے جاتے ہیں اور کیسی خوبی کے ساتھ حاصل کئے جاتے ہیں علم اصول تک وصول کا آسان کرنے والا اس لئے کہ ہمیشہ اس کی ریاضت رکھتا ہے۔ حضرت مولانا علامہ فاضل مولوی بریلوی حضرت احمد رضا اللہ تعالیٰ اس کی عمر زیادہ کرے اور دونوں جہان میں اسے ہمیشہ سلامت رکھے۔ اور اس کے قلم کو وہ تیغ برہنہ کرے اور دونوں جہان میں سے سلامت رکھے۔ اور اس کے قلم کو وہ تیغ برہنہ کرے جس کا نیام نہ ہو مگر اہل بطلان کی گردنیں۔ ایسا ہی کریا اللہ الٰہی تو مجھے انہیں دیکھ۔ اللہ اکبر مجھے شاہ صاحب نظر و نثر کا یہ قول یاد آیا۔ ـ

قافلے جانب احمد سے جو آتے تھے یہاں | حال و دیانت پہ سنتا تھا نہایت اچھا
جب ملے ہم تو خدا کی قسم ان کانوں نے | اس سے بہتر نہ سنا تھا جو نظر نے دیکھا

تو میں نے اپنے آپ کو اس کی مدح میں مراد و خواہش کی مقدار تک پہنچنے سے عاجز و در ماندہ دیکھا اور حضرت فاضل مذکور نے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ثواب مضاعف کرے۔ مجھ پر بڑا احسان کیا کہ میرا تالیف جلیل اور تصنیف پر دانش میرے دیکھنے میں آئی جس میں انہوں نے گمراہ فرقوں کا حال لکھا ہے جو اپنی خباثت و کفر کی بدعتوں کے سبب کافر ہو گئے جنہوں نے گھر گھڑا نے پر تدلبند کئے صاحب شفاعت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ سے شرافت بخشا اللہ عزوجل سے محافظت ایمان کی دعا کرتا ہوا کفر و فسق و معصیت سے اس کی پناہ مانگتا

خیر الجزاء فی یوم الدین۔ اذ قام مقاما تشکره علیه جمیع المؤمنین فی الرد علی هؤلاء المبطلین۔ بل الکذابین المفترین وبیان زیف بالخهم وترهاتهم وقبائحهم۔ ولا شک ان ما هم علیه من الاعتقاد۔ فی غایة البطلان والفساد۔ لا تتصوره العقول۔ ولا نص به نقل منقول۔ بل مجرد اوهام وترهات۔ لیس لها ادلة ولا شبهة لها ولا تاویلات۔ وانما هی محض اتباع للهوی۔ موقع والعیاذ بالله تعالیٰ فی الردی۔ وقد قال تعالیٰ بل اتبع الذین ظلموا اهواءهم بغیر علم ومن اضل ممن اتبع هواه وقال تعالیٰ فلا تتبعوا الهوی ان تعدلوا وقال تعالیٰ ولا تتبع الهوی فیضلک عن سبیل الله۔ و قال تعالیٰ ارأیت من اتخذ الهه هواه۔ وقال تعالیٰ واتبع هواه فمثله کمثل الکلب ان تحمل علیه یلهث او تترکه یلهث وقال تعالیٰ واتبع هواه وکان امره فرطا۔ وقد اخرج الطبرانی عن انس رضی الله تعالیٰ عنه انه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان الله تعالیٰ حجب التوبة عن کل صاحب بدعة حتی یدع بدعته۔ واخرج ابن ماجه عن عبد الله بن عباس رضی الله عنهما انه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ابی الله ان یقبل عمل صاحب بدعة حتی یدع بدعته واخرج ابن ماجه ایضا عن حذیفة رضی الله تعالیٰ عنه انه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا یقبل الله لصاحب بدعة صوما ولا صلوة ولا صدقة ولا حجا ولا عمرة ولا جهادا ولا صرفا ولا عدلا یخرج من الاسلام کما تخرج الشعرة من العجین۔ واخرج البخاری ومسلم فی صحیحیهما عن ابی بردة بن ابی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه حدیثا طویلا وفیه۔ فذهبا

ہوا۔ اور یہ کہ تمام مسلمانوں کو ان کافروں گمراہ گردوں کی مرابت عقائد سے بچائے اور یہ کہ حضرت مولف
کو سب سے بہتر جزا قیامت کے دن عطا کرے کہ وہ ایسے مقام پر فائز ہے جس کا شکر سب مسلمان
کریں یعنی ان بطلان والے بحث جھوٹے مفتریوں کے رد اور ان کی رسوائیوں اور جھوٹی باتوں
اور برائیوں کے بیان میں اور کچھ شک نہیں وہ لوگ جس عقیدہ پر ہیں جلد در یہ کہ فاسد و باطل ہے
جو نہ عقلوں کے نزدیک کسی طرح کا معقول نہ نقلیں اس کی تصدیق کریں بلکہ نرے وہم اور جھوٹی بناوٹ
کی باتیں ہیں نہ اس کے لیے کوئی دلیل ہے نہ کوئی شبہ جس کا عذر ہو سکے نہ کوئی تاویل بلکہ وہ تو صرف
خواہش نفسانی کی پیروی ہے جو معاذ اللہ ہلاکت میں ڈالنے والی ہے اور بیشک اللہ سبحانہ نے فرمایا
بلکہ ظالم لوگ اپنی خواہش نفس کے پیرو ہوئے بے جانے بوجھے اور اس سے بڑھ کر اور اس سے بڑھ کر گمراہ
کون جو خواہش نفس کا پیرو ہوا اور فرمایا ٹھیک راہ چلنے کو خواہش کی پیروی نہ کرو اور فرمایا خواہش کی پیروی
نہ کر کہ وہ تجھے بہکا دے گی اللہ کی راہ سے اور فرمایا بھلا کیا دیکھا تو نے اس کو جس نے اپنی خواہش کو
خدا بنا لیا۔ اور فرمایا اس نے اپنی خواہش کی پیروی کی تو اس کی کہاوت کتے کی طرح ہے کہ تو اس پر حملہ
کرے تو زبان نکال کر ہانپے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے اور فرمایا اس نے اپنی خواہش کی پیروی کی
اس کا کام حد سے گزر گیا اور بے شک طبرانی نے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالی نے ہر بد مذہب کو توبہ سے محروم رکھا ہے جب تک
اپنی بد مذہبی نہ چھوڑے اور ابن ماجہ نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کی کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نہیں چاہتا کہ کسی بد مذہب کا کوئی عمل قبول کرے جب تک وہ اپنی
بد مذہبی نہ چھوڑے نیز ابن ماجہ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ تعالی کسی بد مذہب کا نہ روزہ قبول کرے نہ نماز نہ زکوۃ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ کوئی فرض نہ نفل نکل جاتا ہے اسلام
سے ایسا جیسے نکل جاتا ہے بال آٹے سے اور بخاری و مسلم نے صحیحین میں ابو بردہ بن ابو موسی اشعری
رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث طویل روایت کی اس میں ہے کہ جب ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ کو غش سے افاقہ
ہوا فرمایا میں بیزار ہوں اس سے جس سے بیزار ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تا آخر حدیث اور

اتاك اى ابوموسى قال انا برئ ممن برئ منه رسول الله صلى الله
تعالى عليه وسلم الحديث. واخرج مسلم فى صحيحه عن يحيى بن يعمر قال
قلت لابن عمر رضى الله عنهما يا ابا عبد الرحمن انه قد ظهر قبلنا
ناس يقرؤن القران ويزعمون ان لا قدر وان الامر انف فقال
اذا لقيت اولئك فاخبرهم انى برئ منهم وانهم برآء منى انتهى.
فرحم الله امرأ ناضل عن الحق وابده واظهره. وادحض الباطل
ودمره. ورحم الله امرأ اعان على ذلك نصرة للدين وخذلانا للكفرة
المبطلين. ورحم الله امرأ تباعد عن اهل الكفر والضلال واستعاذ
بالله القادر المتعال. فى البكور والاصال. من الوقوع فى مصايد
تلك الجبال. قائلا الحمد لله الذى عافانى مما ابتلاهم به وفضلنى
على كثير ممن خلق تفضيلا. فقد اخرج الترمذى عن ابى هريرة رضى
الله تعالى عنه عن النبى صلى الله تعالى عليه وسلم قال من رأى
مبتلى فقال الحمد لله الذى عافانى مما ابتلاك به وفضلنى على
كثير ممن خلق تفضيلا لم يصبه ذلك البلاء. وقال الترمذى
حديث حسن ورحم الله امرأ طلب لهم من الله تعالى ان يهديهم
لترك تلك الغواية. وطرح تلك الاعتقادات الباطلة والبدع
المكفرة المضللة والتوبة منها. بالاخير الاخيرة. عليه توكلت
واليه انيب. وصلى الله تعالى على نبيه ومصطفاه. واله وصحبه
وكل من تبعه. واقتفاه امين. والحمد لله رب العالمين. قاله بفمه
وكتبه بقلمه احد خدمة طلبة العلم بالمسجد الحرام
المكى محمد المرزوقى ابو حسين عفا الله عنه امين

محمد المرزوقى ابو حسين

مسلم نے اپنی صحیح میں یحییٰ ابن یعمر سے روایت کی کہ انہوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کی کہ اے ابو عبدالرحمٰن ہماری طرف کچھ لوگ نکلے ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں تقدیر کوئی چیز نہیں اور ہر کام ابتداً واقع ہوتا ہے کہ اس سے پہلے اس کے متعلق کوئی تقدیر وغیرہ نہ تھی فرمایا جب تم ان سے ملو تو انہیں خبر کر دینا کہ میں ان سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بیگانے ہیں۔ انتہیٰ تو اللہ رحم فرمائے اس مرد پر جس نے حق کی طرف سے حمایت کیا اور اس کی تائید کی اور اسے ظاہر کیا اور باطل کو دھکار دیا اور ہلاک کیا اور اللہ رحم فرمائے اس مرد پر جس نے اس کام میں اعانت کی دین کی مدد اور باطل والے کافروں کو مخذول کرنے کے لئے اور اللہ رحم کرے اس مرد پر جو کافروں اور گمراہوں سے دور رہا اور صبح و شام اس قدرت والے بلندی والے کی پناہ چاہی ان رسیوں کے پھندے میں پڑنے سے یہ کہتا ہوا کہ سب تعریف اس خدا کو ہے جس نے مجھے اس بلا سے نجات دی جس میں ان کو مبتلا کیا اور اپنی بہت مخلوق پر مجھے تفضیل بخشی کر آدمی کیا مسلمان کیا بس کیا کہ بیشک ترمذی نے بوساطت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا جو کسی بلا کے مبتلا کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے کہ سب خوبیاں اس خدا کو جس نے مجھے اس بلا سے بچایا جس میں تجھے گرفتار کیا اور اپنی بہت مخلوق پر مجھے تفضیل دی وہ بلا اسے نہ پہنچے گی ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن ہے اور اللہ اس مرد پر رحم کرے جو ان لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے ہدایت مانگے کہ اس گمراہی کو چھوڑیں اور ان باطل عقیدوں اور ان کفر و ضلالت کی بدعتوں کو پھینکیں اور ان سے توبہ کریں رد گردانی کریں اور سب سے زیادہ سبب ہے راستے کی توفیق پانے کا اس لئے کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی رب نہیں اور اسی کی خیر خیر ہے میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی اور اپنے چنے ہوئے پر درود بھیجے اور ان کے آل و اصحاب اور ہر تابع و پیرو پر الٰہی ایسا ہی کر اور سب خوبیاں اس خدا کو جو صاحب سارے جہان کا اسے اپنے زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا مسجد حرام شریف میں طالبعلموں کے ایک خادم محمد مرزوقی ابو حسین نے اللہ اس کی بخشش کرے آمین۔

محمد مرزوقی
ابو حسین
۲۱۶

۸ صورة ما املاه ذو الشرف الجلی۔ والفخر العلی الفاضل الکامل۔ والعالم العامل۔ دامغ اهل الکفر والکید۔ مولانا الشیخ عمر بن ابی بکر باجنید

ادامه الله بالتایید والاید

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العلمین۔ والصلوة والسلام علی سید المرسلین وآله وصحبه اجمعین۔ ورضی الله عن التابعین۔ وتابعیهم باحسان الی یوم الدین۔ وبعد فقد اطلعت علی هذه الرسالة۔ للفاضل العلامة۔ والرحلة الفهامة۔ الشیخ احمد رضا۔ فرأیت ان من ذکر فیها من اهل الزیغ والضلال ضالون مضلون۔ ومن الدین مارقون۔ وفی طغیانهم یعمهون۔ اسال مولای العظیم ان یسلط علیهم من یقمع شوکتهم ویقطع دابرهم۔ فاصبحوا لا تری الا مساکنهم ان ربی علی کل شئ قدیر۔ وصلی الله علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آله واصحابه اجمعین۔ والحمد لله رب العالمین۔ قاله الفقیر الی الله تعالی عمر ابن ابی بکر باجنید ۞

(مہر: عمر بن ابی بکر باجنید)

۹ صورة ما حبره۔ حامل لواء العلماء المالکیه۔ مطرح الانوار العرشیة والفلکیة۔ الفاضل البارع الخاشع

تقریظ صاحب شرف روشن و فخر بلند فاضل کامل عالم با عمل سر شکن اہل مکر و کید مولانا شیخ عمر بن ابی بکر باجنید اللہ تعالیٰ ہمیشہ انہیں تائید و تقویت کے ساتھ رکھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب خوبیاں خدا کو جو سارے جہان کا مالک ہے اور درود سلام تمام پیغمبروں کے سردار اور ان کی آل و اصحاب سب پر اور اللہ تعالیٰ ان کے تابعین اور قیامت تک ان کے اچھے پیرووں سے راضی ہو۔ بعد حمد و صلاۃ میں اس رسالہ پر مطلع ہوا جو ایسے فاضل علامہ کی تصنیف ہے جس کی طرف اطراف سے استفادہ کے لئے سفر کیا جاوے عظیم فہم والا حضرت احمد رضا اور میں نے دیکھا کہ جن گمراہوں کا اس میں ذکر کیا ہے گمراہ ہیں گمراہ گر ہیں اور دین سے باہر ہیں اور اپنی سرکشی میں اندھے ہو رہے ہیں۔ میں اپنے عظمت والے مولیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ ان پر ایسے کو مسلط کرے جو ان کی شوکت کی بنیاد کھود کے پھینک دے اور ان کی جڑ کاٹ دے تو وہ یوں صبح کریں کہ ان کے مکانوں کے سوا کچھ نظر نہ آئے بے شک میرا رب ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار و مولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے آل و اصحاب سب پر درود بھیجے اور سب خوبیاں اس خدا کو جو سارے جہان کا مالک ہے کہا اسے اللہ تعالیٰ کی طرف حاجتمند

عمر بن ابی بکر باجنید نے۔

(مہر: عمر بن ابی بکر)

۹

تقریظ سردار لشکر علمائے مالکیہ مورد انوار عرش و فلک فاضل صاحب کمالات حیران کن، صاحب خضوع و تواضع پرہیزگار

المتواضع۔ ذو التقی والنقی۔ مفتی المالکیۃ سابقا
مولانا الشیخ عابد بن حسین۔ زینہ اللہ بازین زین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وعلیک ایھا المفضال۔ سلام اللہ المتعال۔ الحمد للہ الذی اطلع فی
سماء العلماء شموس العرفان۔ فازاحوا بانوارھا الساطعۃ عن
الدین غیاھب ذوی البہتان۔ والصلوۃ والسلام علی اکمل من اختصہ
مولاہ بعلم المغیبات۔ وجعلہ نورا ماحیا غیاھب التلبیس عن
الملۃ الحنیفیۃ۔ بقواطع الآیات۔ ونزھہ عن جمیع النقائص کالکذب
والخیانۃ۔ فمعتقد خلافہ کافر یستحق بالاجماع الاھانۃ۔ وعلی
آلہ الامجاد۔ واصحابہ الاسیاد۔ اما بعد فانہ لما وفق اللہ لاحیاء
دینہ القویم۔ فی ھذا القرن۔ ذی الفتن والشر العمیم۔ من
اراد بہ خیرا من ورثۃ سید المرسلین۔ سید العلماء الاعلام۔ وفخر
الفضلاء الکرام۔ سعد الملۃ والدین۔ احمد السیر والعدل اذ رضا
رضا خان۔ فقام فی ذلک بفرض الکفایۃ۔ وقمع ببراھینہ
القاطعۃ ضلالۃ المبطلین البادیۃ لذوی الدرایۃ۔ ومن اللہ
علی فی اسعد الاوقات۔ واشرف الطوالع۔ وابرک الساعات
بالتیمن بشمس سعودہ۔ والیاذ بساحۃ احسانہ وجودہ۔ و
الوقوف علی رسالتہ التی جعلہا حاصل رسائلہ اللاتی اقام
فیہا البراھین۔ وبین فیہا انواع الضلال۔ الصادر من اھل

دیار کبیر کی ہستی مفتی مالکیہ مولانا شیخ عابد بن حسین اللہ تعالی انہیں سب سے اعلیٰ درجہ کی زینت سے مزین فرمائے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اور آپ پر اے بڑے فضل والے اللہ تعالیٰ کا سلام

سب حمد اس خدا کو جس نے علما کے آسمان میں معرفت کے آفتاب چمکائے تو انہوں نے ان کی بلند شعاعوں سے دین پر سے بہتان والوں کی اندھیریاں ہٹا دیں۔ درود و سلام ان پر جو سب میں زیادہ کامل ہیں۔ ایسوں سے جن کو اللہ تعالیٰ نے علوم غیب دینے کے ساتھ خاص کیا۔ اور انہیں ایسا نور کیا جو ملت اسلام کے شبہات کی تاریکیوں کو یقینی آنکھوں سے مٹاتا ہے اور ان کو تمام عیوب مثل کذب و خیانت وغیرہ سب سے پاک کیا۔ اس کے خلاف کا اعتقاد رکھنے والا کافر ہے۔ تمام علمائے امت کے نزدیک سزاوار تذلیل ہے اور ان کی عزت والی آل اور سیادت والے اصحاب پر بعد حمد و صلاۃ جبکہ اس فتنہ اور عالم گیر شر کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اس دین متین کو زندہ کرنے کی اسے توفیق بخشی جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا۔ وہ جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وارثوں سے ہے علمائے شاہیر کا سردار معزز فاضلوں کا مایہ افتخار دین اسلام کی سعادت نہایت محمود سیرت بزرگ میں پسندیدہ صاحب عدل۔ عالم باعمل صاحب احسان حضرت مولیٰ احمد رضا خاں تو اس نے اس باب میں فرض کفایہ ادا کر دیا۔ اور ایسی قطعی حجتوں سے اہل بطلان کی اس گمراہی کا قلع قمع کر دیا جو ارباب علوم پر ظاہر تھی۔ اور اللہ تعالیٰ نے سب سے نیک نزدیکت اور شریف تر طالع اور سب سے مبارک تر ساعت میں مجھ پر احسان کیا کہ شاد الیہ کے آفتاب سعادت سے مجھے برکت ملی اور اس کے احسان و بخشش کے میدان میں میں نے پناہ پائی اور اس کے اس رسالہ پر

---

۱ یعنی اس قدر کا رد ہو سکتا ہے باقی جو خباثتیں ان کے دلوں میں بھری ہیں انہیں خدا جانتا ہے ۱۲

الخبال- وهم غلام احمد قادیانی - ورشید احمد- وخلیل احمد واشرف علی- وخلافهم من اهل الضلال والکفر الجلی- وسود بها وجه ضلالهم المبین- فذکرت عند ذلک قول من اجتباه مولاه لن تزال هذه الامة قائمة علی امر الله لا یضرهم من خالفهم حتی یاتی امر الله- صلی الله وسلم علیه- وعلی اله ومن انتمی الیه فجزی الله مؤلفها حیث قام بهذا الامر الواجب- وکشف بشموسه عن وجه الدین الغیاهب- وقمع ضلال المبطلین- المفسدین عقائد ضعفاء المسلمین عن الاسلام والمسلمین خیر الجزاء- والتی بل رسعوده سیرا فی سماء الشریعة الغراء- ووفقه الی ما یحبه ویرضاه- واناله من الخیر غایة ما یتمناه- امین. اللهم امین. قاله بفمه- وامر برقمه- خادم العلم بالدیار الحرمیة- محمد عابد بن المرحوم الشیخ حسین مفتی السادة المالکیة؛

(محمد عابد بن الشیخ حسین)

۱۱ صورة ما نظم فی سلک التحریر العالم النحریر الصفی الزکی- الذهین الذکی- صاحب التصانیف. والطبع اللطیف مولنا علی بن حسین المالکی. نوره الله بالنور الملکی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

له شاع وذاع الان فی الحجاز الشریف استعمال خلاف بمعنی غیره یقولون جاء فی زید وخلافه ای وغیره اهم

واقف ہو جس نے اپنے ان رسالوں کا خلاصہ ٹھہرایا عقیدے جنہیں قائم کیں۔ اور ان اقسام گمراہی کا حال کھول دیا اور اہل فساد سے صادر ہوئیں۔ اور وہ اہل فساد غلام احمد قادیانی و رشید احمد و خلیل احمد و اشرف علی وغیرہم جیسے کافران گمراہ ہیں۔ اور مصنف نے اس رسالہ سے ان کی صریح گمراہی کا منہ کالا کر دیا۔ تو اس وقت مجھے ان کا کلام یاد آیا جنہیں ان کے مولی نے چن لیا کہ یہ امت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی۔ انہیں نقصان نہ دے گا جو ان کا خلاف کرے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آئے۔ اللہ تعالیٰ ان پر درود و سلام بھیجے اور ان کی آل پر جو ان کے ساتھ نسبت رکھتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ اس مولف کو جس نے یہ فرض ادا کیا۔ اور اپنے آفتاب سے دین کے چہرے سے تاریکیاں دور کیں اور ان اہل بطلان کی گمراہیوں کا قلع قمع کر دیا جو کہ خود مسلمانوں کے عقائد کو بگاڑتے ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے بڑا اجر دے اور اس کی سعادت کا ماہ تمام آسمان شریعت روشن میں چمکتا رکھے اور اسے اپنے محبوب و پسندیدہ باتوں کی توفیق بخشے اور اس کی آسانی انتہا تک اسے خیر عطا فرمائے ایسا ہی کرائے اللہ ایسا ہی کرے۔ اسے کہا اپنے منہ سے اور حکم دیا اس کے لکھنے کا بلاد حرم میں علم کے خادم محمد عابد ابن مرحوم شیخ حسین مفتی سردار ان مالکیہ نے

(مہر: محمد عابد ابن مرحوم شیخ مفتی)

تقریظ فاضل ماہر کامل صاحب صفا و پاکیزگی و فہم و ذکاء صاحب تصانیف و طبع لطیف مولانا علی بن حسین مالکی

اللہ تعالیٰ ان کو نور آسمانی سے منور کرے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اور آپ پر اے بڑی فضیلتوں والے اللہ کا سلام اور اس کی رحمت اور اس کی برکتیں اور اس کی رضا بے شک سب سے زیادہ میٹھی بات اس جلال والے کی حمد ہے جو ہر عیب اور مانند سے

وعليك ايها المفضال سلام الله. ورحمته وبركاته ورضاه - ان
اعذب المقال. حمد ذى الجلال. المنزه عن النقائص والاشباه الذى
ختم الرسالة باكرم رسول اجتباه. ونزهه وسائر رسله من الكذب
والمنقصات. واختصهم من بين مخلوقاته بالاطلاع على المغيبات
فمن الحق بهم ادنى نقص من العباد. فقد صار بالاجماع من اهل
الارتداد. اللهم فصل عليه وسلم. وآله وصحبه وكرم. سيما
بنيات المصطفى. وآله واصحابه اهل الصدق والوفاء. اما بعد
فانه لما من الله على باستجلاء نور شمس العرفان من سماء صفاء
ملتزم الاتقان. من صار محمود نعله. كشاف ايات فضله
وكيف لا وهو مركز دائرة المعارف اليوم. ومطلع كواكب سماء
العلوم فى دار القوم. عضد الموحدين. وعصام المهتدين.
القاطع بصارم البراهين. لسان المضلين الملحدين. والرافع
منار الايمان. حضرة المولى احمد رضاخان. اطلعنى على اوريقات
بين فيها كلام من حدث فى الزمن من ذوى الضلالات. وهم
غلام احمد القاديانى. ورشيد احمد واشرف على وخليل
احمد وخلافهم من ذوى الضلال والكفر الجلى. وان منهم من
تكلم فى حق رب العالمين. ومنهم من الحق النقص باصفيائه
المرسلين. وانه قد ابطل كلام كل من هؤلاء المضلين. برسالة
بما يقدر فيعتمد واضحة البراهين وامرنى بالنظر فى كلام
هؤلاء الغواة وما تستحقه من الادم. فنظرت اطاعة لامره
فى كلامهم فاذا هو كما قال ذلك الهمام يوجب ارتدادهم

پاک ہے جس نے رسالت ختم فرمائی ایسے رسول پر جو سب چنے ہوئے رسولوں سے اکرم ہیں
اور ان کو اپنے رسولوں کو خلاف بیانی اور ہر عیب سے پاک کیا۔ اور تمام مخلوقات میں
اپنے رسولوں کو علم غیب عطا فرمانے سے خاص کیا۔ تو جو شخص ان پر ادنیٰ نقص لگائے
وہ باجماع امت مرتد ہے۔ الٰہی تو ان سب انبیاء اور ان کی آل و اصحاب پر
درود و سلام بھیج اور ان کی عظمت رکھ بالخصوص اپنے نبی مصطفےٰ اور ان کے
آل و اصحاب اہل صدق و وفا پر۔ حمد و صلاۃ کے بعد جبکہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ احسان
کیا کہ اس آسمان صفا سے جسے استوار کاری لازم ہے۔ آفتاب معرفت کا نور مجھے اعلانیہ
نظر پڑا وہ جس کے افعال حمیدہ اس کی آیات فضیلت کے نہایت ظاہر کرنے
والے ہیں اور کیوں نہ ہو۔ حالانکہ وہ آج دائرہ علوم کا مرکز ہے اور نجوم اسلام کے
گھر میں ستارہ ہائے آسمان علوم کا مطلع ہے مسلمانوں کا یاور اور اہل بادیوں کا نگہبان
جنگل کا تیغ براں سے گمراہ گردن بے دینوں کی زبانیں کاٹنے والے ایمان کے
ستون روشنی کا بلند کرنے والا حضرت مولیٰ احمد رضا خاں تو انہوں نے مجھے کچھ اوراق
پر اطلاع دی جن میں ان گمراہوں کے نام بیان کئے ہیں جو ہند میں نئے پیدا ہوئے
اور وہ غلام احمد قادیانی و رشید احمد و اشرف علی و خلیل احمد وغیرہ ہیں جو گمراہی
اور کھلے کفر والے ہیں اور یہ کہ ان میں کوئی تو وہ ہے جس نے خود رب العالمین
کی شان میں کلام کیا۔ اور ان میں کوئی وہ ہے جس نے برگزیدہ رسولوں کو عیب
لگایا۔ اور یہ کہ مصنف نے ان سب گمراہ گردن کے کلام کا رد ایک نادر
طرز اور بلند قدر رسالے میں لکھا ہے جس کی حجتیں روشن ہیں اور مجھے حکم دیا
کہ ان لوگوں کے کلام میں غور کروں اور دیکھوں کہ یہ کس علامت کے مستحق ہیں تو میں
مصنف کا حکم ماننے کے لئے ان لوگوں کے اقوال میں نظر کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ واقعی جس
طرح مصنف بلند ہمت نے بیان کیا ان لوگوں سمجھا قوال ان کا کفر واجب بہ ہے ہیں

فهم يستحقون الوبال. بل هم اسوأ حالا من الكفار ذوى الضلال
فجزى الله هذا الهمام حيث ابطل برسالته قول هؤلاء اللئام
وقام بفرض الكفاية فى هذا القرن العميم الشرور. ونهى المسلمين
عن سفسطة ما صدر من اهل الفجور. عن الاسلام والمسلمين
احسن ما جازى به عباده المخلصين. ووفقه وسدده لاحياء
الشريعة الغراء. واسعده وايده ونصره على هؤلاء الاشقياء
ولازال بدرا ثاقبا له طالعا فى سماء كماله امين. اللهم امين.
والحمد لله على ما اولاه. والصلوة والسلام على خاتم الرسل
الكرام واله والاصحاب. ما تيمن بذكرهم كتاب. قاله بفمه
ورقمه بقلمه. العبد الفقير ذو الاثام محمد على
المالكى مدرس بالمسجد الحرام ابن الشيخ حسين
مفتى المالكية سابقا بالديار الحرمية

(محمد على بن حسين)

ثم امتدح الفاضل العلامة المهدوى حفظه
المولى السبوحى حضرة مصنف المعتمد المستند
كان له الاحد الصمد بقصيدة غراء. وهى هذه كما ترى

ما سمت تتيه بحسنها ما زهت | وحلت وطابت طيبة وتشرفت
وانت تقول لدى افتخار انى | خير البلاد فمكة دونى ثبت
انى احب من البلاد جميعها | لله حقا دعوة الهادى ونت
وبى المطيع تضاعفت حسناته | بزيادة عما بمكة ضوعفت

تو وہ سزاوار عذاب ہیں، بلکہ وہ کافر گمراہوں سے بھی بدتر حال میں ہیں، تو اللہ تعالی نے اس عالی ہمم کو کہ اس نے اپنے رسالوں سے ان کمینوں کے اقوال رد کیئے، اور اس زمانہ جس کا شر عام ہو رہا ہے، فرض کفایہ کی بجا آوری کی اور ان فاجروں نے، جو بے اصل بنائیں جوڑیں مسلمانوں کو ان سے باز رکھا، اسلام و مسلمین کی طرف سے بہتر وہ جزا دے جو اپنے خاص بندوں کو عطا فرمائی، اور اسے اس شریعت روشن کے زندہ کرنے کی توفیق دے اور اس کام کا ٹھیک صلہ کرے، اور اسے سعادت و توفیق بخشے، اور ان بدبخت لوگوں پر اس کی مدد کرے، اور ہمیشہ اس کے اقبال کا ماہ تمام اس کے آسمان کمال میں چمکتا رہے، ایسا ہی کرلے اللہ ایسا ہی کر، اور اللہ ہی کے لئے حمد ہے، کہ اس کو ایسی نعمتیں دیں، اور درود و سلام ان پر جو تمام عزت والے رسولوں کے خاتم ہیں، اور آپ کے آل و اصحاب پر جب تک ان کے ذکر سے کتابیں برکت حاصل کریں، کہا اسے اپنی زبان سے، لکھا اسے اپنے قلم سے، بندہ محتاج و گنہگار محمد علی مالکی مدرس مسجد الحرام ابن الشیخ حسین سابق مفتی مالکیہ، بمکہ مکرمہ نے۔

(مہر: محمد علی بن حسین)

پھر فاضل علامہ ممدوح سلمہ اللہ تعالی نے حضرت مصنف المعتمد المستند دام فضلہ کی مدح میں ایک روشن قصیدہ لکھا کہ ہدیۂ انظار ناظرین ہے،

محبوب تمنا ناز میں طیبہ ہے کہ تیری ترورت	یہ ملاحسن یہ نکہت یہ حلاوت، یہ صفت
کہہ رہا ہے دم ناز شرہ کرمیں ہوں خیر بلاد	میرے اعزاز کے نیچے ہے حرم کی عزت
میں ہوں اللہ کو ہر شہر سے بڑھ کر محبوب	شہد لینے کی برکت ان کی دو گئی برکت
نیکیاں مکہ میں جس درجہ بڑھا کرتی ہیں	مجھ میں ہے اس سے فزوں فضل خدا کی کثرت

وانا السماء تزينت بكواكب — كل الانام بنورها السامی اهتدت

ما البدر بل ما الشمس الا من سنا — تلك الكواكب فی البریة اشرقت

فلذلك الخضراء تُرنح وجهها — وبكت من الغیرا حتی اغرقت

نازالذی قد نال فی بحبیبه — ذی المعجزات فمن بها العلیا ارتقت

بینا انا مضغ لطیب قولها — اذ شمت مكة فی المحاسن اقبلت

تبدی مفاخرها وقالت اننی — ام القری بجمیعها بعدی اتت

انا قبلة للعالمین جمیعهم — وبی المشاعر والمناسك جمعت

لی بیت بارینا الحرام وزمزم — طعم شفا من كل داء تربت

وبی الصفا للطائفین ومروة — ویمین رب الخلق بی قد قبلت

وبی الحطیم ومستجار والمقا — م ومسجد حسناته قد ضوعفت

زادت علی حسنات طیبة[1] ماتهٔ — الف عن الهادی الروایة ایدت

وانا احب الارض للمولی وللمختار عند رواة اثار روت

واتی بانی خیر ارض الله لله العظیم روایة ایضا زهت

انا مطلع للنیرات جمیعها — فبم الفخار لطیبة اذ فاخرت

وانا التی تصدی لقصد انسك محرم قاصدی حتما بما قد اقتت

وانا علی المستطاع حجی واجب — عینا بعمر مرة قد بُرات

وكفایة فی كل عام قد اتی — والسیئات بساحتی قد كفرت

---

[1] طیبة علی زنة سیلة عدل عن الاسم الی الصفة اشارة الی ان التسمیة مبنیة علی الوصف وماتة بالوقف وان كانت مضافة الی الف لما صرح المحروضیون ان كل عروض محل الوقف كما خرب. ولك ان تقرأ طیبة باسكان الیاء الوقف علی التاء وماتة بالاطلاق علی ان زادت بمعنی ازدادت والفاعل ماتة الف فیصیر العروض مفتعلن ۱۲ مصحح

وہ فلک ہوں کہ منور ہے میرے تاروں سے | جملہ عالم میں ہدایت کی چمکتی صورت

ماہ ہیں شعشعہ افشاں ہے انہیں کا پرتو | مہر رخشاں میں درخشاں ہے انہیں کی رنگت

ہے فلک چادر نیلی میں اسی سے روپوش

گریہ ابر سے ہے غرقۂ آب خجلت

کام جاں دیں مرے ارکو خدا کے محبوب | معجزے ڈالے کہ رفعت کو ہے جن سے قدرت

سن رہا تھا یہ مدینہ کی یہ اچھی باتیں | کہ یکایک ہوئی مکہ کی نمایاں طلعت

زیورِ حسن سے آراستہ نازش کرتی | کہ میں ہوں ام قریٰ سب پہ ہے مجھ کو سبقت

خلق کا قبلہ ہوں مجھ میں ہے مشاعر کا ہجوم!

مجھ میں ہے جائے حج و عمرہ و قربان کی کھپت

مجھ میں ہے خانۂ حق بیت معظم زمزم! | ذوق کا ذائقہ، ہر درد کی حکمی حکمت

سعی والوں کے لئے مجھ میں صفا مروہ ہیں | بوسہ دینے کے لئے عکس یمین قدرت

مستجار، اور حطیم، اور قدم ابراہیم | اور مسجد حسنہ جس میں پڑھیں بے منت

عمل طیبہ سے مسجد کا عمل لاکھ گنا

آئی موطا سے روایت بہ سبیل صحت

ہیں حدیثیں کہ مرے مثل کسی خطہ سے | نہ خدا کو ہے محبت، نہ نبی کو الفت!

بہترین ارض خدا نزد خدا ہوں، یہ بھی | اک روایت ہے بہر ناز کے آنچل میں نت

سارے تارے تو میری پاک افق سے چمکے | مجھ پہ نازش کی مدینے کیلئے کون جہت

قاصد حق پہ میرے قصد سے واجب احرام

آسنے میقات تو بن جائے گدا کی صورت

حکم مسطور ہے حق کا کہ ہوا فرض العین | حج مرا عمر میں اک بار جو رکھتا ہو سکت

اور یہ فرض کفایہ ہے، کہ ہر سال ہو حج | میرے دربار میں جزئوں کو ملی محویت

فی کل یوم ینظر الله مولی الی — اهلی برحمته ابتدا قد ثبت

نیعه حتی الناتمین بساحتی — فضلا برحمته ومغفرة وفت

وبکل یوم ستة عشرون من — رحمات مولی الخلق بی قد انزلت

للطائفین وناظرین لکعبة — والراکعین علیهم قد قسمت

انا مهبط الوحی الکریم منهم ال — ایمان والطاعات بی قد نوعت

حبی من الایمان جاء وانفی — النفی کما الکیر الخبائث اذیلت

وانا المقدس ستر الحرام العرش والبلد الامین صلاح اسمائی سمت

بی اکثر القران انزل ربنا — منی سری بدر نارض اشرقت

لما طالت فی تمدح نفسها — قامت وقالت طیبة هی طولت

حسبی بما جزم الانام بانها — خیر البقاع لطیبها ممن حوت

وکم الاصول تشرفت بقبورها — فباحمد اباوره قد شرفت

بی من ریاض الخلد روضة قربة — بی تجدید الدین التی جمعت

بی اربعون من الصلوة برأة — بی منبر الهادی علی حوض ثبت

النفی الخبائث قد اتی کالکیر بی — محراب طه بترغرس فضلت

قال النبی بانها من جنة — وتبقلة من خیر مبعوث حلت

انا طابة انا دار هجرة من سما — بی قربة عن حج بیت قدامت

وبی الاساءة لا یضاعف ذنبها — اما بمکة فالاساءة ضوعفت

منی قبور الصالحین وعترة — اصفوا ضیاء الارض منهم نورت

لما سمعت مقال کل منهما — قلت اطلبا حکما عد التزمت

فاخبرة مولی المعارف والهدی — رب البلاغة من بالدنیا زهت

ذا عفة ذا حرمة عند الملا — ذا فطنة منها العلوم تفجرت

مجھ میں جبتک جو بسے سپہ ہو بسر روز مدام — اتراز میرے مولی کی نگاہ رحمت
وہ بھی عام ایسی کہ جو مجھ میں پڑے سوتے ہیں — دفتر بخشش و رحمت ہیں ہو ان کی بھی نکہت
ایک سو بیس ہیں خاص اسکی نظر کے ہیں کرم — روز اترتی ہیں جو مجھ میں پئے اہل طاعت
اہل طوف، اہل نماز، اہل نظر یعنی جو — ٹکٹکی باندھے ہیں مجھ پر یہ بہ شان رحمت
ضبط وحی ہوں میں، مظہر ایمان ہوں میں — مجھ میں ہر گونہ ہیں طاعات الٰہی ثبت
جزو ایمان ہے محبت میری، میں کرتا ہوں — دور ناپاکیوں کو کورۂ حداد عفت
پاک و ذی حرمت و عرش و بلد امن و صلاح — میرے اسماء ہیں، معلی میرے نام و نسبت
مجھ میں ہی اترا ہے قرآں کا اکثر حصہ — مجھ سے ہی چاند کا اسرا اٹھا کہ چمکی چھ جہت
جب کہ مکہ نے کی یہ اپنی شان میں تطویل — اٹھ کے طیبہ نے کہا تا بکجا طول صفت
مجھ کو یہ تربت اطہر ہی کفایت ہے کہ ہے — بہتریں بقعہ بجزم علمائے امت
کتنی اصلوں نے شرف فرع سے پایا جیسے — مصطفیٰ سے ہوئی آبائے نبی کی عزت
مجھ میں کامل نہ ہوا دین، مجھ میں ہوئیں جمع آیات — مجھ میں وہ خلد کی کیاری ہے ریاض قربت
مجھ میں چالیس نمازیں ہیں برات اخلاص — مجھ میں منبر جو بچھے گا لب حوض رحمت
ہر نجس دور کردوں، مجھ میں ہے محراب حضور — مجھ میں وہ پاک کنواں غرس ہے جسکی شہرت
کر دیا شہد لعاب دہن شہ نے جسے — جس کو آئی ہے شہادت کہ ہے یہ آب جنت
مجھ میں تربت وہ ہے جو جس پہ مقدم ٹھہری — میں ہوں طابہ میں ہوں طٰہٰ کا وطن ہجرت
کہ میں حرم بھی ہو ایک کا لاکھ، اور مجھ میں — ایک کا ایک ہے مجھ میں ہے عاصی کی بچت
مجھ میں صدیق ہیں فاروق ہیں آل شہ ہیں — جن ستاروں سے چمکا کہ زمیں کی قسمت
باتوں دونوں کی ہیں سن سکتے ہو اعراض گناہ — فیصلے کے لیے چاہو جو حکم بآمدت
رب ہوا غرت کا، عمارت کا، ہدی کا مولیٰ — صاحب علم کہ دنیا کا ہے ناز و نزہت
عفت اور مجمع وہ مشہد ہیں وہ عزت والا — جس سے علم کے دال پہنچے ہیں ایسی فطنت

شرح المقاصد فهو سعد الدين | بن كانه شرح المواقف فانجلت
عضد الهدى اين فخرنا محمود نعل زانه كشاف اى احكمت
ابدى معانى المشكلات بيانه | بيد يعم منطقة الجواهر نظمت
ايضاحه بدلائل الاعجاز اسرار البلاغة منه حقا اسفرت
فالاو من هو قد تو ثقنا به | قلت العزيز و من به التقوى صفت
محيى علوم الدين احمد سيرة | عدل رضا فى كل نازلة عرت
مولى الفضائل احمد المدعو رضا | خان البريلوى من به الخلق اهتدت
قال وانعم بالحكيم ذى التقى | نعلى تقدمه البرية اجمعت
الطيب بن الطيب بن الطيب بن ذوى الرمدى ايات رفعته رقت
فابن العماد عماده من كشفت ذا | حجابها حجر ابن حجة ادحضت
قاضى القضاة فما الخفاجى عنده | الا كبدر دون شمس اشرقت
املى العلوم فهل سمعت بمثله | املى وذا اياته قد شوهدت
لازال بدر كمالة يسما عز | زجلا له يهدى العبادا ذا عوت
صلى وسلم ربنا الهادى على | رب الكمال ومن به الخلق احتمت

تمت

بحمد الله وعونه وحسن توفيقه
وصلى الله على من جعله هاديا
لطريقه وآله

محمد على
بن حسين

١٢ صورة ما املاه الشاب التقى. المحصل المتزفى
ذو الجمال والزين. مولانا جمال بن محمد بن حسين

اس نے کی ہے شرحِ مقاصد وہ ہوا سعد الدین ذہن سے کشف کئے موقفِ دین و ملت

وہ ہدایت کا عقد فخر وہ محمود فعال وہ جو کشافی قرآن میں ہے، محکم آیت

مشکلات اس سے کھلے اس کا بیان ایسا بدیع جس کی لڑیوں سے جواہر کو ہے زیب و زینت

اس سے اعجاز و دلائل کا منور الایضاح اس سے اسرارِ بلاغت کی جلا ہے ریبت

بولے وہ کون ہے ہم جانتے ہیں ہیں نے کہا وہ معزز کہ ہے تقوے کی صفا و صفوت

دین کے علموں کا زندہ کن احمد سیرت وہ رضا حاکم مرجع سادتہ، صورت

وہ بریلی وطن احمد وہ رضا رب کمال خلق کو جس سے ہدایت کی ملی ہے دولت

دونوں بولے کہ خوشا حاکم صاحب تقوے جس کی سبقت پہ ہے اجماع جہاں کی حجت

طیب طیب طیب خلقت اہل ہدی جس کی آیات بلندی ہیں سماں کے رفعت

وہ حجج کھولے ہیں، کہ معتمد ابن عماد ابن حجہ کی حجج جن سے ہوئے حرفِ غلط

شرع کا حاکم بالا، کہ خفاجی کا کمال اس کے خورشید سے لکھتا ہے، قمر کی نسبت

یاد ہر علم لکھائے کوئی اس کا سا سُنا صاحب فضل اور اسکی تو ہے مشہور آیت

دائما بدر کمال اس کا سمائے عز پہ ہادیٔ خلق ہو جب چھائے فتن کی ظلمت

ربِ افضال پہ ہادی کے درود اور سلام جن کے سائے میں پناہ گیر ہے ساری خلقت

آل و اصحاب پہ جبتک کہ گلستاں میں رہے گریۂ ابر سے کلیوں میں تبسم کی صلوت

تمام ہوا قصیدہ اللہ کی حمد وہ زود خوبی توفیق سے اور اللہ تعالیٰ درود بھیجے ان پر جن کو اپنی راہ کا ہادی بنایا، اور ان کی آل پر

محمد علی
بن حسین

تقریظ جوان صالح، صاحب تحصیل و ترقی و جمال وزینت مولانا جمال بن محمد بن حسین، اللہ تعالیٰ انہیں

نزهه الله عن كل شين ـ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ـ وجعله خاتما لرسله وهاديا الى صراط المستقيم لكافة الخلق ـ وجعل ورثة الانبياء علماء دينه القويم ـ الذابين عن الحق غياهب الاشقياء ـ والصلوة والسلام على سيد الانام ـ وآله الكرام ـ واصحابه الفخام ـ اما بعد فانى قد اطلعت على كلام المضلين الحادثين ـ الآن فى بلاد الهند فوجدته موجبا لردتهم واستحقاقهم للخزى المبين ـ وهم اخزاهم الله تعالى غلام احمد القاديانى ـ ورشيد احمد ـ واشرف على ـ وخليل احمد وخلافهم من ذوى الضلال والكفر الجلى ـ فجزى الله حضرة ذى الاحسان ـ المولى احمد رضا خان ـ عن الاسلام والمسلمين احسن الجزاء ـ حيث قام بفرض الكفاية ورد عليهم بالرسالة المسماة بالمعتمد المستند ذابا عن الشريعة الغراء ـ وفقه لما يحبه ويرضاه وبلغه من الخير ما يتمناه ـ امين ـ الله ارحم الراحمين ـ وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم ـ قاله بفمه وامر برقمه ـ احد المدرسين بالديار الحرمية محمد جمال حفيد المرحوم الشيخ حسين مفتى المالكية سابقا ۔

محمد جمال بن محمد

صورة ما كتبه جامع العلوم ـ وبالغ الفهوم ـ حائز العلوم النقلية ـ وفائز الفنون العقلية ـ الرهين ـ اللين

ہر نقص سے منزہ رکھے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

سب خوبیاں اس خدا کو جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا، اور ان کو اپنے سب رسولوں کا خاتم اور تمام جہان کے لئے سیدھی راہ کا ہادی کیا، اور ان کے دین محکم کے علماء کو انبیاء علیہم السلام کا وارث بنایا، جو حق سے بدعتوں کی اندھیریوں کو دور کرتے ہیں، اور درود وسلام جہان کے سردار اور ان کی عزت والی آل اور عظمت والے اصحاب پر، بعد حمد وصلوٰۃ میں ان گمراہ گروں کے اقوال پر مطلع ہوا جو ہند میں اب پیدا ہوئے ہیں، تو میں نے پایا، کہ ان کے اقوال ان کے مرتد ہو جانے کے موجب ہیں جس نے انہیں صریح رسوائی کا مستحق کر دیا، اور وہ انہیں اللہ رسوا کرے، غلام احمد قادیانی، اور رشید احمد اور اشرف علی اور خلیل احمد وغیرہ ہیں، جو کھلے کفر و گمراہی والے ہیں، تو اللہ تعالیٰ حضرت صاحب احسان مولیٰ احمد رضا خان کو اسلام اور مسلمین کی طرف سے سب میں بہتر جزا عطا فرمائے، کہ اس نے فرض کفایہ ادا کیا، اور رسالہ المعتمد المستند میں ان کا رد لکھا، شریعت روشن کی حمایت کرتا ہوا، اور اسے اپنی محبوب و پسندیدہ باتوں کی توفیق دے، اور اس کے سب مراد اسے خیر عطا فرمائے، ایسا ہی کر اسے اللہ ایسا ہی کر، اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلے اللہ علیہ وسلم، اور ان کے آل واصحاب پر درود بھیجے، اسے کہا اپنی زبان سے، اور لکھنے کا حکم دیا،

بلاد حرم کے ایک مدرس یعنی محمد جمال نبیرہ مرحوم شیخ حسین نے جو مالکیہ کے مفتی تھے۔

(مہر: محمد جمال بن محمد)

تقریظ جامع علوم منبع فہوم محیط علوم نقلیہ مدرک فنون عقلیہ خوش خو نرم مزاج، صاحب خشوع و تواضع، نادر

الخاشع المتواضع۔ نادرۃ الزمان۔ مولنا الشیخ اسعد بن احمد الدھان۔ المدرس بالحرم الشریف۔ دام بالفیض والتشریف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حمدا لمن ابد الشریعۃ المحمدیۃ علی مدی الایام۔ واید الملۃ الحنیفیۃ بالسنۃ اقلام العلماء الاعلام۔ وقیض لھا فی کل عصر من الاعصار حماۃ وانصار۔ ذوی عزائم واخطار۔ یحمون حوزتھا ولیقولون صولتھا۔ ویقررون حجتھا۔ ویوضحون محجتھا۔ وھکذا فی کل عصر یتجدد النصر۔ ویحصل للعدو القھر۔ حتی یتم الامر والصلوۃ والسلام علی من سن سنۃ الجھاد۔ وامر بتجرید سیوف الحجج من الاغماد۔ لردع اھل الکفر والعناد۔ والبغی والفساد۔ وعلی الہ واصحابہ الذین ھم لحزب اللہ نجوم۔ ولحزب الشیطان الخاسر رجوم۔ وبعد فقد اطلعت علی ھذہ الرسالۃ الجلیلۃ التی الفھا نادرۃ الزمان۔ ونتیجۃ الاوان۔ العلامۃ الذی افتخرت بہ الاواخر علی الاوائل۔ والفھامۃ الذی ترک بتبیانہ سحبان باقل۔ سیدی وسندی۔ الشیخ احمد رضاخان البریلوی۔ مکن اللہ من رقاب اعادیہ حسامہ۔ ونشر علی ھام عزہ اعلامہ فوجدتھا حصنا مشیدا۔ علی الشریعۃ الغراء۔ رفعت علی دعائم الادلۃ التی لا یاتیھا الباطل من بین یدیھا ولا من خلفھا۔ ولا تزعزعھا شبہ الملحدین للقیام لدیھا۔ فانھا متواریۃ من خوفھا۔ سلت صوارم الحجج القطعیۃ علی عقائد الکافرین۔ ودمت بشھبھا

روزگار مولانا شیخ اسعد بن احمد دہان مدرس حرم شریف دام بالفیض والتشریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

حمد کرتا ہوں میں اس کے لئے جس نے رہتی دنیا تک شریعت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہمیشگی دی، اور مشاہیر علماء کے نیزہائے قلم سے ملت اسلام کی تائید کی، اور ہر زمانہ میں اس کے حامی ومددگار مقرر فرمائے جو عزیمتوں اور شرف والے ہیں. کہ اس کے حرم کی حمایت کرتے ہیں، اور اس کے حملے کو قوت دیتے ہیں، اور اس کی حجتوں کی تقریر کرتے ہیں، اور اس کی راہ کشادہ کو روشن کرتے ہیں، اور ایسے ہی ہر زمانہ میں مددگار باقی رہے گی، اور دشمن پر قہر ہوتا رہے گا، یہاں تک کہ حکم الٰہی پورا ہو اور درود وسلام ان پر جنہوں نے دین میں راہ جہاد نکالی، اور حکم دیا، کہ حجتوں کی تلواریں کافروں اور معاندوں اور سرکشوں مفسدوں کے جھگڑنے کو نیام سے برہنہ کی جائیں، اور انکے آل واصحاب پر جو گروہ الٰہی کے لئے رہنما ستارے ہیں، اور گروہ شیطان زیاں کار کو مردود ومطرود کرنے والے ہیں حمد وصلوٰۃ کے بعد میں اس عظمت والے رسالہ پر مطلع ہوا جس کا مصنف نادر روزگار و خلاصہ لیل ونہار ہے، وہ علامہ جس کے سبب پچھلے اگلوں پر فخر کرتے ہیں، اور جلیل فہم والا جس نے اپنے بیان روشن سے سحبان فصیح البیان کو باقل بے زبان کر چھوڑا، میرا سردار اور میری سند حضرت احمد رضا خان بریلوی اللہ تعالیٰ اس کے دشمنوں کی گردنوں اسکی تلوار کو قابو دے، اور اس کے سر عزت پر اس کے نشانوں کو کشادہ کرے، تو میں نے اس رسالہ کو نورانی شریعت کا محکم قلعہ پایا جوان دلیلوں کے ستونوں پر بلند کیا گیا ہے، کہ باطل کو نہ ان کے آگے راہ ہے، نہ پیچھے، اور بدعتیوں کے شبہے اس کے سامنے ٹھہرنے کو راہ نہیں سکتے، کہ وہ اس کے خوف سے چھپے ہوئے ہیں اس رسالہ نے قطعی حجتوں کی تلواریں کافروں کے عقیدوں پر کھینچیں، اور اپنے

شیاطین المبطلین - خفضت هامهم بذلك السیف المسلول و
اشهرت فضیحتهم بین ارباب العقول - حتی ظهر ظهور الشمس
فی رابعة النهار ارتدادهم - اولئك الذین لعنهم الله فاصمهم
واعمی ابصارهم - وتحقق بما اعتقدوه انسلاخهم من الدین
القویم - اولئك الذین لهم فی الدنیا خزی ولهم فی الاخرة عذاب
عظیم - فلعمری ان هذا لهو التالیف الذی یفتخر به العالمون - و
لمثل هذا فلیعمل العاملون - فجزی الله مؤلفها عن الاسلام و
المسلمین خیرا فانه قلد اجیادهم قلائد النعم - ونصر الدین
بما احکم من محکم هذا التالیف الذی بادحاض حجة الخصم
حکم - لازالت ایامه مشرقة السنا - وبابه کعبة الامام والمنی -
ما ترنم بمدحه مادح - وصدح بشکره صادح - وصلی الله علی
سیدنا محمد وعلی آله وصحبه وسلم - قاله بفمه - ورقمه بقلمه - خادم
الطلبة - راجی الغفران - اسعد بن
احمد الدهان عفا الله عنه - و
علیکم السلام ورحمة الله وبرکاته

الراجی الغفران
اسعد الدهان

۳ / صورة ما قرظ به الفاضل الادیب - الاریب اللبیب الجناب
الکاتب - الرفیع المراتب - حسنة الاوان - مولانا الشیخ
عبد الرحمن الدهان - دام بالمن والاحسان.

بسم الله الرحمن الرحیم

روشن ستاروں سے بطلان والے شیطانوں پر تیر اندازی کی، اس تیغ برہنہ سے ان کے سر
نیچے کئے گئے، اور عقلا میں ان کی رسوائی مشہور ہوئی، یہاں تک کہ ان لوگوں کا مرتد ہونا
پہرون چڑھے کے آفتاب کی مانند روشن ہوگیا، وہ لوگ وہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی تو
انہیں بہرا کردیا، اور ان کی آنکھیں اندھی کردیں، اور ان کے عقیدوں سے ثابت ہوگیا کہ وہ
اس دین صحیح سے بالکل نکل گئے، ان لوگوں کو دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بڑا عذاب ہے
مجھے اپنی جان کی قسم یہ وہ تصنیف ہے جس پر علماء ناز کریں، اور عمل کرنے والوں کو ایسا
ہی عمل کرنا چاہیے، تو اللہ تعالیٰ اسلام و مسلمین کی طرف سے اس کے مؤلف کو جزائے خیر
دے، کہ اس نے مسلمانوں کی گردنوں میں نعمتوں کی حمائلیں ڈالیں، اور اس نے دین کو نصرت
دی، اس مضبوط تالیف کے استوار کرنے سے جو حجت مخالف کو پامال کرنے کی حاکم ہوئی
ہمیشہ ان کے دلائل کی روشنی چمکتی رہے، اور ہمیشہ اس کا دروازہ کعبہ مرادات ومقاصد
رہے، جب تک مدح کرنے والے اس کی مدح کی نغمہ سرائی کریں، اور جب تک کوئی اعلان
کرنے والا اس کے شکر کا اعلان کرے، اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اور ان کے آل واصحاب پر درود وسلام بھیجے، کہا اسے اپنی زبان سے
اور لکھا اسے اپنے قلم سے، طالب علموں کے خادم بخشش کے امیدوار
اسعد بن دہان نے عفی اللہ عنہ اور آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت وبرکات

(مہر: راجی الغفران / اسعد الدہان)

تقریظ فاضل ادیب ذی عقل ہوشمند دانائے حساب و کتاب بلند ہمت یگانۂ روزگار مولانا شیخ عبد الرحمن دہان

(ہمیشہ احسانات ونیکوئی کے ساتھ رہیں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی اقام فی کل عصر اقواما وفقهم لخدمته وایدهم
لدی مناضلة الملحدین بنصرته والسلام والصلوٰة علی سیدنا
محمد الذی اذل ببعثته اهل الکفر والطغیان وعلی اٰله واصحابه الذین
اخمدوا نار الجهل فظهر نور الیقین واضح العیان۔ وبعد فلاشک
ان القوم المسئول عنهم اهل الحمیة الجاهلیة مارقون من الدین
کما یمرق السهم من الرمیة۔ مستحقون فی الدنیا ضرب[1]
الرقاب۔ ولهم یوم العرض والحساب۔ اشد العذاب۔ فلعنهم الله
واخزاهم۔ وجعل النار مثواهم۔ اللهم کما وفقت من اختصصته
من عبادک لقمع هؤلاء الکفرة المتمردین۔ واهلته للذب عما

---

[1] اعلم ان ضرب الرقاب فی الدنیا انما هو الی الحکام کما ان التعذیب فی
العقبی لیس الا بید ذی الجلال والاکرام۔ اما غیر السلاطین وولاة الامور
فانما وظیفتهم الرد باللسان والطرد بالبیان وتحذیر المسلمین عن مخالطة
الشیاطین ورفع الامر الی ولاة الامر ولا یکلف الله نفسا الا وسعها۔ بل
قد صرحوا فی الکتب الفقهیة ان من قتل مرتدا بدون اذن سلطان
یعزره السلطان هذا فی الممالک الاسلامیة فکیف بغیرها فانه تقتله الحکام ان قتل المرتد
فیکون فیه القاء بالایدی الی التهلکة والله تعالی یقول لا تلقوا بایدیکم الی التهلکة
وفیه تعریض نفس المسلم للقتل بنفس کافرة وفی حدیث عمرو وعبد الله بن عمر
رضی الله تعالی عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لزوال الدنیا
اهون علی الله من قتل رجل مسلم رواه الترمذی والنسائی فلیتنبه
لذلک فانما وضعت هذه الاحکام انما هی للسلاطین والحکام کما
صرح به فی نفس هذه التقاریظ عدة اعلام۔

سب خوبیاں اس خدا کو جس نے ہر زمانہ میں کچھ لوگ قائم کئے جن کو اپنی خدمت کی توفیق بخشی
اور بیدینوں کی منازعت کے وقت اپنی مدد سے ان کی تائید کی، اور صلوۃ وسلام ہمارے
سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جن کی بعثت نے کافروں اور سرکشوں کو ذلیل کر دیا، اور ان
کے آل واصحاب پر جنہوں نے جہل کی آگ بجھا دی، تو یقین کا نور آنکھوں دیکھا روشن ہو گیا
حمد وصلوۃ کے بعد کوئی شک نہیں، کہ وہ قوم جن کے حال سے سوال ہے، زمانہ کفر صریح کی پہنچ
والے ہیں، دین سے نکل گئے ہیں، جیسے تیر نکل جاتا ہے نشانہ سے، دنیا میں اس کے مستحق ہیں، کہ
سلطان اسلام ان کی گردنیں مارے، اور اللہ عزوجل کے حضور پیشی اور حساب کے دن سخت تر
عذاب کے سزاوار اللہ ان پر لعنت کرے اور ان کو رسوائی دے، اور ان کا ٹھکانہ دوزخ کر دے
الٰہی جس طرح تو نے اپنے خاص بندے کو ان سرکش کافروں کی بیخ کنی کی توفیق دی، اور اسے

لے جان لیجئے کہ دنیا میں گردنیں مارنا بس حکام ہی سپرد ہے، نہ عام رعایا کے جس طرح آخرت میں عذاب
دنیا صرف ذوالجلال والاکرام کے ہاتھ ہے، اور جو لوگ سلاطین وحکام کے سوا ہیں ان کا فرض فقط
زبان سے رد اور بیان ہے، جھڑکنا اور اہل اسلام کو شیاطین کے میل جول سے بچانا ہے، اور
اور کام حکام تک پہنچانا ہے، اللہ تعالیٰ کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا، مگر اس کے بوتے بھر بلکہ
حقیقۃً فقہائے کرام نے کتب فقہ میں مصرح ارشاد فرمایا ہے، کہ جو کسی مرتد کو بے حکم بادشاہ
کے قتل کر دے، اسے بادشاہ سزا دے، جب ممالک اسلامیہ میں یہ حکم ہے، تو ان کے ماسوا میں
کیسے نہ ہو گا، کیونکہ مرتد کے قاتل کو غیر مسلم حکام یقینی قتل کر دیں گے تو اس قتل مرتد میں اپنے ہاتھوں
اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالنا ہے، اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے ہاتھوں اپنی جان ہلاکت میں نہ ڈالو
اور اپنے نفس مسلم کو ایک کافر جان کے عوض قتل میں پیش کرنا ہے، سیدنا عمرو سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما
کی حدیث میں ہے، فرمایا ارشاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یقیناً ساری دنیا کا زوال اللہ کے نزدیک کسی مسلمان
شخص کے مارے جانے سے بہت ہلکا ہے ترمذی نسائی وغیرہ نے اسے روایت فرمایا، تو اس بات کے نکتہ پر خوب
ہشیار رہیے کہ جہاں کہیں (اس رسالہ میں) یہ احکام واضح ہوئے ہیں خاص بادشاہان زمانہ وحکام ہی کے لئے ہیں
چنانچہ آقا ولظام محمد علمائے اعلام نے اس کی تصریح فرما دی ہے ۔

يدعوا اليه النبى الامين۔ فانصره نصرا تعز به الدين و تخزى به عدو
وكان حقا علينا نصر المؤمنين۔ لاسيما عمدة العلماء العاملين۔ زبدة
الفضلاء الراسخين۔ علامة الزمان۔ واحد الدهر والاوان۔ الذى
شهد له علماء بلد الحرام۔ بانه السيد الفرد الامام۔ سيدى وملاذى
الشيخ احمد رضا خان البريلوى متعنا الله بحياته والمسلمين
ومنحنى هديه فان هديه هدى سيد المرسلين۔ وحفظه من
جميع جهاته على رغم انوف الحاسدين۔ ربنا لا تزغ قلوبنا
بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب
وصلى الله تعالى على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه وسلم
قاله بفمه۔ ورقمه بقلمه۔ معتقدا
بجنانه۔ الراجى من ربه الغفران
عبد الرحمن بن المرحوم احمد الدهان۔

عبد الرحمن
بن
احمد الدهان

صورة ما سطره الفاضل المستقيم على الدين القويم
والحق القديم۔ المدرس المدرسة الصولتية بمكة
المحمية مولانا الشيخ محمد يوسف الافغانى حفظه بالسبع المثانى

بسم الله الرحمن الرحيم

سبحانك يامن تفردت بالكبرياء و تنزهت عن سمة النقص و
والكذب والفحشاء۔ احمدك حمد من اعترف بعجزه۔ واشكرك
شكر من توجه اليك باسره۔ واصلى واسلم على سيدنا محمد

تو نے اس قابل کیا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس دین کی طرف بلاتے ہیں۔ اس کے
مخالفوں کو دفع کرے یونہیں اس کی وہ مدد کر جس کے سبب تو دین کو عزت دے اور جس سے
تو اپنا یہ وعدہ پورا کرے کہ مسلمانوں کی مدد کرنے کا ہم پر حق ہے۔ بالخصوص علما ان کا معتمد اور رسوخ والے
فاضلوں کا خلاصہ علامہ زمان یکتائے روزگار جس کے لئے علمائے مکہ معظمہ گواہی دے رہے ہیں کہ وہ
سردار ہے بے نظیر بے امام ہے میرے سردار اور میرے جائے پناہ حضرت احمد رضا خاں بریلوی
اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو اس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے اور مجھے اسکی روش
نصیب کرے کہ اس کی روش سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روش ہے اور حاسدوں
کی ناک خاک میں رگڑنے کو شش جہت سے اس کی حفاظت کرے الٰہی ہمارے دل
کج نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت فرمائی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت بخش بیشک تو ہی ہے
بہت بخشنے والے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے آل واصحاب پر
درود وسلام بھیجے۔ اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا۔ اپنے دل
سے اعتقاد کرتا ہوا اپنے رب کے مغفرت کے امیدوار عبدالرحمن بن مرحوم احمد دہان نے

عبدالرحمن دہان

۱۴

تقریظ ان فاضل کی جو دین راست وحق قدیم پر مستقیم ہیں مکہ معظمہ میں مدرسہ صولتیہ کے مدرس مولانا محمد یوسف افغانی قرآن عظیم کے صدقے میں ان کی نگہبانی ہو،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکی ہے تجھے اے وہ جو بڑائی میں یکتا ہے اور ہر نقص و کذب و نا سزا بات داغ سے تو ستھرا
ہے میں تیری حمد کرتا ہوں اس کی سی حمد جو اپنی عاجزی کا مقر ہوا اور تیرا شکر کرتا ہوں اس
کا سا شکر جو ہمہ تن تیری طرف متوجہ ہوا اور میں درود و سلام بھیجتا ہوں ہمارے سردار

خاتم انبیائک وخلاصۃ اهل ارضک وسمائک۔ وآله واصحابه عمدة اصفیائک۔ ومن تبعهم باحسانک الی یوم لقائک۔ وبعد فانی قد اطلعت علی هذه الرسالۃ التی الفها الفاضل العلامۃ۔ والحبر الفهامۃ۔ المستمسک بحبل الله المتین۔ الحافظ منار الشریعۃ والدین من قصرت لسان البلاغۃ عن بلوغ شکره وعجز عن القیام بحقه وبره۔ الذی افتخر بوجوده الزمان۔ مولانا الشیخ احمد رضا خان لازال سالکا سبیل الرشاد وناشرا لویۃ الفضل علی رؤس العباد۔ و ادامه الله للذب عن الشریعۃ الغراء۔ ومکن حسامه من رقاب الاعداء۔ فوجدتها قد هدمت معظم ارکان عقائد المفسدین۔ المرتدین۔ الذین ارادوا ان یطفئوا نور الله بافواههم ویابی الله الا ان یتم نوره ارغاما لانوف الحاسدین۔ وقد اودعت الحکمۃ وفصل الخطاب۔ اذ هی مسلمۃ عند اولی الالباب۔ ولا عبرة بمن انکر علیها ممن اضله الله۔ وختم علی سمعه وقلبه وجعل علی بصره غشاوة فمن یهدیه من بعد الله۔ شعر

قد تنکر العین ضوء الشمس من رمد ۔۔۔ وینکر الفم طعم الماء من سقم

والله انهم قد کفروا۔ وعن ربقۃ الدین قد خرجوا۔ فتعسا لهم و اضل اعمالهم۔ اولئک الذین لعنهم الله فاصمهم واعمی ابصارهم نسأله السلامۃ من تلک الاعتقادات۔ والعافیۃ من هاتیک الخرافات فجزی الله مؤلفها عن المسلمین خیر الجزاء۔ والعم علینا وعلیه بحسن اللقاء۔ امین۔ یا رب العالمین۔ قاله بفمه ورقمه بقلمه معتقد الرحمانیۃ۔ اضعف خلق الله۔ خادم طلبۃ العلم محمد

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیرے انبیاء کے خاتم اور تیرے زمین و آسمان میں والوں سب کے خلاصے

اور ان کے آل و اصحاب پر کہ تیرے چنے ہوؤں کی خلاصہ ہیں اور ان سب پر جو نکوئی کے

ساتھ ان کے پیرو ہوئے تجھ سے ملنے کے دن تک حمد و صلاۃ کے بعد میں اس رسالہ پر مطلع

ہوا جسے فاضل علامہ دریائے فہامہ نے تصنیف کیا جو اللہ کی مضبوط رسی تھامے ہوئے ہے دین

و شریعت کے ستون روشنی کا محافظ نگہبان وہ کہ زبان بلاغت جس کا شکریہ پورا ادا کرنے میں قاصر و

اس کے حقوق و احسانات کی خدمت سے عاجز ہے وہ جس کے وجود پر زمانہ کو ناز ہے: مولانا حضرت احمد

رضا خاں وہ ہمیشہ راہ ہدایت چلتا رہے اور بندوں کے سروں پر فضل کے خزانے پھیلاتا رہے! وہ شریعت کی

حمایت کے لئے اللہ تعالیٰ اسے ہمیشہ رکھے اور اس کی تلوار کو دشمنوں کی گردنوں میں جگہ دے تو میں

نے اسے پایا کہ ان مفسدوں مرتدوں کے عقیدوں کے بڑے بڑے ستون ڈھا دیے

جنہوں نے چاہا تھا کہ اپنے منہ سے اللہ کا نور بجھا دیں۔ اور اللہ نہیں مانتا مگر اپنے

نور کا پورا کرنا حاسدوں کی ناک خاک میں رگڑنے کو اور بے شک اس رسالہ میں حکمت اور ستھرو

نوک بات امانت رکھی گئی۔ اس لئے کہ اہل عقل کے نزدیک وہ قبول ہے اور وہ جسے اللہ نے

گمراہ کیا اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ایسوں میں سے

جو اس رسالہ پر انکار کرے اس کا کیا اعتبار کہ اسے کون راہ دکھائے خدا کے سوا شعر

دکھتی ہوئی آنکھوں کو برا لگتا ہے سورج بیمار زبانوں کو برا لگتا ہے پانی۔

خدا کی قسم وہ کافر ہو گئے اور دین سے نکل گئے انہیں ہلاکی ہو خدا ان کے اعمال

برباد کرے وہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی اور کان بہرے کر دیئے اور

آنکھیں اندھی ہم خدا سے سوال کرتے ہیں کہ ایسے اعتقادوں سے ہمیں بچائے اور ان خرافات

سے ہمیں عافیت دے اللہ تعالیٰ اس کے مولف کو مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے

ہمیں اور اس کو حسن و خوبی دیدار الٰہی کی نعمت دے ایسا ہی کرے سارے کے مالک

اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا اپنے دل سے اعتقاد رکھا ضعیف [illegible]

یوسف الافغانی۔ بلغہ اللہ الامانی ؛

صورۃ ما رقمہ ذوالفضل والجاہ۔ اجل خلفاء الحاج المولوی الشاہ امداد اللہ۔ مدرس الحرم الشریف و المدرسۃ الاحمدیۃ۔ بمکۃ المحمیۃ۔ مولنا الشیخ احمد المکی الامدادی۔ لازال محفوظا بامداد الہادی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لہ الحمد والالاء من شید ارکان الاسلام ونصب اعلامھا۔ و ضعضع بنیان الشام ونکس ارکامھا۔ وجعل سیدنا محمدا المرسل قفلا والانبیاء ختامھا۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ۔ الہ واحد صمد تنزہ عن جمیع النقائص وعما یتفوہ بہ اھل الزیغ والشرک۔ تعالی اللہ عما یقول الظالمون۔ واشھد ان سیدنا ومولانا محمد اخیر الخلق قاطبۃ الذی خصہ اللہ بعلوم ما کان وما یکون۔ وھو الشفیع المشفع وبیدہ لواء الحمد۔ آدم ومن دونہ تحت لوائہ یوم یبعثون۔ وبعد فیقول العبد الضعیف الراجی لطف ربہ اللطیف۔ احمد المکی الحنفی القادری۔ الچشتی الصابری الامدادی۔ انی اطلعت علی ھذہ الرسالۃ۔ المشتملۃ علی اربع توضیحات المؤیدۃ بالادلۃ القاطعۃ۔ والبراھین البرھنۃ بالکتاب والسنۃ۔ کانھا اسنۃ فی قلوب الملحدین۔ فرایتھا صمصاما ماضیۃ علی رقاب الکفرۃ الفجرۃ الوھابیین۔ فجزی اللہ مؤلفھا

خدا طالب علموں کے خادم محمد یوسف افغانی نے اللہ تعالیٰ اسے آمد و دُن کو بہو نجائے

تقریظ صاحب فضیلت و وجاہت اجل خلفائے حاجی مولوی شاہ امداد اللہ صاحب حرم شریف میں مدرسہ احمدیہ کے مدرس مولانا شیخ احمد مکی امدادی بمدد الٰہی

ہمیشہ محفوظ رہیں،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسی کے لیے حمد و احسانات ہیں جس نے اسلام کے ستون محکم کیے اور اس کے نشان قائم فرمائے کمینوں کی عمارت ہلا دی اور ان کے پاؤں سے اکھیڑ کر دیئے اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دروازۂ نبوت کا بند کرنے والے اور انبیاء کا خاتم کیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ایک اکیلا اس کا کوئی ساجھی نہیں خدا یگانہ صمد پاک ہے سب عیبوں اور ان بری باتوں سے جو کجی اور شرک والے بکتے ہیں۔ اللہ بلند و بالا ہے ان باتوں سے جو ظالم کہتے ہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار مولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام مخلوقات الٰہی سے بہتر ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے جو کچھ ہو گزرا اور جو کچھ ہمیشہ ہونے والا ہے سب کے علم کے ساتھ مخصوص کیا اور وہ شفیع ہیں اور ان کی شفاعت قبول ہے اور انہیں کے ہاتھ حمد کا نشان ہے آدم اور ان کے بعد جتنے ہیں سب قیامت کے دن حضور ہی کے زیر نشان ہوں گے علیہم الصلاۃ والسلام حمد و صلاۃ کے بعد کہتا ہے بندہ ضعیف اپنے رب لطیف کے لطف کا امیدوار احمد مکی حنفی قادری چشتی صابری امدادی کہ میں اس رسالہ پر مطلع ہوا جو چار بیانوں پر مشتمل ہے قطعی دلیلوں سے مؤید اور ایسی حجتوں سے جو قرآن حدیث سے ثابت کی گئی ہیں گویا وہ بے دینوں کے دل میں بھالے ہیں میں نے

خیرالجزاء - وحشرنا الله وایاه تحت لواء سید الانبیاء - کیف لاو
هو البحر الطمطام - اتی بالادلۃ الصحیحۃ غیر سقام - وحتی ان
یقال فی حقہ انہ قائم لنصرۃ الحق والدین - وقمع اعناق
الملاحدۃ والمتمردین - الا وھو المتقی الفاضل - والنقی الکامل
عمدۃ المتاخرین - واسوۃ المتقدمین - فخر الاعیان - مولینا
المولوی الشیخ محمد رضا خان - کثر الله امثالہ - ومتع المسلمین
بطول حیاتہ امین - لا ریب ان ھؤلاء مکذبون للادلۃ صریحا
فیحکم علیھم بالکفرۃ فعلی الامام ایدہ الله بہ الدین - وتصمم
بسیف عدلہ اعناق الطغاۃ والمبتدعین والمفسدین - کرئوساء
الفرق الضالۃ الباغین - ولزنادقۃ المارقین - ان یطہر الارض
من امثالھم - ویریح الناس من قبائح اقوالھم وافعالھم - وان
یبالغ فی نصرۃ ھذہ الشریعۃ الغراء التی لیلھا کنھارھا ونھارھا
کلیلھا فلا یضل عنھا الا ھالک ویشدد علی ھؤلاء العقوبۃ الی
ان یرجعوا الی الھدی - ویکفوا عن سلوک سبیل الردی - ویتحاموا
من شر الشرک الاکبر - وینادی علی قطع دابرھم ان لم یتولوا بالله
اکبر - فان ھذا من اعظم مھمات الدین - ومن افضل ما اعتنی
بہ فضلاء الائمۃ وعظماء السلاطین - وقد قال الامام
الغزالی رحمۃ الله فی نحو ھؤلاء الفرق ان القتل منھم افضل
من قتل مائۃ کافر - لان ضررھم بالدین اعظم واشد اذ الکافر
تجتنبہ العامۃ لعلمھم بقبح مالہ - فلا یقدر علی غوایۃ احد

لہ ھذا الی سلطان الاسلام لا غیر کما تقدم التصریح بہ انفا اھ

اسے تیز تلوار پایا کافر فاجر وہابیوں کی گردنوں پر تو اللہ اس کے مولف کو سب سے بہتر جزا عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہمارا اور اس کا حشر زیر نشان سید الانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرے اور ایسا کیوں نہ ہو کہ وہ دریائے ذخار ہے صحیح دلیلیں لایا جنمیں کوئی علت نہیں اور سزاوار ہے کہ اس کے حق میں کہا جائے کہ وہ حق و دین کی مدد کرنے اور بے دینوں سرکشوں کی گردنیں قلع قمع کرنے پر قائم ہے سن لو وہ پرہیزگار فاضل ستھرا کامل ہے جیسوں کا معتمد اور ماکلوں کا قدم بقدم فخر اکابر مولانا مولوی حضرت محمد احمد رضا خان اللہ اس کے امثال کثیر کرے اور مسلمانوں کو اس کی درازی عمر سے نفع بخشے اے اللہ ایسا ہی کر کچھ شک نہیں کہ یہ طائفہ صراحتہ دلیلوں کو جھٹلا رہے ہیں تو ان پر کفر کا حکم لگایا جائے گا تو سلطان اسلام پر لازم ہے کہ اللہ اس سے دین کی تائید کرے اور اس کی تیغ عدل سے سرکشوں بدمذہبیوں مفسدوں کی گردنیں توڑے جیسے یہ گمراہ فتنے طاعت سے نکلے ہوئے دہریے بیدین ہیں اور واجب ہے کہ ایسوں کی آلودگی سے زمین کو پاک کرے اور ان کے اقوال و افعال کی قباحتوں سے لوگوں کو نجات دے اور اس شریعت روشن کی مدد میں حد سے زیادہ کوشش کرے جس کی روشنی ایسی ہے کہ اس کی رات بھی دن ہو رہی ہے اور اس کا دن بھی روشنی میں اسکی شب کی طرح ہے تو ایسی شریعت سے کوئی بہکے مگر تو ہلاک ہوا نیز سلطان اسلام پر واجب ہے کہ ان لوگوں کو سخت سزا دے یہاں تک کہ حق کی طرف واپس آئیں اور راہ ہلاکت کے چلنے سے بچیں اور اپنے کفر اکبر کے شر سے نجات پائیں اور اگر توبہ نہ کریں تو ان کی جڑ کاٹنے کے لئے اللہ اکبر کا نعرہ کرے۔ اس لئے کہ یہ دین کے بڑے مہم کاموں سے ہے اور ان افضل باتوں سے ہے کہ فضیلت والے اماموں اور عظمت والے سلطانوں نے جس کا اہتمام رکھا ہے اور بیشک امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایسے ہی فرقوں کے حق میں فرمایا ہے کہ حاکم کو ان میں سے ایک شخص کا قتل ہزار کافروں کے قتل سے بہتر ہے کہ دین میں ان کی مضرت زیادہ سخت تر ہے اس لئے کہ کھلے کافر سے عوام بچتے ہیں سمجھے ہوئے ہیں کہ اس کا انجام برا ہے تو

منہم - واما هؤلاء فيظهرون للناس بزى العلماء والفقراء والصالحين مع انطوائهم على العقائد الفاسدة والبدع القبيحة فليس للعامة الا ظاهرهم الذى يالغوا فى تحسينه واما باطنهم المملؤ من تلك القبائح والخبائث فلا يحيطون به ولا يطلعون عليه لقصورهم عن ادراك المخائل الدالة عليه فيغترون بظواهرهم ويعتقدون بسببها فيهم الخير فيقبلون ويسمعون منهم من انبدع والكفر الخفى ونحوهما ويعتقدونه ظانين انه الحق فيكون ذلك سببا لاضلالهم وغوايتهم فلهذه المفسدة العظيمة قال الامام الولى محمد الغزالى عليه رحمة البارى . ان قتل الواحد من امثال هؤلاء افضل من قتل مائة كافر وكذا فى المواهب اللدنية ان من انتقص من شان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فيقتل فكيف من عاب الله والنبى صلى الله عليه وسلم من باب اولى فالى الله المشتكى والنجوى اللهم ارنا حقائق الاشياء كما هى واحفظنا من الغواية واهلها - ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب . واغفر لنا ولوالدينا ومشائخنا يوم الحساب . وارزقنا رضائك واجعلنا مع الذين انعمت عليهم من الاحباب . هذا ما قاله بلسانه وزبره ببنانه الراجى عفو ربه البارى احمد المكى الحنفى ابن الشيخ محمد ضياء الدين القادرى الچشتى الصابرى الامدادى المدرس بالحرم الشريف المكى وبالمدرسة الاحمدية بمكة المحمية سنہ ۱۳۲۴ھ غفر

احمد مكى حنفى ابن شيخ محمد ضياء الدين قادرى چشتى امدادى صابرى

وہ ان میں کسی کو گمراہ نہیں کر سکتا۔ اور یہ تو لوگوں کے سامنے عالموں۔ فقیروں اور نیک لوگوں کی وضع میں ظاہر ہوتے ہیں اور دل میں یہ کچھ فاسد عقیدے اور بری بدعتیں بھری ہوتی ہیں تو عوام تو ان کا ظاہر ہی دیکھتے ہیں جس کو انہوں نے خوب بنایا ہے اور ان کا باطن جو ان قباحتوں اور خباثتوں سے بھرا ہوا ہے وہ اسے پورے طور پر نہیں جانتے بلکہ اس پر مطلع ہی نہیں ہوتے اس لئے کہ وہ قرائن جن سے ان کا باطن پہچانا جائے ان تک ان کی رسائی نہیں تو ان کی ظاہری صورت سے دہوکا کھاتے ہیں اور اس کے سبب انہیں اچھا سمجھ لیتے ہیں تو جو بد مذہبیاں اور چھپے کفران سے سنتے ہیں اسے قبول کر لیتے ہیں اور حق سمجھ کر اس کے معتقد ہو جاتے ہیں تو یہ ان کے بہکنے اور گمراہ ہونے کا سبب ہوتا ہے تو اس فساد عظیم کے سبب امام عارف باللہ محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ حاکم کو ایسوں میں سے ایک کا قتل ہزار کافر کے قتل سے افضل ہے اور ایسا ہی مواہب لدنیہ میں ہے کہ جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان گھٹائے قتل کیا جائے تو اس کا کیا حال ہے؟ جو اللہ عزوجل و نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عیب لگائے وہ بدرجہ اولیٰ سزائے موت کا مستحق ہے اور اللہ ہی کی طرف مناجات اور اسی سے فریاد ہے الٰہی ہر چیز کی ہمیں حقیقت واقع کے مطابق دکھا اور گمراہی اور گمراہیوں سے پناہ دے الٰہی ہمارے دل کج نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت دے بیشک تو ہی ہے بہت عطا فرمانے والا اور ہمیں اور ہمارے ماں باپ اور استادوں کو قیامت کے دن بخشدے اور ہمیں اپنی خوشنودی نصیب کر اور ہمیں ان دوستوں کے ساتھ کر جن پر تو نے احسان کیا یہ ہے وہ جو اپنی زبان سے کہا اور اپنے ہاتھوں سے لکھا اپنے رب خالق کے امیدوار معافی احمد مکی حنفی ابن شیخ محمد ضیاء الدین قادری چشتی صابری امدادی نے کہ حرم شریف اور مکہ معظمہ کے مدرسہ احمدیہ میں درس دیتا ہے اللہ ان دونوں کے گناہ بخشے اور اس کا مددگار معین ہو

احمد مکی حنفی ابن
شیخ محمد ضیاء الدین قادری
چشتی صابری
امدادی

ﷺ اور یہ کسی بادشاہ کے لئے اور خاص اس کلام میں ہے کہ بے شبہ ہر حکم قتل بادشاہ اسلام کے لئے

اللہ ذنوبہما وکان لہ ناصرا ومعینا حامدا۔ مصلیا۔ مسلما ۔

۱۶ صورۃ ما حررہ العالم العامل۔ والفاضل الکامل مولنا محمد یوسف الخیاط۔ ادامہ اللہ علی سوی الصراط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ۔ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ۔ سیدنا محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ من وجد من ھؤلاء الاصناف الذین حکی عنہم حضرۃ الفاضل المؤلف احمد رضا خان۔ شکر اللہ سعیہ ما فی ھذہ الرسالۃ من ھذہ المنکرات الفاحشۃ۔ التی فی غایۃ الغرابۃ۔ التی لا یصدر مثلہا عمن یؤمن باللہ و الیوم الاخر لاشک انہم ضالون۔ مضلون۔ کفار یخشی منہم الخطر العظیم علی عوام المسلمین۔ خصوصا فی الاصقاع۔ التی لا ینصر حکامہا الدین۔ لکونہم لیسوا من اھلہ۔ ویجب علی کل مسلم التباعد عنہم کما یتباعد من الوقوع فی النار وعن الاسود الفاتکۃ ویجب علی کل من قدر من المسلمین علی خذلانہم وقمع فسادھم ان یقوم بما استطاع من ذلک کما فعل حضرۃ المؤلف الفاضل شکر اللہ سعیہ ولہ الید الطولی عند اللہ ورسولہ واللہ تعالی اعلم ۔

کتبہ الحقیر محمد بن یوسف خیاط ۔

(مہر: محمد یوسف)

صورۃ ما کتبہ الشیخ الجلیل المقدار الرفیع المنار

حمد کرتا ہوا اور درود و سلام بھیجتا ہوا۔

تقریظ عالم با عمل، فاضل کامل مولانا محمد یوسف خیاط
اللہ تعالیٰ انہیں راہ راست پر قائم رکھے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خاص اللہ کے لئے حمد ہے اور درود و سلام ان پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں یعنی ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو پایا جائے ان اقسام میں سے جن کا حال حضرت فاضل مولف احمد رضا خاں نے کہ اللہ اس کی کوشش قبول کرے اس رسالے میں نقل کیا جن میں یہ فاحشہ شنیع باتیں ہیں جو حد درجہ کے اچنبے کی ہیں اور جو کسی ایسے شخص سے صادر نہ ہوں گی جو اللہ و روز قیامت پر ایمان لاتا ہو کچھ شک نہیں کہ وہ گمراہ ہیں گمراہ گر ہیں کفار ہیں عوام مسلمانوں پر ان سے سخت خطرہ کا خوف ہے بخصوصاً ان شہروں میں جہاں کے حاکم دین اسلام کی مدد نہیں کرتے اس لئے کہ وہ خود مسلمان نہیں ہر مسلمان پر ان سے دور رہنا فرض ہے۔ جیسے آدمی آگ میں گرنے اور خونخوار درندوں سے دور رہتا ہے اور مسلمانوں میں جس سے ہو سکے کہ ان لوگوں کو مخذول کرے اور ان کے فساد کی جڑ اکھیڑے اس پر فرض ہے کہ اپنی حد قدرت تک اسے بجا لائے جس طرح حضرت مولف فاضل نے کیا اللہ ان کی سعی مشکور کرے اور اللہ و رسول کے نزدیک مولف مذکور کا بڑا اقتدار ہے۔ واللہ اعلم۔ راقم حقیر محمد بن یوسف خیاط۔

محمد بن یوسف

تقریظ حضرت والا منزلت بلند رفعت حضرت

مولانا الشیخ محمد صالح بن محمد بافضل ادام الله
فیوضہ علی الصغار والکبار

بسم الله الرحمن الرحیم

احمدك اللهم یا مجیب کل سائل۔ واصلی واسلم علی من هولنا الیك اشرف الوسائط والوسائل۔ رغما علی انف کل مجادل ومعاند۔ وطردا لکل مصادر فی ذلك ومطارد۔ واسألك الرضا عن العلماء الاماثل۔ القائمین بخدمة الشریعة فلا احد لهم فی ذلك مماثل۔ اما بعد فان الله جلت عظمتہ وعظمت منتہ۔ قد وفق من اختارہ من عبادہ للقیام بخدمة هذہ الشریعة الغراء۔ وامدہ بثواقب الافہام۔ فاذا اظلم لیل الشبهة اطلع من سماء علمہ بدرا۔ وهو العالم الفاضل الماهر الکامل۔ صاحب الافہام الدقیقة۔ والمعانی الرفیعة حضرت المؤلف لکتابہ الذی سماہ المعتمد المستند۔ تصدی فیہ للرد علی اهل البدعة والکفر والضلال بما فیہ مقنع لذوی البصائر۔ ومن هو بطریق الحق لا یجحد۔ وهو الامام احمد رضا خان وبین فی رسالتہ هذہ التی تصفحتها مختصر کتابہ المذکور۔ وبین لنا اسماء رؤساء الکفر والبدع والضلال مع ماهم علیہ من المفاسد واکبر المصائب۔ فباؤا بخسران مبین۔ وعلیهم الوبال الی یوم الدین۔ فقد احسن المؤلف فی ابتداع هذا التصنیف۔ واجاد فی اختراع هذا

محمد صالح بن محمد بافضل، اللہ تعالٰی سب چھوٹوں اور بڑوں پر ان کا فیض رکھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے اللہ اے ہر مانگنے والے کی سننے والے میں تجھے سراہتا ہوں اور ان پر جو ہمارے لئے تیری بارگاہ میں سب سے زیادہ اشرف واسطہ و وسیلہ ہیں درود و سلام بھیجتا ہوں ہر جھگڑالو اور ہٹ دھرم کی ناک خاک میں رگڑنے کو اور اس بارے میں جو مقابلہ و مدافع کرے اسے دور ہانکنے کو اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ عمدہ علماء پر تیری رضا ہو جو خدمت شریعت پر بے مثل قائم کئے ہوئے ہیں۔ حمد و صلاۃ کے بعد اللہ عزوجل نے جس کی عظمت جلیل اور احسان عظیم ہے اپنے پسندیدہ بندے کو اس شریعت روشن کی خدمت کی توفیق بخشی اور دقیقہ رس عقل دے کر اس کی مدد کی کہ جب کبھی شبہ کی رات اندھیری ڈالے وہ اپنے آسمان علم سے ایک چودھویں رات کا چاند چمکاتا ہے اور وہ عالم فاضل ماہر کامل باریک فہموں والا بلند معنوں والا حضرت مولف کتاب مذکور جس کا نام اس نے المعتمد المستند رکھا اور اس میں بدمذہبوں کا فرول گمراہوں کا ایسا رد کیا جو انہیں کافی ہے جن کو دل کی آنکھیں ملیں اور جنہیں حق سے انکار نہیں۔ اور وہ امام احمد رضا خاں ہے اس نے اس رسالہ میں جس پر میں نے نظر تفتیش کی اپنی کتاب مذکور کا خلاصہ کیا اور سرداران کفر و بدمذہبی و گمراہی کے نام بیان کئے مع ان فسادوں اور سب سے بڑی مصیبتوں کے جنہیں وہ اختیار کر کے کھلی زیاں کاری میں پڑے اور قیامت کے دن تک ان پر وبال ہے اور بے شک مولف نے یہ تصنیف بہت اچھی پیدا کی اور یہ مستحکم طرز نہایت خوبی کی نکالی

التزصيف۔ نشکر اللہ سعیہ وامدہ بالبراھین۔ لقمع الملحدین۔ بجاہ سید المرسلین۔ سیدنا محمد صلی اللہ تعالی علیہ و سلم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔ امین۔ یارب العلمین۔ رقمہ الراجی عفو ربہ والفضل محمد صالح بن محمد بافضل ؁

محمد صالح بن محمد بافضل

صورۃ ما زبرہ الفاضل الکامل۔ ذو محاسن الشمائل۔ والفیض الربانی۔ مولانا الشیخ عبد الکریم الناجی الداغستانی۔ حفظ من شر کل حاسد وشانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین

الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔ اما بعد فان ھؤلاء المرتدین۔ قد مرقوا من الدین کما یمرق الشعرۃ من العجین۔ کما قالہ النبی الامین۔ وکما صرح بہ صاحب ھذہ الرسالۃ المسطرۃ۔ بل ھؤلاء الکفرۃ الفجرۃ قتلھم واجب علی من لہ حول وقدرۃ[1]۔ بل ھو افضل من قتل الف کافر۔ فھم الملعون۔ وفی سلک الخبثاء منخرطون۔ فلعنۃ اللہ علیھم وعلی اعوانھم۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ علی من خذلھم

[1] وھو سلطان الاسلام فی ممالک الاسلام اعز اللہ نصرہ الی یوم القیام واما عامۃ المسلمین فانما الھم الرد باللسان۔ والحذر بالجنان۔ وتنفر الاعوان۔ عن استماع کلام کل شیطان۔ فانما یکلف اللہ نفسا وسعھا ١٢ اھ

تو اللہ اس کی کوشش قبول کرے اور بے دینوں کی جڑ اکھیڑنے کے لئے یقینی محبوبوں سے اس کی مدد کرے صدقہ سید المرسلین سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وجاہت کا اللہ تعالیٰ ان پر اور ان کے آل واصحاب پر درود بھیجے قبول فرمائے سارے جہان کے پروردگار اسے لکھا اپنے رب کے عفو وفضل کے امیدوار محمد صالح بن محمد بافضل نے۔

محمد صالح بن محمد بافضل

تقریظ فاضل کامل نیکو خصائل، صاحب فیض یزدانی، مولانا حضرت عبد الکریم ناجی داغستانی ہر حاسد اور دشمن کے شر سے محفوظ رہیں،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہم اسی کی مدد چاہتے ہیں

سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا مالک ہے اور درود وسلام ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے آل واصحاب پر حمد وصلاۃ کے بعد معلوم کہ یہ مرتد لوگ دین سے ایسے نکل گئے جیسے آٹے سے بال جیسا نبی آمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اور جیسے کہ اس رسالہ مسطورہ کے مصنف نے تصریح کی بلکہ وہ بدکار کافر ہیں سلطان اسلام پر کہ سزا دینے کا اختیار اور سنان و پیکان رکھتا ہے[1] ان کا قتل واجب ہے۔ بلکہ وہ ہزار کافروں کے قتل سے بہتر ہے کہ وہی ملعون ہیں اور خبیثوں کی ڈاڑھی میں بند ہے ہیں تو ان پر اور ان کے مددگاروں پر اللہ کی لعنت اور جو انہیں ان کی بد الوہیں پر نہ ذلیل کرے

لہ وہ اسلامی سلطنتوں میں بادشاہ اسلام ہے۔ (اللہ تعالیٰ اُسے عزت دے اور تا بروز قیامت اُسکی مدد و نصرت فرمائے) رہے عام مسلمین تو ان کے لئے صرف زبان سے رد و دل سے پرہیز اپنے بھائیوں کو ہر شیطان کی بات سُننے سے نفرت دلانا ہے کہ اللہ ہرگز تکلیف نہیں دیتا کسی جان کو مگر اس کے بوتے بھر ۱۲

فی اطوارهم۔ هذا۔ وصلی الله علی سیدنا محمد و آله وصحبه اجمعین۔ خادم العلم الشریف فی المسجد الحرام۔ عبد الکریم الداغستانی ٭

عبد الکریم الناجی

۱۹ صورۃ ماسطرہ الشارب من منہل الایمان الیمانی الفاضل الکامل البالغ منتہی الامانی۔ مولٰنا الشیخ محمد سعید بن محمد الیمانی۔ لازال محفوظا و محظوظا یا طائب التہانی

بسم الله الرحمٰن الرحیم

بحمدك اللهم حمد اهل ودادك۔ من وفقتهم للعمل علی وفق مرادك۔ غادوا اما حملوہ من اعباء الدیانۃ۔ مع شهودهم العجز والاستکانۃ۔ لولا ان امددتهم بالفتح والاعانۃ۔ ونسالك اللهم فی سلکهم انتظاما۔ ومن مقسم الفضل معهم اقتساما۔ ونصلی ونسلم علی من فقه وعلم۔ واوتی جوامع القلم۔ وعلی اله المیامین واصحابه اصحاب الیمین۔ اما بعد۔ فان من جلائل النعم التی لا تنبت فی ساحة شکرها ان تیض الشیخ الامام۔ والبحر الهمام۔ برکۃ الانام۔ وبقیۃ السلف الکرام۔ احد الائمۃ الزهاد۔ والکاملین العباد۔ احمد رضا خان۔ للرد علی هؤلاء المرتدین۔ الضالین المضلین۔ المارقین من الدین۔ مروق السهم من الرمیۃ۔ اذ لا یشك ذو لب فی ردتهم وضلالهم ومروقهم من الدین۔ جعل الله التقوی زادہ۔ ورزقنی وایاہ الحسنی

اس پر اللہ کی رحمت اور برکت اسے سمجھ لو، اور اللہ تعالیٰ درود بھیجے ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے آل واصحاب سب پر۔ مسجد حرام شریف میں علم کا خادم عبدالکریم داغستانی۔

(مہر: عبدالکریم الشامی)

تقریظ ان کی کہ سرچشمہ ایمان منیٰ سے پانی پئے ہیں فاضل کامل کہ نہایت آرزو تک پہنچے ہوئے ہیں، مولانا شیخ محمد سعید بن محمد یمانی ہمیشہ محفوظ رہیں، اور پاکیزہ تہنیتوں سے محظوظ رہیں،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی ہم تیری ایسی حمد کرتے ہیں جیسی تیرے دوستوں نے کی جنکو تو نے اپنے حسب مراد عمل کرنے کی توفیق دی، تو دین کے جو بار انہوں نے اپنے دوش ہمت پر اٹھائے تھے ادا کر دیئے، حالانکہ وہ اپنی عاجزی و مسکینی دیکھ رہے تھے، اگر تو اپنی کشائش و عنایت مدد نہ فرماتا الٰہی ہم تجھ سے مانگتے ہیں تو ان موتیوں کی لڑی میں ہمیں بھی پرو دے اور قسمت فضل میں ان کے ساتھ حصہ دے، اور ہم درود وسلام بھیجتے ہیں ان پر جن کو تو نے اپنے احکام سکھلائے اور علوم دیئے اور جامع و مختصر کلمے دیئے گئے، اور ان کی مبارک آل اور ان کے اصحاب پر روز قیامت دینی جانب جو پانے والے ہیں۔ بعد حمد و صلوٰۃ کے بعد بیشک ان علمائے نامور جن کے بعد ان شکر میں ہم زبان نہیں کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت امام دریا بلند ہمت برکت تمام عالم اکرم الوکے بعد یادگار وجود با برکت والے اماموں اور کامل عابدوں میں کا ایک کے ساتھ بار صورہ افعال کو مقرر فرمایا کہ ان فرزدوں گمراہوں گمراہ کردن کو رد کرے جو دین سے ایسے نکل گئے جیسے تیر نشانے سے اس سبب سے کہ ان لوگوں کے مرتد مرا، و ملحدین ہونے پر شرکت کرے گا، اللہ تعالیٰ اس مصنف کو پرہیزگار

وزیاده وانالہ من الخیرات ما ارادہ - امین - بجاہ الامین - رقمه اقل الخلیقة - بل لا شئ فی الحقیقة - فقیر رحمة ربه - واسیر وصمة ذنبه - خویدم طلبة العلم - فی المسجد الحرام - سعید بن محمد الیمانی - غفر الله له و لوالدیه - ولمشائخه ولجمیع المسلمین - امین ؞

(سعید بن محمد الیمانی)

٤ صورة ماکتبه الفاضل الحاوی - للدلائل والدعاوی الحائد الزاوی - عن کل المساوی - مولانا الشیخ حامد احمد محمد الجداوی - حفظ عن شر کل غبی وغاوی -

بسم الله الرحمن الرحیم

وصلی الله علی سیدنا محمد وعلی اله وصحبه وسلم - الحمد لله العلی الاعلی - الذی جعل کلمة الذین کفروا السفلی - وکلمة الله هی العلیا سبحنه من اله تنزه وجوبا من الزور والبهتان - وعن اشکال النقص وسمات الحدوث والامکان - سبحنه وتعالی عما یقول الظالمون علوا کبیرا - والصلوة والسلام علی افضل خلق الله والاخلاق - من اتاه الله علم الاولین والاخرین - وختم به النبوة ختما حقیقیا فهو خاتم النبیین - کما علم ذلک من ضروریات الدین - التی ثبتت بسواطع ادلتها البراهین - سیدنا ومولانا محمد بن عبد الله الذی هو احمد المبشر به علی لسان ابن مریم المسیح المنفرد الاوحد - صلی الله علیه وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین - وعلی اله واصحابه والتابعین - و

کہہ اور مجھے اور اسے بہشت اور اس سے زیادہ نعمت عطا کرے، اور سب طرح کی بھلائیاں ویسے
ہی جیسا کہ صدقہ انکی وجاہت کا جو انہیں ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھا اسے کمترین خلائق بلکہ در حقیقت
ناچیز نے جو سب کی رحمت کے محتاج اور اپنی شامت گناہ کے گرفتار مسجد الحرام میں طالبان علم
مکے معظمہ کے خادم سعید بن محمد یمانی نے اللہ اسکی اور اسکے والدین
اور استادوں اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرمائے، اسے اللہ ایسا ہی کر۔

سعید بن محمد یمانی

تقریظ ان فاضل کی جو دلائل و دعاوی کے حاوی ہیں روکنے والے، باندھنے والے سب برائیوں سے حضرت حامد احمد محمد جداوی ہر بدمذہب و گمراہ کے شر سے محفوظ رہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے آل و اصحاب پر درود وسلام
سب خوبیاں اللہ کو جو سب سے بلند و بالا جس نے کافروں کی بات نیچی کی۔ اور اللہ ہی کا
بول بالا ہے، پاکی ہے اسے جو ایسا خدا ہے، جو ہر جھوٹ اور بہتان اور ہر نقص کے امکان
اور مخلوقات و ممکنات کی تمام علامتوں سے بالضرورت منزہ ہے۔ پاکی اور انتہا درجہ
کی بڑی بلندی ہے اسے ان باتوں سے جو ظالم لوگ کہہ رہے ہیں۔ اور درود وسلام ان پر
جو مطلقاً تمام مخلوقات سے افضل ہیں۔ اور تمام جہان سے ان کا علم زیادہ وسیع اور حسن
صورت و حسن سیرت میں تمام عالم سے زیادہ کامل بدیع جن کو اللہ تعالیٰ نے تمام اگلے
اور پچھلوں کا علم عطا فرمایا۔ اور فی الحقیقت ان پر نبوت کو ختم کر دیا تو وہ خاتم النبیین ہیں
جیسا کہ یہ دین کی ان ضروری باتوں سے معلوم ہو چکا ہے، جو صریح و بلند دلیلوں اور نصوص
سے ثابت ہو چکی ہیں۔ ہمارے سردار و مولیٰ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ابن عبد اللہ کہ وہ احمد

ومن تبعهم باحسان من اهل السنة والجماعة اجمعين۔ اولئك
حزب الله الا ان حزب الله هم المفلحون۔ جعل الله مع التائيد
والتائيد سنتهم والسنتهم واقلامهم رماحا فى نحور
المارقين من الدين۔ كما يمرق السهم من الرمية۔ يقرؤن القرآن
لا يجاوز حناجرهم اولئك حزب الشيطان۔ الا ان حزب الشيطان
هم الخاسرون۔ اما بعد فقد طالعت هذه النبذة التى
هى النموذج المعتمد المستند۔ فوجدتها شذرة من عسجد۔
وجوهرة من عقود در وياقوت وزبرجد۔ قد نظمها بيد
الاجادة۔ فى سلك اصابة الصواب فى الافادة۔ العمدة القدوة
العالم العامل۔ الحبر البحر الرجيب العذب۔ المحيط الكامل
المحبوب المقبول المرتضى۔ محمود الاقوال والافعال مولانا
الشيخ احمد رضا متعنا الله والمسلمين بحياته۔ ونفعهم
ونفعنا واياهم فى الدارين بعلومه ومصنفاته۔ تدل على ان
اصلها ثابت حق بالغته۔ وشمس هدى باهرة بازغته۔ لا دمغته
الا باطيل دامغته۔ ولطالما تشبهات اهل الزيغ ماحية ماحقته
حتى اضمحلت بانوارها وحق الحق زاهقته۔ كيف وهى لباب
فى بابها۔ ومصيبة فى جوابها۔ اذ لا شك ان من تلطخ بالانجاس
المنفرة۔ من ارجاس بدع العقائد المكفرة۔ كان حريا بان يكفره
ويحذر عنه كل احد ولو كافرا ونفرا۔ اذ هو اكبر الكبائر
وحاشا ان يكون من الاكابر۔ بل هو اصغر الاصاغر ويجب على
عاقل ان يعظمه ولا يعظم۔ وكيف ومن يهن الله فماله من مكرم

ہیں جن کی بشارت یگانہ و یکتا مسیح بن مریم کی زبان پر ادا ہوئی، اللہ تعالیٰ ان پر اور تمام انبیاء و مرسلین اور حضور کے آل و اصحاب اور انکے پیروؤں اور جو اہل سنت و جماعت کہ بخوبی کے ساتھ ان کی پیروی کریں، سب پر درود بھیجے یہی لوگ اللہ کے گروہ ہیں، سن لو اللہ ہی کے گروہ مراد کو پہنچنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیشگی کی مدد کے ساتھ انکی روشوں اور تیروں اور زبانوں اور قلموں کو انکے سینوں میں بھالیں کرے، جو دین سے ایسا نکل گئے جیسا تیر نشانے سے، قرآن پڑھتے ہیں انکے گلے کے نیچے نہیں اترتا، وہی شیطان کے گروہ ہیں، سن لو بیشک شیطان ہی کے گروہ زیاںکار ہیں، بعد حمد و صلاۃ میں نے یہ مختصر رسالہ کہ المعتمد المستند کا نمونہ ہے مطالعہ کیا، تو میں نے اسے خالص سونے کا ٹکڑا پایا، اور موتیوں اور یاقوت اور زبرجد کی لڑیوں سے ایک جوہر جسے کھرا بنانے کے ہاتھوں سے فائدہ بخشے راہ صواب پانے کی لڑی میں اسے گوندھا جو معتمد پیشوا عالم باعمل ہے، فاضل متبحر دریائے وسیع شیریں کامل سند محبوب و مقبول و پسندیدہ جنکی باتیں اور کام سب ستودہ مولانا حضرت احمد رضا اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو انکی زندگی سے بہرہ یاب کرے اور اسے اور ہمیں اور سب مسلمانوں کو دونوں جہان میں اسکے علوم اور تصنیفات سے نفع بخشے یہ نمونہ دلالت کرتا ہے کہ اسکی اصل حق کی حجت کا ملہ ہے اور ہدایت کا چمکتا آفتاب جس کے نور پر نگاہ نہ ٹھہرے اقوال باطلہ کا سر کوب اور شبہات اہل کجی کی تدبیروں کا مٹانے گھٹانے والا۔ یہاں تک کہ وہ اسکی روشنی سے خدا کی قسم بالکل نیست و نابود ہو گئیں، کیونکر نہ ہو حالانکہ وہ اپنی اس بحث میں عطر ہے، اور جواب میں راہ حق پانے الی اس لئے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ جان گمنونی گندگیوں میں لتھڑا یعنی ان کفری عقاید پیدا کی نجاستوں میں بھرا ہے، وہ اسی لائق ہوگا کہ اسے کافر کہا جائے اور اس سے ہر شخص یہاں تک کہ کافر کو بھی بچایا جائے، اور نفرت دلائی جائے اس لئے کہ وہ کبیرہ سے بدتر کبیرہ ہے۔ اور زنہار کہ ایسے عقیدہ دل والا بڑے لوگوں میں ہو بلکہ وہ تو ہر ذلیل سے زیادہ ذلیل ہے، اور ہر ذی عقل پر واجب ہے کہ اسے سمجھائے، اور اس کی تعظیم نہ کرے اور کیوں نہ ہو کہ جسے خدا ذلیل کرے، اسے کون عزت دے، تو اس کا مال اگر راستی پر آجائے

فان صلح حاله۔ والا وجب بالتی هی احسن جداله۔ فان تاب
والا فوجب قتله وقتاله۔ وکان فی مستقر سقر ماله۔ الا
وان القلم احد اللسانین۔ وان اللسان احد السنانین
وان حسم رقاب البدع المکفرة احد الحسامین
وان احسان المجاد لة بقواطع الحجج احد
الجهادین۔ والذین جاهدوا فینا لنهدینهم
سبلنا وان اللہ لمع المحسنین۔ سبحٰن
ربك رب العزة عما یصفون۔ وسلام
علی المرسلین۔ والحمد للہ رب
العٰلمین

محمد احمد
حامد

جب تو خبر ورنہ نہایت اچھی طرح اس سے مجادلہ کرنا واجب ہے، پس اگر توبہ کرے تو فبہا ورنہ حاکم اسلام پر فرض ہے، کہ اگر وہ تھوڑے ہیں۔ تو انہیں قتل کرے، اور جتھا باندھے ہیں، تو فوج بھیجکر ان سے لڑے، اور ان کا ٹھکانا ٹھیک جہنم میں ہے، سنتے ہو قلم بھی ایک زبان ہے، اور زبان بھی ایک نیزہ، اور کفری بد مذہبیوں کی گردنیں کاٹنا بھی ایک تلوار ہے۔ اور شک نہیں کہ قطعی دلیلوں کے ساتھ اچھی طرح مجادلہ کرنا بھی ایک نوع جہاد ہے، اور حق سبحانہ فرماتا ہے، کہ جو ہماری راہ میں کوششیں کریں، انہیں ہم ضرور اپنی راہ دکھائیں گے، اور بیشک یقیناً اللہ تعالی نیکوکاروں کے ساتھ ہے، پاکی ہے تیرے رب کو جو عزت کا صاحب ہے ان لوگوں کے اقوال سے، اور پیغمبروں پر سلام اور سب خوبیاں خدا کو جو سارے جہان کا مالک ہے

احمد محمد حامد

لہ یہ احکام تو سلطان اسلام کے لئے ہیں، کہ تھوڑے ہوں، تو انہیں سزائے موت دے، اور جتھا ہو تو ان پر فوج اسلام بھیجے، اور علماء و عوام کے لئے یہ ہے کہ تقریر و تحریر سے ان کا رد کریں جیسا کہ آگے خود فرمایا ہے، کہ قلم بھی ایک زبان ہے، اور زبان بھی ایک نیزہ، مالی آخرہ ۱۲

الفواکۃ الهنیة

۱۳۲۴ھ

والتسجیلات المدنیه

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صورۃ ماحررہ تاج المفتین وسراج المتقنین مفتی السادۃ الحنفیہ بمدینۃ الامینۃ الصفیہ ناصر السنۃ بالنجدۃ والباس مولٰنا المفتی تاج الدین الیاس لازال مبجلا عند اللہ وعند الناس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔ ربنا اٰمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاھدین۔ سبحانک جل شانک۔ وعز سلطانک۔ وسطع برھانک۔ وسبق الینا احسانک۔ تقدست ذاتک وصفاتک۔ وتنزھت عن المعارض اٰیاتک وبیناتک۔ نحمدک علی ان ھدیتنا لدین الحق۔ وانطقتنا بلسان الصدق۔ وارسلت الینا۔ سید الانبیاء۔ وخاتم الرسل الاصفیاء۔ سیدنا محمد بن عبد اللہ

تصدیقات

۱۳۳۵ھ

بجبارِ مدینہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ تاج مفتیان چراغ اہل اتقان، مدینہ باامن وصفا میں سرداران حنفیہ کے مفتی، شجاعت وسطوت کے ساتھ سنت کے مددگار، مولانا مفتی تاج الدین الیاس، ہمیشہ اللہ تعالیٰ اور بندوں کے نزدیک عزت سے رہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ ہمیں راہ حق دکھائی، اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت بخش بیشک تیری ہی بخشش بے حد ہے، اے رب ہمارے، ہم اس پر ایمان لائے جو تو نے اتارا اور رسول کے پیرو ہوئے، تو ہمیں بھی گواہان حق میں لکھ لے، پاکی ہے تجھے تیری شان بہت بڑی ہے، اور تیری سلطنت غالب اور تیری حجت بلند ہے، اور ہم پر ازل سے تیرے احسان ہیں تیری ذات وصفات پاکیزہ ہیں، اور مزاحم ومخالف تیری آیتیں ودلیلیں منزہ ہیں، اور ہم تیری حمد کرتے ہیں، کہ تو نے ہمیں سچے دین کی ہدایت فرمائی، اور تو نے ہمیں سچے کلام سے گویا کیا، اور تو نے ہماری طرف انکو بھیجا جو تمام انبیاء کے سردار اور برگزیدہ رسولوں کے خاتم ہیں ہمارے سردار محمد بن عبد اللہ

ذا الايات الباهرة والحجج الساطعة القاهرة۔ والمعجزات الباقية
الظاهرة۔ فامنا به واتبعناه۔ ووقرناه ونصرناه۔ فلك الحمد
كما يجب والثناء الجميل۔ على ما هديتنا اليه من سواء السبيل
فصل يا ربنا وسلم على هادينا اليك۔ ودالنا عليك۔ صلاة
تليق بك منك اليه۔ وسلم وبارك كذلك عليه۔ وآله وذريته و
اجز حملة شريعته فى كل عصر۔ وحماة دينه فى كل مصر۔ بافضل
ما تجازى به المحسنين۔ وباوفر ما تثيب به المتقين۔ **وبعد**
فقد اطلعت على ما حرره العالم النحرير۔ والدكتر الشهير
جناب المولى الفاضل الشيخ **احمد رضا خان** من علماء
اهل الهند۔ اجزل الله مثوبته۔ واحسن عاقبته۔ فى الرد على
الطوائف المارقة من الدين۔ والفرق الضالة من الزنادقة
الملحدين۔ وما افتى به فى حقهم فى كتابه **المعتمد المستند**
فوجدته فريدا فى بابه۔ ومجيدا فى صوابه۔ فجزاه الله عن
نبيه ودينه والمسلمين خير الجزاء۔ وبارك فى حياته حتى
يزيح به شبه اهل الضلالة الاشقياء۔ واكثر فى الامة المحمدية
امثاله واشباهه۔ واشكاله۔ آمين۔ الفقير اليه
عز شانه۔ محمد تاج الدين ابن المرحوم مصطفى
الياس الحنفى المفتى بالمدينة المنورة غفر له ✦

(محمد تاج الدين الياس)

صورة ما سطره اجل الافاضل۔ امثل الاماثل
القوال بالحق۔ وان ثقل وشق۔ مفتى المدينة

ایسے فضائل والے جو عقلوں کو حیران کر دیں، اور حمید و غالب حجتوں والے اور ربانی درخشندہ معجزوں والے، تو ہم ان پر ایمان لائے اور انکی پیروی کی، اور انکی تعظیم کی، اور ان کے دین کی مدد کی، تیرے ہی لئے حمد ہے جس طرح واجب ہے، اور جمال والی تعریف اس پر کہ تو نے ہمیں سیدھے راستہ کی ہدایت فرمائی، تو اے رب ہمارے درود و سلام بھیج ان پر جو تیری طرف ہمارے ہدایت کرنے والے ہیں، اور تیری راہ ہمیں بتلانے والے، ایسی درود جو اس کی سزاوار ہو کہ تیری طرف آسمان پر بھیجی جائے، اور ایسے ہی سلام و برکت بھیج ان پر اور ان کے آل، اور علاقہ والوں پر، اور ہر زمانے میں ان کی شریعت کے راویوں، اور ہر شہر میں ان کے دین کے حامیوں کو ان سب جزاؤں سے افضل دے جو نیکوکاروں کو ملیں، اور ان سب ثوابوں سے زیادہ ثواب جو متقیوں کو عطا ہوں، بعد حمد و صلوٰۃ میں مطلع ہوا اس پر جو عالم ماہر اور علامہ شہید جناب مولانا فاضل حضرت احمد رضا خاں نے کہ علمائے ہند سے ہیں، اللہ عزوجل اس کے ثواب کو بسیار کرے، اور اس کا انجام خیر کرے، ان گروہوں کے رد میں لکھا جو دین سے نکل گئے، اور وہ گمراہ فرقے جو مذبذب بدمذہبیوں میں اسیر ہیں، اور اس پر جو ان کے حق میں اپنی کتاب المعتمد المستند میں فتوی دیا، تو میں نے اسے پایا کہ اس باب میں یکتا ہے، اور اپنی حقانیت میں کھرا، تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے نبی اور دین اور مسلمین کی طرف سے سب میں بہتر جزا عطا فرمائے اور اس کی عمر میں برکت دے یہاں تک کہ اس کے سبب بدبخت گمراہوں کے سب شبہے مٹا دے، اور امت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اس جیسے اور اس کی مانند اور اس کے شبیہ بکثرت پیدا کرے۔ اے اللہ ایسا ہی کر، راقم فقیر محمد تاج الدین ابن مرحوم مصطفےٰ الیاس حنفی مفتی مدینہ منورہ، غفرلہ۔

(مہر: محمد تاج الدین الیاس)

تقریظ عمدۃ العلماء، افضل الافاضل، حق بات کے بڑے کہہ دینے والے، اگرچہ کسی پر سخت و گراں گزرے، سابق

سابقا۔ ومرجع المستفیدین لاحقا۔ الفاضل الربانی مولٰنا عثمان بن عبد السلام الداغستانی۔ دام بالتهانی۔ وفوز الآمال والامانی

بسم الله الرحمٰن الرحیم

الحمد لله وحده۔ اما بعد۔ فقد اطلعت علی هذه الرسالة البهیة والمقالة الواضحة الجلیلة۔ فوجدت مولانا العلامة۔ والبحر الفهامة۔ حضرة احمد رضا خان قد انتدب للرد علی هذه الطائفة المارقة من الدین۔ الکفرة السالکة سبیل المفسدین۔ فاظهر فضائحهم القبیحة فی المعتمد المستند فلم یبق من نتائجهم الفاسدة فیه الا وزیفها۔ فیمکن سلک التمسک بتلک العجالة السنیة۔ تظفر فی بیان الرد علیهم بکل واضحة دامغة جلیلة۔ لاسیما المتصدی لحل دائرة هذه الفرقة المارقة التی تدعی بالوهابیة۔ ومنهم مدعی النبوة غلام احمد القادیانی۔ والمارق الآخر المنقص لشان الالوهیة والرسالة قاسم النانوتوی۔ ورشید احمد الگنگوهی۔ وخلیل احمد الانبهتی۔ واشرف علی التانوی ومن حذا حذوهم فجزی الله خیرا حضرة الشیخ احمد رضا خان فانه شفی وکفی بما افتی به فی کتابه المعتمد المستند المذیل بتقاریظ علماء مکة المکرمة۔ فانهم یحق علیهم الوبال۔ وسوء الحال۔ لانهم من

مفتی مدینہ اور حال میں تمام مستفیدین کے مرجع وماوٰی افاضل ربانی مولانا عثمان بن عبد السلام داغستانی ہمیشہ خوش رہیں، اور مرادیں اور آرزوئیں پائیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک اللہ کو ساری خوبیاں، بعد حمد و صلاۃ بے شک میں اس روشن رسالے اور ظاہر وضح کلام پر مطلع ہوا، تو میں نے پایا کہ ہمارے مولا، علامہ اور دریائے عظیم الفہم حضرت احمد رضا خان نے بیشک اس گروہ خارج از دین، کافر فسادیوں کی راہ چلنے والے کے رد کیلئے فریاد رسی کی، تو کتاب المعتمد المستند میں اس گروہ کی بری رسوائیاں ظاہر کیں پس انکے فاسد عقیدوں سے ایک بھی بغیر پوچ و لچر کئے نہ چھوڑا، تو اسے مخاطب تجھ پر لازم ہے کہ اسی روشن رسالے کا دامن پکڑے، جسے مصنف نے نہ دی لکھ دیا، تو ان گروہوں کے رد میں ہر ظاہر و روشن و سرکوب دلیل پائے گا، خصوصاً جو اس گروہ خارج از دین کے بابجے ہوئے نشان کھول دینے کا قصد کرے، وہ گروہ خارج از دین کون ہے جسے دوسرا کہا جاتا ہے، اور ان میں سے مدعی نبوت غلام احمد قادیانی ہے، اور دین سے نکالنے والا شان الوہیت و رسالت کا گھٹانے والا قاسم نانوتی، اور رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبیٹھی اور اشرف علی تھانوی اور جو ان کی چال چلا، اللہ تعالیٰ حضرت جناب احمد رضا خان کو جزائے خیر عطا کرے، کہ اس نے کفایت کی، اپنے فتوے سے جو کتاب المعتمد المستند میں لکھا جس پر آخر میں علمائے مکہ مکرمہ کی تقریظیں ہیں، کیونکہ ان پر وبال اور خرابی حال لازم ہو چکی ہے، اس لئے کہ وہ زمین میں فساد پھیلانے والے ہیں، وہ اور جو ان کی چال پر

المفسدين فی الارض۔ ہم ومن علی منوالہم قاتلہم اللہ انی یوفکون
وجزی اللہ حضرۃ الشیخ احمد رضاخان وبارک اللہ فیہ۔ وفی
ذریتہ وجعلہ من القائلین۔ بالحق الی یوم الدین
الفقیر الی عفو ربہ القدیر عثمان بن عبد السلام
داغستانی مفتی المدینۃ المنورۃ سابقا عفا اللہ عنہ

(مہر: عثمان بن عبد السلام داغستانی)

صورۃ ما زبرہ الفاضل الکامل۔ باھر الفضائل ظاھر الفواضل۔ طاھر الشمائل۔ شیخ المالکیۃ۔ ذو الہمۃ الملکیۃ۔ السید الشریف السری۔ السید احمد الجزائری دام بالفیض الباطنی والظاہری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ تعالی وبرکاتہ۔ وتاییدہ ومعونتہ
ومرضاتہ۔ الحمد للہ الذی جعل اھل السنۃ والجماعۃ۔ معززین
الی قیام الساعۃ۔ والصلوۃ والسلام علی سندنا۔ وذخرنا و
ملاذنا ومعتمدنا۔ سیدنا محمد۔ انسان عین ھذا الوجود۔
الثابت کمالہ واجلالہ۔ ومجدہ وافضالہ۔ لدی اھل النقل
والعقل والشہود۔ القائل ما ظہر اھل بدعۃ الا اظہر اللہ لہم
حجتہ علی لسان من یشاء من خلقہ والقائل اذا ظہرت البدع
او الفتن وسب اصحابی فلیظہر العالم علمہ ومن لم یفعل ذلک
فعلیہ لعنۃ اللہ والملٰئکۃ والناس اجمعین۔ لا یقبل اللہ منہ

اسے نہیں قتل کرے، کہاں اوندھے جاتے ہیں، اللہ تعالے حضرت جناب احمد رضا خان کو جزائے خیر دے، اور اس میں اور اس کی اولاد میں برکت رکھے، اور ایسے ان میں سے کرے، جو قیامت تک حق بولیں گے، راقم اپنے رب قدیر کے عفو کا محتاج، عثمان بن عبد السلام داغستانی، سابق مفتی مدینہ منورہ، عفا اللہ عنہ۔

عثمان بن عبد السلام داغستانی

تقریظ فاضل کامل نہایت روشن فضیلتوں والے مشہور عزتوں والے، پاکیزہ خصلتوں والے شیخ مالکیہ صاحب الہام ملکی سید شریف سردار مولانا سید احمد جزائری فیض باطن و ظاہر کے ساتھ ہمیشہ رہیں،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اور آپ پر سلام اور اللہ تعالی کی رحمت اور اس کی برکتیں اور اس کی تائید اور اس کی مدد، اور اس کی رضا سب خوبیاں اس خدا کو جس نے اہل سنت و جماعت کو قیام قیامت تک معزز کیا، اور صلاۃ و سلام ہمارے آقا اور ہمارے ذخیرہ اور ہماری پناہ، اور وہ جن پر بھارا بھروسا ہے، ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ چشم عالم کی پتلی ہیں، جن کا کمال، و جلال و شرف و فضل متحقق و دائم ہے، اہل علم اور اہل عقل اور اہل کشف سب کے نزدیک جن کا ارشاد ہے، کہ جب کبھی کچھ بد مذہب ظاہر ہوتے ہیں، اللہ تعالی اپنے جس بندے کی زبان پر چاہے ان پر اپنی حجت ظاہر فرما دیتا ہے، جن کی حدیث ہے کہ جب بد مذہبیاں یا فتنے ظاہر ہوں، اور میرے صحابہ کو برا کہا جائے، تو واجب ہے کہ عالم اپنے وقت یا علم ظاہر کرے، اور جو ایسا نہ کرے، اس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے، اور اللہ اس کا

صرنا ولا عد لا والقائل اترعون عن ذکر الفاجر متی یعرفہ الناس اذکروا

الفاجر بما فیہ یحذرہ الناس رواہ ابن ابی الدنیا والحکیم والشیرازی وابن عدی والطبرانی والبیہقی والخطیب عن بہز بن حکیم عن جدہ و علی الہ وصحبہ والتابعین من اہل السنۃ والجماعۃ المقلدین۔ للائمۃ الاربعۃ المجتہدین۔ اما بعد فقد اطلعت علی ما تضمنہ ہذا السؤال مع الامعان الذی عرضہ حضرۃ الشیخ احمد رضاخان۔ متع اللہ المسلمین بحیاتہ۔ ومتعہ لطول العمر والخلود فی جناتہ۔ فوجدت ما نقلہ من الاقوال الفظیعۃ عن اہل ہذہ البدعۃ الشنیعۃ۔ کفر صراح ومرتکبہا بعد الاستتابۃ دمہ مباح۔ ومؤلفہا مستحق بتکلیف مضغ لسانہ۔ وبعض یداہ وبنانہ۔ حیث استخف بمقام الالوہیۃ۔ واستحقر منصب الرسالۃ العمومیۃ۔ وعظم استاذہ ابلیس۔ وشارکہ فی الاغواء والتلبیس۔ فعلی من بسط اللہ لسانہ من العلماء الاعلام۔ واطلق یدہ من الامراء والحکام۔ ان یجتہدوا فی ازالۃ بدعتہم باللسان والسنان حتی یستریح منہم العباد والبلاد والاذہان۔ الاوان بمکۃ بلد اللہ الامین۔ طائفۃ منہم شیاطین۔ فلیحذر العوام من مخالطتہم بالکلیۃ فانہا واللہ اشد من مخالطۃ الجذوم فی الاذیۃ۔ ومنہم ایضا عندنا بالمدینۃ النبویۃ۔ شرذمۃ قلیلۃ مستترۃ بالتقیۃ۔ فان لم یتوبوا

لہ ای عن ابیہ وہو عن ابیہ جدہ ہذا معاویۃ بن حیدۃ القشیری رضی اللہ عنہ اہ

کہ ہذہ الاحکام الی قولہ ویحذر یدہ السلطان الاٰ۔ لا رایدہ ازالۃ بدعۃ عما سیفصل الشیخ ادھان علی العلماء ازالۃ بدعتہم باللسان وعلی الحکام بالسنان وعلی العوام الحذر عن مخالطتہم اہ۔

نہ فرض قبول کرے نہ نفل جنکا فرمان ہے کیا تم بدکار کی بُرائیاں ذکر کرنے سے پرہیز کرتے ہو لوگ اُسے کب پہچانیں گے بدکار میں جو عیب ہیں مشہور کرو کہ لوگ اس سے بچیں یہ حدیث ابن ابی الدنیا اور حکیم اور شیرازی اور ابن عدی اور طبرانی اور بیہقی اور خطیب نے بہز بن حکیم انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی اور اُن کے آل و اصحاب اور سب پیروں پر کہ اہل سنت و جماعت مقلدین ائمہ اربعہ مجتہدین ہیں۔ بعد حمد و صلاۃ میں نے اس سوال کا مضمون بغور تمام دیکھا۔ جو حضرت جناب احمد رضا خاں نے پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اُس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے۔ اور اسے دراز عمر اور اپنی جنتوں میں ہمیشگی نصیب کرے۔ تو میں نے پایا کہ ہولناک باتیں جو ان بُری بدمذہبی والوں سے نقل کیں صریح کفر ہیں۔ اور جو ان شنیع بدعتوں کا مرتکب ہُوا۔ تو یہ لینے کے بعد سلطان اسلام کیلئے اُس کا خون[1] حلال ہے۔ اور جن جن کی تصنیفوں میں وہ اقوال ہیں وہ اس قابل ہیں کہ اُنکی زبان چبا ڈالی جائے۔ اور اُنکے ہاتھ اور انگلیاں کچل دی جائیں کہ انہوں نے شان الٰہی کو ہلکا جانا اور رسالت عامہ کے منصب کو خفیف ٹھہرایا۔ اور اپنے استاد ابلیس کی بُرائی کی اور بہکانے اور دھوکا دینے میں اُسکے شریک ہوئے۔ تو مشاہیر علما جن کی زبان کو اللہ تعالیٰ نے وسعت دی ہے۔ اور سلاطین و حکام جن کے ہاتھ کو جزا و سزا میں کشادہ کیا ہے۔ اُن سب پر فرض ہے کہ ان لوگوں کی بدمذہبیاں زائل کرنے میں علماء زبان سے سلاطین ہاتھ سے کوشش کریں تاکہ بندے اور شہر اور دین اُنکی تکلیفوں سے راحت پائیں۔ سُن لو۔ اور اللہ کے امان والے مکہ میں بھی ان شیطانوں کا ایک طائفہ ہے۔ تو عوام پر فرض ہے کہ اُنکے میل جول سے بالکل احتراز کریں۔ کہ خدا کی قسم ان سے میل جول جذامی کے میل جول سے ایذا میں سخت تر ہے نیز ان میں سے ہمارے یہاں مدینہ طیبہ میں چند گنتی کے ہیں۔ تقیہ کی آڑ میں چھپے ہوئے اگر وہ توبہ

---

[1] یعنی اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا اُنکے دادا معویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ۱۲

یہ احکام وہاں تک کہ اُنکے ہاتھ اور انگلیاں کچل دی جائیں۔ سلطان اسلام کیلئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسکی مدد کو قوت بخشے جیسا کہ ابھی شیخ تفصیل فرمائینگے کہ اُنکی بدعت کا ازالہ لازم ہے علماء پر زبان سے حکام پر سنان سے عوام پر اُن کی صحبت کے اجتناب سے ۱۲۔

نعوذ قريب تنفيرها المدينة عن مجاورتها۔ لما هو ثابت فی الحدیث الصحیح من خاصیتها۔ هذا ونسأل الله تعالی ان اراد بالناس فتنة ان یقبضنا الیه غیر مفتونین۔ وان یرزقنا حسن النیة ویجعلنا من المخلصین۔ قاله بلسانه ورقمه ببنانه احقر الوری۔ خادم العلماء والفقراء۔ شیخ المالکیة۔ بحرم خیر البریة السید احمد الجزائری المدنی مولدا الاشعری معتقدا المالکی مذهبا۔ القادری طریقة ونسبا حامدا مصلیا ومسلما معظما مبجلا۔ متمما بر عبده۔

سید احمد الجزائری

صورة ما رقمه کبیر العلماء۔ وکریم الکرماء۔ کنز العوارف۔ و معدن المعارف۔ ذو شیبة العلماء۔ الموفق من السماء۔ ذو الفیض الملکوتی۔ مولانا الشیخ خلیل بن ابراهیم الخربوتی أیده الله بالنصر اللاهوتی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العلمین۔ والصلوة والسلام علی خاتم النبیین۔ سیدنا محمد وعلی اله وصحبه اجمعین۔ والتابعین لهم باحسان الی یوم الدین۔ اما بعد۔ فتحریر علماء الاسلام۔ المقرر فی هذا المقام هو الحق المبین۔ الواجب اعتقاده باجماع علماء المسلمین حسبما حققه العالم العلامة الفاضل الکامل المولوی احمد رضا خان البریلوی فی کتابه "المعتمد المستند" ادام الله تعالی نفع المسلمین به علی الابد والله الهادی الی الصواب والیه المرجع والمآب۔ امر بکتبه خادم

خلیل بن ابراهیم الخربوتی

نہ کریں گے تو عنقریب مدینہ طیبہ اُن کو اپنی مجاورت سے نکال دیگا۔ کہ اُس کی خاصیت حدیث صحیح سے ثابت ہے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ اگر وہ لوگوں کو کسی فتنے میں ڈالنا چاہے تو ہمیں فتنے میں پڑنے سے پہلے اپنے پاس بُلالے اور ہمیں حسن نیت نصیب کرے اور ہمیں کھرا بنالے۔ اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے ہاتھ سے لکھا فقیر ترین مخلوق خادم علماء و فقراء حرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں مالکیہ کے سردار سید احمد جزائری نے کہ مدینہ میں پیدا ہوا اور عقیدے کا سُنی بندۂ خدا اور مذہب کا مالکی اور طریقہ اور نسبت کا قادری ہے۔ حمد کرتا ہوا اور درود و سلام بھیجتا ہوا تعظیم و تکریم و تکمیل کرتا ہوا۔ احمد السید الجزائری

تقریظ معظم علماء و مکرم اہل کرم خزانہ علوم و کانِ فہوم علماء میں صاحب پیری آسمان سے توفیق یافتہ، صاحب فیض ملکوت مولانا حضرت خلیل بن ابراہیم خربوتی اللہ تعالیٰ مدد الٰہی سے ان کی تائید کرے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا مالک اور درود و سلام سب سے پچھلے نبی ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے آل و اصحاب سب پر اور اُن پر جو نکوئی کے ساتھ ان کے پیرو ہیں قیامت تک حمد و صلاۃ کے بعد ان علمائے اسلام کی تحریریں جو بات اس مقام میں قرار پائی وہی حق واضح ہے جس کا اعتقاد باجماع علمائے مسلمین واجب ہے۔ بیشک عالم علامہ فاضل کامل مولوی احمد رضا خاں بریلوی نے اپنی کتاب المعتمد المستند میں تحسین کیا اللہ تعالیٰ ابد تک مسلمانوں کو اس سے نفع پہنچائے اور اللہ ہی حق کی [illegible] ڈالنے والا ہے اور اسی طرف رجوع و بازگشت ہے۔ [illegible] نے لکھنے کا حکم دیا

(مہر: [illegible])
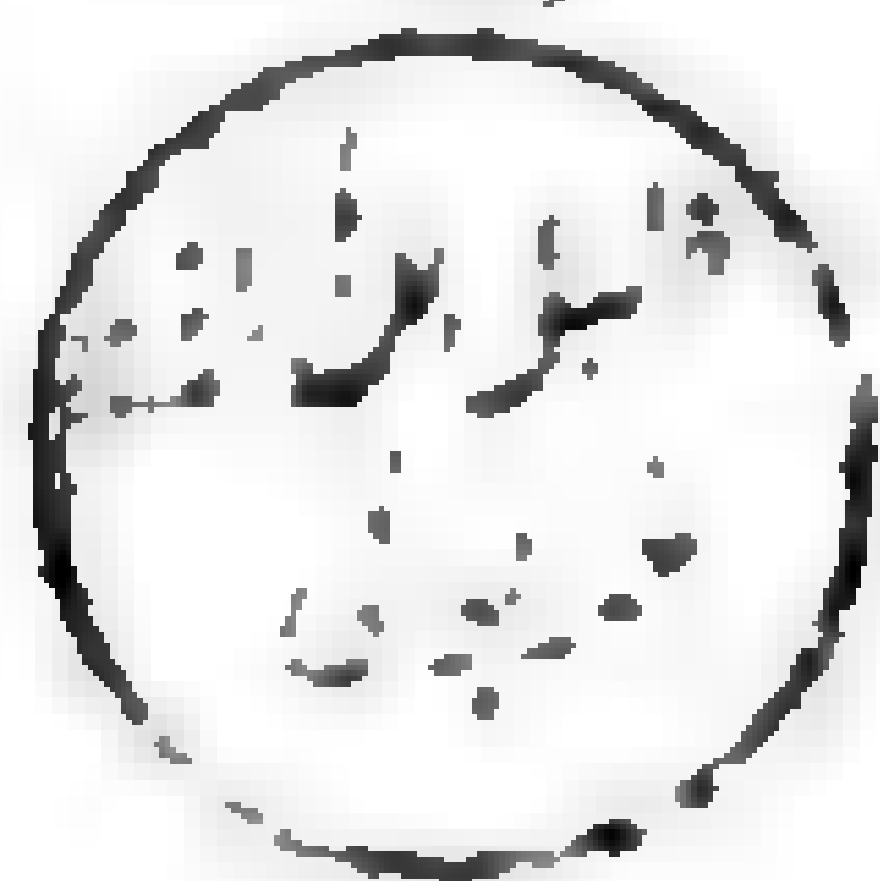
العلم الشريف بالحرم الشريف النبوی خلیل بن ابراهیم الخربوتی ۔

صورة ماحررہ الضوء المنور۔ والروح المصور۔ صورة السعادة۔ وحقيقة السيادة۔ ذو الحسنی و زیادة۔ ودلائل الخيرات۔ وجلائل المبرات۔ الحميد الرشيد۔ مولانا السيد محمد سعيد۔ شيخ الدلائل۔ لازال بالفضائل۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی به تستنجح المطالب۔ وتتيسر المآرب۔ حمداً نتمسک بيمينه۔ وننجو من المخاوف الی امنه۔ وصلوة وسلاما يتواليان ماتوالی الملوان علی سیدنا محمد ن الذی اشرقت ببعثته السماء و الارض۔ وملاذ الخلائق عند اشتداد الهول يوم العرض۔ وعلی آله الذين اقتبسوا النور من اضوائه۔ وحفظوا اقواله وافعاله فهم لمن بعدهم فی الدين قدوة۔ وفی الهدی المحمدی لكل تابع بهم اسوة۔ وبذلك كان الحفظ بهذه الشريعة الغراء مختصا بقول الصادق المصدوق لاتزال طائفة من امتی ظاهرين حتی يأتيهم امر الله وهم ظاهرون۔ امابعد۔ فان الله جلت عظمته وعظمت منته قد وفق من اخياره من عباده لخدمته هذه الشريعة الغراء۔ واهله ثواقب الافهام۔ فاذا اظلم ليل الشبهة اطلع من سماء علمه بدراً۔ فصارت بذلك محفوظة عن التغيير والتبديل۔ بنيرها بايدی العلماء النقاد جيلا بعد جيل۔ وممن اجازته العالم العلامة والبحر

حرم شریف نبوی میں علم شریف کے خادم خلیل بن خربوتی نے۔

۲۵ تقریظ انور روشن روح مجسم تصویر سعادت حقیقت سیادت صاحب خوبی و زیارت، و دلائل خوبی و فضائل محمود مہتری مولانا سید محمد سعید شیخ الدلائل ان کی فضیلتیں ہمیشہ رہیں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اللہ کے لئے وہ حمد ہے جس سے سب ارکان نکلیں مرادیں آسان ہوں وہ حمد جسکی برکت سے ہم تمسک کریں اور سب اندیشوں میں اُس کے دامن کی پناہ لیں اور وہ درود و سلام کہ پے در پے آتے رہیں جبتک صبح و شام ایک دوسرے کے بعد ہوا کریں ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جنکی رسالت سے آسمان و زمین چمک اٹھے اور جیسے دن جب جنوں کی شدت ہوگی سارا جہان انکی پناہ لیگا اور انکی آل پر جنہوں نے ان کی دشمنوں سے نور حاصل کیا انکی باتیں اور ان کے کام سب حفظ کئے تو وہ اپنے کیلئے دین میں پیشوا ہیں۔ اور روشِ محمدی میں اپنے ہر رہبر کے امام ہیں ان کے ذریعہ سے اس شریعت روشن کیساتھ بحافظت مخصوص ہوئی جس طرح انکا ارشاد ہے جو سچے ہیں اور سچے جانے گئے کہ ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ غالب رہیگا۔ یہاں تک کہ خدا کا حکم اسی حالت میں آئیگا کہ وہ غالب ہونگے حمد و صلاۃ کے بعد بیشک اللہ تعالیٰ نے جس کی عظمت جلیل اور منت عظیم ہے اپنے بندوں میں سے جسے پسند کیا اسے اس شریعت روشن کی خدمت کی توفیق بخشی اور اسے نہایت تیز فہم عطا کر کے مدد کی۔ تو جب شبہ کی رات اندھیری الٹی ہے اپنے آسمان علم سے ایک چودھویں رات کا چاند چمکاتا ہے جو اس طریقہ سے شریعت مطہرہ تغیر و تبدیل سے محفوظ ہوگئی۔ قرناً فقرناً اعلیٰ درجے کے کامل علما پر لکھنے والوں کے ہاتھوں میں اور ان میں سب سے زیادہ عظمت والوں میں سے عالم کثیر العلم دریا کے

الفہامۃ۔ حضرۃ الشیخ المولوی احمد رضا خان فقد اجاد
فی ردہ فی کتابہ المعتمد المستند۔ علی الزائغین المرتدین اہل
الفساد والنکد۔ فجزاہ اللہ عن الاسلام والمسلمین خیرا وصلی اللہ
علی سیدنا محمد وآلہ وسلم۔ قالہ بلسانہ ورقمہ ببنانہ۔ الفقیر
لربہ محمد سعید ابن السید محمد المغربی
شیخ الدلائل۔ غفر اللہ لہ وللمسلمین

(محمد سعید شیخ الدلائل)

٢٠ صورۃ ما کتبہ الفاضل الجلیل۔ والعالم النبیل۔ ذو الضیاء الشمسی۔ والنور القمری۔ مولانا محمد بن احمد العمری دام بالعیش الھنی۔ الغض الطری:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوۃ والسلام علی خاتم النبیین و
امام المرسلین۔ وتابعیہ باحسان الی یوم الدین۔ وبعد فقد
اطلعت علی رسالۃ العالم العلامۃ۔ والمرشد المحقق الفہامۃ
صاحب العوارف والمعارف۔ والمنح الالہیۃ اللطائف۔ سیدنا
الاستاذ۔ علم الدین درکنہ۔ وعماد المستفید ومنتہی المتلا الشیخ
احمد رضا خان۔ امتع اللہ بوجودہ۔ وانار سماء العلوم بانوار شہودہ
فوجدتہا محکمۃ المقاصد۔ ومتینۃ المراصد۔ ومقیدۃ الشوارد۔ وعذبۃ
المصادر والموارد۔ قد استحوذت علی شبہ الملحدین فاجتثتہا۔ و
اتت علی اسباب الزندقۃ فاستاصلتہا۔ مع وضوح الادلۃ۔ سطوع

علیم الفہم حضرت جناب مولوی احمد رضا خاں ہیں۔ کہ اُس نے اپنی کتاب معتمد المستند میں اُن کجی والے مرتدوں کا خوب کھرا ادا کیا جو فساد اور شناعت پھیلانے کے مرتکب ہوئے تو اُسے اللہ تعالیٰ اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے خیر جزا عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی آل پر درود و سلام بھیجے۔ کہا اسے اپنی زبان سے اور لکھا اسے اپنی قلم سے اور اپنے رب کے محتاج محمد سعید ابن السید محمد المغربی شیخ الدلائل نے اللہ تعالیٰ اُسکی اور سب مسلمانوں کی مغفرت فرمائے

سید محمد سعید شیخ الدلائل

۶ تقریظ فاضل جلیل، عالم نبیل، شعاع آفتاب روشنی ماہتاب والے، مولانا محمد بن احمد عمری، ہمیشہ عیش خوشگوار سرسبز و شاداب میں رہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵

سب خوبیاں خدا کو جو مالک سارے جہان کا اور درود و سلام سب نبیوں کے خاتم اور سب پیغمبروں کے امام اور اُن کے اچھے پیرؤں پر قیامت تک۔ حمد و صلاۃ کے بعد بیشک میں مطلع ہوا اس رسالہ پر جو عالم علامہ نے مرشد محقق، کثیر الفہم، عرفان و معرفت والا اللہ عزوجل کی پاکیزہ عطاؤں کے امیدوار اسرار اسناد دین کا نشان وستون اور فائدہ لینے کا معتمد دبشت پناہ فاضل حضرت احمد رضا خاں۔ اللہ تعالیٰ اُس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے اور اس کے فیض کے نور ل سے علموں کے آسمان کو روشن رکھے۔ تو میں نے اُس رسالہ کو پایا مطلبوں کا پورا کرنے والا مقاصد کی تکمیل کرنے والا اور ذہن سے نکل جانے والے مضامین کا روکنے والا جسمیں ہر صادر و وارد کے لئے آب شیریں ہے جس نے مبتدع کے تمام شبہوں کو گھیر کر ازبیخ برکندہ کر دیا۔ اور زندیقوں کی رسیوں پر حملہ کر کے انہیں جڑ سے کاٹ دیا۔ دلیلوں کی روشنی اور حجتوں کے

البراهين۔ وعن وبة المسالك وصحة الموازين۔ فجزاه الله ربه عن نبيه ودينه احسن الجزاء۔ ووفاه اجره عن الاسلام واهله بالمكيال الاوفى۔ شعر

ولا زال فی الاسلام فخرا منیرا ۔۔۔ به یهتدی فی البر والبحر من یسری

قاله فی الربیع الثانی سنة ۱۳۲۳ راجی دعائه محمد بن احمد العمری احد طلبة العلم بالحرم النبوی۔

(محمد بن احمد العمری)

۲۷ صورة ما نظم بالترصيف المسيد الشريف۔ النظيف اللطيف۔ الماهر العريف۔ ذو العز والتشريف۔ الغني عن التوصيف حضرة مولانا السيد عباس بن السيد الجليل محمد رضوان۔ شيخ الدلائل۔ عاملهما الله تعالى في اليوم العبوس بالرضوان

بسم الله الرحمن الرحيم

سبحنك ربنا لا نحصى ثناء عليك۔ ولك الحمد منك واليك۔ وصلاة وسلاما على نبيك كاشف الغمة۔ وعلى اله وصحبه هداة الامة۔ ما خط قلم۔ وخف الى مسارعة الخيرات قدم۔ اما بعد۔ فيقول فقير دعاء الاخوان۔ عباس بن المرحوم السيد محمد رضوان اطلقت عنان الطرف فی میدان براعة هذه الرسالة۔ فوجدتها رافلة من السداد والرشاد۔ وفی حلتی جمالة وجلالة۔ كافلة بالرد

ظہور کے ساتھ اور روشوں کی شیرینی اور ریز انوں کی درستی کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ اُسے اپنے دین اور اپنے نبی کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے۔ اور اسلام و مسلمین کی طرف سے سب سے زیادہ کامل پیمانے سے اُس کا ثواب پورا کرے سے

وہ ہمیشہ رہے اسلام میں اک حصین حصین، جس سے خشکی و تری والے ہدایت پائیں،

کہا اسے ہفتم ربیع الآخر میں اُن کی دُعا کے اُمیدوار محمد بن احمد العمری نے حرم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں علم کا ایک طالب ہے۔

محمد بن احمد العمری

۲۷ تقریظ محکم سید شریف پاکیزہ لطیف ماہر علامہ صاحب عز و شرف مستغنی عن المدح حضرت مولانا سید عباس بن سید جلیل محمد رضوان شیخ الدلائل اللہ تعالیٰ اس سختی کے دن میں ان دونوں کے ساتھ اپنی رضا کا معاملہ فرمائے،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵

پاکی ہے تجھے اے رب ہمارے ہم تیری تعریف شمار نہیں کر سکتے اور تیرے ہی لئے حمد ہے تجھ سے تیری ہی طرف درود و سلام بھیج اپنے نبی پر جو مشکلیں کھولنے والے ہیں۔ اور اُن کے آل و اصحاب پر کہ امت کے رہنما ہیں جب تک کوئی قلم کچھ لکھے اور نیکیوں کی طرف جلدی کرنے میں کوئی قدم ہلکا ہو حمد و صلاۃ کے بعد دعائے برادران کا محتاج عباس ابن مرحوم سید محمد رضوان کہتا ہے میں نے اس رسالہ کے کمالات حیران کن کے میدان میں نگاہ کی باگ ڈھیلی کی تو میں نے اُسے صواب و ہدایت کی پوشاک جمال و جلال میں ناز کرتا پایا کہ بدنہیوں

علی اهل البدع والضلالة۔ فهی المعتمد المستند۔ لکونها للمهتدین
مفزعا وسند۔ قد اوضحت ما ضلت فی ادراک دقائقه الافهام۔ و
حقیقة ما زلت فی حقائقه الاقدام۔ کیف لا وهو العلامة الامام
الذکی الهمام۔ النبیه النبیل۔ الوجیه الجلیل۔ وحید العصر و
الزمان۔ حضرة المولوی احمد رضا خان۔ البریلوی الحنفی۔ لا زال
روضا یانعا بالمعارف۔ وبدرا سائرا فی منازل لطائف العوارف
اجزل الله لی وله الثواب ومنحنی وایاه حسن المآب۔ ورزقنا
جمیعا حسن الختام۔ بجاه خیر الانام۔ وبدر التمام۔ علیه وعلی اله
وصحبه افضل الصلاة واتم السلام۔ کاتبه خادم
العلم وکائل الخیرات۔ فی مسجد افضل المخلوقات۔
عباس رضوان فی الیوم السابع من ربیع الثانی ÷

(عباس بن محمد سید رضوان)

۲۱ صورة ما رقمه الفاضل العقول۔ احد الفحول۔
الطیب الزکی۔ الفطن الذکی۔ الغصن المزین بالطیب
المغرسی۔ مولانا عمر بن حمدان المحرسی۔ ذکره
الفنون والفلاح ومانسی

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی خلق السموات والارض۔ وجعل الظلمت والنور
ثم الذین کفروا بربهم یعدلون۔ والصلوة والسلام علی سیدنا
محمد خاتم النبیین۔ القائل لا تزال طائفة من امتی ظاهرین علی

گمراہوں کے رد کا ذمہ لئے ہوئے ہے تو وہی معتمد و مستند ہے اس لئے کہ وہی ہدایت پانے والوں کی جائے پناہ و سند ہے اس رسالہ نے وہ باتیں ظاہر کر دیں جنکی باریکیوں تک پہنچنے میں عقلیں بہک رہی تھیں اور وہ باتیں تحقیق کیں جن کی حقیقتوں لے پانے میں قدم موں لغزشیں کیں اور کیوں نہ ہو کہ وہ اُس کی تصنیف ہے جو علامہ امام ہے تیز ذہن ہالا ہمت ہے خبردار صاحب عقل صاحب وجاہت و جلالت ہے یکتائے دہر و زمانہ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی حنفی ہمیشہ وہ معرفتوں کا پھولا پھلا باغ رہے اور علوم دقیقہ کی منزلوں میں سیر کرتا ہوا ماہِ تمام اللہ تعالیٰ مجھے اور اُسے ثواب عظیم عطا فرمائے۔ اور مجھے اور اُسے حُسن عاقبت نصیب کرے اور ہم سب کو حُسن خاتمہ روزی کرے اُن کے ہمسایہ میں جو تمام جہان کے بہتر اور چودھویں رات کے چاند ہیں اُن پر اور اُن کے آل و اصحاب پر سب سے بہتر درود اور سب سے کامل تر سلام

تحریر تاریخ ہشتم ربیع الآخر ۱۳۲۴ھ۔ راقم مسجد سردار عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں علم و دلائل الخیرات کا خادم عباس رضوان

عباس بن سید محمد رضوان

تقریظ فاضل کامل العقل، یکے از مردان میدان علم پاکیزہ ستھرے، زیرک تیز ذہن، شاخ آراستہ و پاکیزہ منبت، مولانا عمر بن حمدان محرسی ظفر و فلاح انہیں یاد رکھیں، اور کبھی نہ بھولیں،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اللہ کو جس نے زمین و آسمان بنایا۔ اور اندھیریاں و روشنی پیدا کی اس پر کافر لوگ اپنے رب کا ہمسر بناتے ہیں اور درود و سلام ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم الانبیاء پر جن کا ارشاد ہے کہ ہمیشہ میری امت سے ایک گروہ حق پر قیامت تک

الحق حتی تقوم الساعۃ رواہ الحاکم عن عمر وفی روایۃ لابن ماجہ
عن ابی ہریرۃ لا تزال طائفۃ من امتی قوامۃ علی امر اللہ لا یضرہا
من خالفہا۔ وعلی آلہ الہادین۔ واصحابہ الذین شادوا الدین۔ اما
بعد فانی قد اطلعت علی ما حررہ۔ العالم العلامۃ۔ الدراکۃ
الفہامۃ۔ ذو التحقیق الباہر جناب الشیخ احمد رضا خان۔ فی
الخلاصۃ الماخوذۃ من کتابہ المسمی بالمعتمد المستند۔ فوجدتہ
فی غایۃ التحریر۔ فللہ در مؤلفہ فلقد اماط الاذی عن طریق
المسلمین۔ ونصح للہ ولرسولہ ولائمۃ الدین ولعامتہم۔ قالہ فی
۸ ربیع الثانی عمر بن حمدان المحرسی المالکی مذہبا
الاشعری اعتقادا۔ خادم العلم ببلدۃ سید
الانام علیہ افضل الصلوۃ والسلام۔

(مہر: عمر بن حمدان المحرسی)

۲۹ صورۃ ما سطرہ حفظہ اللہ مرۃ اخری والمسک بالتکرار احق واحری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ہدی من وفقہ بفضلہ۔ واضل من خذلہ
بعدلہ۔ ولیسر المؤمنین للیسری۔ وشرح صدورہم للذکری۔
فامنوا باللہ بالسنتہم ناطقین وبقلوبہم مخلصین۔ وبما اتاہم
بہ کتبہ ورسلہ عاملین۔ والصلوۃ والسلام علی من ارسلہ اللہ
رحمۃ للعالمین۔ وانزل علیہ کتابہ المبین۔ فیہ تبیان لکل شیء
وابطال الحاد الملحدین۔ فبینہ بسنتہ الواضحۃ الادلۃ والبراہین

حق کے ساتھ غالب رہیگا اسے حاکم نے حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ہمیشہ میری اُمت کا ایک گروہ دین الٰہی پر شدت قائم رہے گا انہیں نقصان نہ دیگا جو ان کا خلاف کرے اور انکی آل پر کہ ہدایت فرمانیوالے ہیں اور اُن کے صحابہ پر جنہوں نے دین کو مضبوط کیا بعد حمد و صلاۃ بیشک میں مطلع ہوا اس پر جو تحریر کیا ایسے عالم علامہ نے کہ کمال اور اک عظیم فہم والا ہے ایسی تحقیق والا جو عقول کو حیران کرے جناب حضرت احمد رضا خان اُس خلاصہ میں جو اسکی کتاب معتمد المستند سے لیا گیا ہے تو میں نے اُسے اعلیٰ درجہ کی تحقیق پر پایا تو اللہ کیلئے ہے خوبی اس کے مصنف کی بیشک اُس نے مسلمانوں کی راہ سے ہر ایذا دہ چیز کو دور کر دیا اور اللہ اور اسکے رسول اور دین کے اماموں اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی کی۔ کہا اسے ہشتم ربیع الثانی میں عمر بن حمدان محرسی نے کہ مذہب کا مالکی اور عقیدے کا سُنی اشعری ہے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہر میں علم کا خدمت گار۔

المحرسی
عمر ابن حمدان

۲۹ عالم موصوف سلمہ اللہ تعالیٰ کی دوبارہ تحریر جو مشک جیسا مکرر کیا جائے لائق و سزاوار ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے اُسے راہ دکھائی جسے اپنے فضل سے توفیق بخشی اور اپنے عدل سے گمراہ کیا جسے چھوڑا اور ایمان والوں کو آسانی کی راہ بخشی اور نصیحت قبول کرنے کیلئے اُن کے سینے کھول دیئے۔ تو اللہ عزوجل پر ایمان لائے زبانوں سے گواہی دیتے اور دلوں سے اخلاص رکھتے اور جو کچھ انہیں اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور رسولوں نے دیا اُس پر عمل کرتے ہوئے اور درود و سلام اُن پر جنکو اللہ تعالیٰ نے سارے جہان کیلئے رحمت بھیجا اور اُن پر اپنی وہ کتاب اتاری جس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے اور بدمذہبوں کی بدمذہبی کا باطل کرنا تو اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنتوں سے ظاہر فرما دیا جنکی

وعلى آله الهادين۔ واصحابه الذين شادوا الدين۔ ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين۔ لاسيما الائمة الاربعة المجتهدين۔ ومن قلدهم من جميع المسلمين۔ اما بعد فقد سرحت نظرى فى رسالة الشيخ العالم العلامة الباقر مشكلات الامور۔ ومبين المنطوق منها والمفهوم بتوضيحه الشافى۔ وتقريره الكافى۔ الشيخ احمد رضاخان البريلوى۔ المسماة "بالمعتمد المستند" حفظ الله مهجته وادام بهجته۔ فوجدتها شافية كافية فيما ذكر فيها من الرد على من ذكر فيها وهو الخبيث اللعين غلام احمد القاديانى۔ الدجال الكذاب۔ مسيلمة آخر الزمان۔ ورشيد احمد الكنكوهى۔ وخليل احمد الانبهتى۔ واشرف على التانوى فهولاء ان ثبت عنهم ماذكره هذا الشيخ من ادعاء النبوة للقاديانى۔ وانتقاص النبى صلى الله عليه وسلم من رشيد احمد وخليل احمد واشرفعلى المذكورين فلاشك فى كفرهم ووجوب[1] قتلهم على كل من يمكنه ذلك قاله الفقير الى الله تعالى عمر بن حمدان المحرسى المالكى۔ خادم العلم بالمسجد النبوى ۔

عمر بن حمدان
المحرسى

صورة ماكتبه الفاضل الكامل۔ العالم العامل۔ الطبيب المداوى۔ لداء اهل المساوى۔ السيد محمد بن محمد المدنى الديناوى۔ نعمده الله تعالى بالفضل الحاوى

[1] وهم سلاطين الاسلام اه مصحح

دلیلیں اور حجتیں ظاہر ہیں اور اُن کی آل پر کہ رہنما ہے اور کے صحابہ پر جنہوں نے دین کو مضبوط کیا اور مذہبی کے ساتھ اُن کے پیروؤں پر قیامت تک خصوصاً چاروں ائمہ مجتہدین اور ان سیلانوں پر جو ان کے مقلد ہیں حمد و صلاۃ کے بعد میں نے اپنی نظر کو جولاں دیا حضرت عالم علامہ کے رسالہ میں جو مشکلات علوم کا کشادہ کرنے والا ہے - اور ان میں ہر منطوق و مفہوم کا اپنی توضیح شافی و تقریر کافی سے ظاہر کر دینے والا حضرت احمد رضا خاں بریلوی جس کا نام المعتمد المستند ہے - اللہ تعالیٰ اُس کی جان کی نگہبانی فرمائے اور اس کی شادمانی ہمیشہ رکھے تو اس میں جن لوگوں کا ذکر ہے اُن کے رد میں میں نے اُسے شافی و کافی پایا - اور وہ لوگ کون ہیں خبیث مردود و غلام احمد قادیانی دجال کذاب آخر زمانہ کا مسیلمہ اور رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبہٹی اور اشرف علی تھانوی تو ان لوگوں سے جبکہ وہ باتیں ثابت ہوں جو فاضل مذکور نے ذکر کیں - قادیانی کا دعویٰ نبوت کرنا اور رشید احمد اور خلیل احمد اور اشرف علی کا شان نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص کرنا - تو کچھ شک نہیں کہ وہ کفار ہیں - اور جو تسلط کا اختیار رکھتے ہیں - اُن پر واجب ہے - کہ اُن کو سزائے دیں کہا اسے اللہ تعالیٰ کے محتاج عمر بن حمدان محرسی مالکی نے کہ مسجد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں علم کا خادم ہے ۱۰

(مہر: عمر بن حمدان المحرسی ۱۳۲۰)

۳۰

تقریظ فاضل کامل، عالم باعمل، بدوؤں کی بیماریوں کے طبیب معالج، سید محمد بن محمد مدنی دیداوی، اللہ تعالیٰ اپنے فضل عمیم میں ان کو چھپا لے

لے یعنی سلاطین اسلام ۱۲ منہ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله والصلوٰة والسلام على رسول الله. وآله واصحبه ومن والاه. اما بعد فقد اطلعت على ما سطره العلامة النحرير. والذكى الشهير. الشيخ احمد رضا خان فوجدته تبصرة لاولى الالباب وترياقا لكل مسموم حائد عن الصواب. وان قوله حق. وادلته المرسومة صدق فيجب على كل مسلم العمل بمقتضاها. وتكون هجيراه. سرا وجهرا حتى ينال من الخيرات منتهاها. كتبه اسير المساوى. فقير ربه محمد بن محمد الحبيب الداوى. عفى عنه

السيد محمد حبيب الديداوى

۲۱ صورة ما سطره ذوى الخير الجارى. والمير السارى. بين الامصار والبرارى. احد الاخيار من خيار البارى. الشيخ محمد بن محمد السوسى الخيارى. المدرس بالحرم المختارى. تجلى الله تعالى عليه بشان الغفارى

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى ارسل رسوله بالهدى. ودين الحق ليظهره على الدين كله. والصلوٰة والسلام الاتمان الاكملان على افضل الخلق على الاطلاق. سيدنا محمد وعلى اله وصحبه ومن تبعه فى قوله وفعله. وعلى سائر الانبياء والمرسلين. وعلى آل وصحبه كل اجمعين. وعلى جميع عباد الله الصالحين. اما بعد. فقد

اطلعت على الرسالة التي في الرد على اهل الزيغ والكفر والضلالة التي الفها العالم الفاضل ـ الانسان الكامل ـ العلامة المحقق والفهامة المدقق حضرة الشيخ احمد رضا خان ـ اصلح الله له الحال والشان امين ـ فوجدتها كافية في الرد على هؤلاء الزائغين الملحدين المعتدين على الله تبارك وتعالى ورسول رب العلمين ـ الذين يريدون ان يطفئوا نور الله بافواههم ويابى الله الا ان يتم نوره ولو كره الكفرون ـ اولئك الذين طبع الله على قلوبهم واتبعوا اهواءهم ـ واصمهم عن الحق واعمى ابصارهم ـ وزين لهم الشيطان اعمالهم ـ فصدهم عن السبيل فهم لا يهتدون ـ وسيعلم الذين ظلموا اى منقلب ينقلبون ـ كيف لا وهى موافقة للنصوص الصريحة المشهورة الصحيحة ـ فجزى الله مؤلفها عن هذه الامة الخيرية الجزاء الاوفى ـ وقربه ومن ياوى به لديه زلفى ـ وايد بهم السنة وهدم بهم البدعة واداهم لامة محمد صلى الله تعالى عليه وسلم نفعهم ـ امين

كتبه ـ الفقير الى الله البارى محمد بن محمد السوسى الخيارى ـ خادم العلم الشريف بها ◦

محمد السوسى
الخيارى

میں اس رسالہ پر مطلع ہوا جو کجی والے کافروں گمراہوں کے رد میں ہے۔ جسے عالم فاضل انسان کامل علامہ محقق فہامہ مدقق حضرت جناب احمد رضا خان نے تالیف کیا۔ اللہ اس کا حال اور کام اچھا کرے۔ آمین ایسا ہی کر تو میں نے اسے پایا کہ ان گمراہ بے دینوں کے رد میں شافی وکافی ہے جنہوں نے خود اللہ عزوجل اور رب العالمین کے رسول پر زیادتی کی جو یہ چاہتے ہیں کہ اپنے مونہوں سے اللہ کا نور بجھا دیں اور اللہ نہ مانیگا مگر اپنے نور کا پورا کرنا پڑے برا مانا کریں کافر۔ یہ لوگ وہ ہیں جن کے دلوں پر اللہ تعالےٰ نے مہر کر دی اور یہ لوگ اپنی خواہش نفسانی کے پیچھے ہیں اور اللہ نے انہیں حق سے بہرا کر دیا۔ اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں اور شیطان نے ان کی نظروں میں ان کے کام اچھے کر دکھائے تو انہیں راہ حق سے روک دیا۔ کہ وہ ہدایت نہیں پاتے اور اب جانا چاہتے ہیں کہ کس پلٹے پر پلٹا کھائیں گے۔ کیوں نہ ہو کہ یہ رسالہ صریح ومشہور وصحیح نصوص کے موافق ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے مؤلف کو اس بہترین امت سے نہایت کامل جزا عطا فرمائے اور اسے اور جتنے لوگ اس کی پناہ میں ہیں۔ انہیں اپنے پاس قرب بخشے اور اس سے سنت کو قوت دے اور بدعت کو ڈھائے اور امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے اس کا نفع ہمیشہ رکھے اے اللہ ایسا ہی کر اسے لکھا

اللہ عزوجل خالق عالم کے محتاج

محمد بن سعید خیادی نے کہ

علم شریعت کا خادم ہے

(مہر) اسنوی الخیادی

الكلم العلية لمفتي الشافعية

۲۳ صورة ما كتبه حائز العلوم النقلية. وناثر الفنون العقلية. الجامع بين شرف النسب والحسب. وارث العلم والمجد ابا عن اب. المحقق الالمعي. والمدقق اللوذعي مفتي الشافعية. بالمدينة المحمية. مولانا السيد الشريف احمد البرزنجي. عمت فيوضه كل رومي وزنجي.

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي وجب له الكمال المطلق لذاته في ذاته وصفاته الذي يسبح له ويقدسه عن كل نقص من في ارضه وسماواته وتعالت حقيقته عن الشريك والنظير. فليس كمثله شيء وهو السميع البصير. كلامه الازلي هو الصدق وعين اليقين. وقوله الفصل والحق المبين. وافضل الصلوة والتسليم. واكمل التحية والبركة والتكريم. على سيدنا ومولانا محمد الذي اصطفاه ربه على العلمين. واتاه علم الاولين والاخرين. وانزل عليه القران المجيد لا ياتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه تنزيل من حكيم حميد

برکاتِ مدینہ

از عمدۂ شافعیہ

تقریظ جامع علوم نقلیہ، واصل فنون عقلیہ، جامع شرافت حسب ونسب، آبا واجداد سے وارث علم وشرف محقق صاحب ذہن، نقاد، مدقق، تیز ذہن، مدینہ طیبہ میں شافعیہ کے مفتی مولانا سید شریف احمد برزنجی، ان کا فیض ہر سیاہ وسفید کو شامل ہو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

سب خوبیاں اس خدا کو جسے اپنی ذات سے ہر کمال ذاتی وصفاتی لازم ہے وہ جس کی تسبیح کرتا اور ہر نقص سے اسکی پاکی بولتا ہے جو کچھ کہ اسکی زمین اور آسمانوں میں ہے اور اسکی ذات شریک ومشابہ سے بلند وبالا ہے تو کوئی چیز اس جیسی نہیں وہی سنتا اور دیکھتا اس کا کلام قدیم سچ وخالص یقین ہے اور اس کا قول حق وباطل میں فیصلہ فرما دینے والا اور صریح حق ہے اور سب سے بہتر درود وسلام اور سب سے کامل تر رحمت وبرکت وتعظیم ہمارے سردار ومولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جن کو ان کے رب نے تمام جہان سے چن لیا اور ان کو سب اگلوں پچھلوں کا علم عطا فرمایا۔ اور ان پر قرآن عظیم اتارا جس کی طرف باطل کو راہ نہیں نہ آگے سے نہ پیچھے سے حکمت والے سراہے گئے کا اتارا ہوا اور

وخصہ بالکمالات التی لا تستقصی۔ وعلمہ المغیبات التی لا تحصی فهو افضل الخلق ذاتا وشمائل علی الاطلاق۔ واکملهم عقلا وعلما وعملا بلا شقاق۔ وختم بہ النبیین فلا رسول ولا نبی بعدہ۔ و ابد شریعتہ فلا تنسخ حتی تقوم الساعۃ وینجز اللہ وعدہ۔ و الہ الطیبین الطاہرین۔ واصحابہ المؤیدین بنصر اللہ علی عدوہم حتی اصبحوا ظاہرین۔ اما بعد فیقول المحتاج الی عفو ربہ المنجی السید احمد بن السید اسمعیل الحسینی البرزنجی۔ مفتی السادۃ الشافعیۃ۔ فی مدینۃ خیر البریۃ۔ علیہ افضل الصلوۃ والتحیۃ انی قد وقفت ایہا العلامۃ النحریر۔ والعلم الشہیر۔ ذو التحقیق والتحریر۔ والتدقیق والتحبیر۔ عالم اہل السنۃ والجماعۃ۔ جناب الشیخ احمد رضا خان البریلوی۔ ادام اللہ توفیقہ وارتفاعہ علی خلاصۃ من کتابک المسمی بالمعتمد المستند۔ فوجدتہا علی اکمل الدرجات۔ من حیث الاتقان والمنتقد۔ وقد ازلت بہا الاذی عن طریق المسلمین۔ ولصحت فیہا للہ ولرسولہ ولائمۃ الدین واثبت فیہا ببراہین الحق الصحیحۃ۔ وامتثلت فیہا قولہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الدین النصیحۃ۔ فہی وان کانت غنیۃ۔ عن الاطراء والتبجیل۔ والثناء الجمیل۔ لکنی احببت ان اجاریہا فی رہانہا۔ واجلو عن بعض الوجوہ فی مضمار تبیانہا۔ لکی اشارک صاحبہا فیما استوجبہ من الحظ الجمیل۔ والاجر المدخر عند اللہ والثواب الجزیل۔ فاقول اما ماذکر عن غلام احمد القادیانی من دعواہ مماثلۃ المسیح ودعواہ الوحی الیہ والنبوۃ وتفضیلہ

اور انہیں ایسے کمالات کے ساتھ خاص کیا۔ جن کا احاطہ نہیں ہوسکتا۔ اور انہیں اتنے غیبوں
کے علم دیئے۔ جن کا شمار نہیں تو وہ مطلقًا تمام جہان سے افضل ہیں۔ ذات میں بھی
صفات میں بھی اور عقل وعلم میں بلا خوف تمام جہان سے کامل تر ہیں اور اُن پر انبیاء کو ختم
فرمادیا ہیں تو اُن کے بعد کوئی رسول ہے نہ نبی اور اُنکی شریعت ابدی کیا۔ تو قیامت
تک منسوخ نہ ہوگی اور اللہ اپنا وعدہ پورا کریگا۔ اور انکی ستھری پاکیزہ آل اور اُن
کے اصحاب پر کہ مدد الٰہی نے دشمنوں پر جنکی تائید فرمائی۔ یہانتک کہ وہی غالب ہوئے
حمد وصلاۃ کے بعد کہتا ہے وہ جو اپنے رب نجات دہندہ کے عفو کی طرف محتاج ہے
سید احمد بن سید اسماعیل حسینی برزنجی کہ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مدینہ
طیبہ میں شافعیہ کا مفتی ہے اے علامہ کمال ماہر مشہور ومشتہر صاحب تحقیق وتنقیح وتدقیق و
تزیین عالم اہل سنت وجماعت جناب حضرت احمد رضا خاں بریلوی تعالیٰ اُسکی
توفیق اور بلندی ہمیشہ رکھے ہیں آپ کی کتاب المعتمد المستند کے خلاصہ پر واقف ہوا۔ تو میں
نے اُسے مضبوطی اور پرکھ کے اعلیٰ درجے پر پایا۔ اس کے سبب آپ نے مسلمانوں
کی راہ سے ہر تکلیف دہ چیز ہٹا دی اور اُس میں آپ نے اللہ اور رسول اور ائمہ دین
کی خیر خواہی کی اور آپ نے اُس میں حق کی ٹھیک دلیلوں سے ثبوت دیا۔ اور اس میں آپ
نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی تعمیل کی۔ کہ دین خیر خواہی ہے تو
آپ کی تحریر اگرچہ مداحی اور تعظیم اور اچھی تعریف سے بے نیاز ہے مگر مجھے پسند آیا کہ اُس
کی جولانگاہ میں میں بھی اُس کا ساتھ دوں اور اُس کے بیان روشن کے میدان میں بعض
اور وجوہ ظاہر کردوں تاکہ میں مصنف رسالہ کا شریک ہو جاؤں اُس اچھے حصہ میں جو
اُس نے اپنے لئے واجب کرلیا۔ اور اُس اجر اور عمدہ ثواب میں جو اللہ عزوجل
کے پاس ذخیرہ ہے۔ تو میں کہتا ہوں وہ جو غلام احمد قادیانی کے اقوال ذکر کیے
کہ مثیل مسیح ہونے اور اپنی طرف وحی آنے اور نبی ہونے اور بعض انبیاء سے

على كثير من الانبياء وغير ذلك من الاباطيل. التى تمجها الاسماع و
ينفر عنها مستقيم الطباع. فهو فى ذلك اخو مسيلمة الكذاب. واحد
الدجالين بلا ارتياب. لا يقبل الله منه علما ولا عملا ولا توكلا.
ولا صرفا ولا عدلا. لانه قد مرق عن دين الاسلام مروق السهم
عن الرمية. وكفر بالله ورسوله وآيات الجليلة. فيجب على كل
مؤمن يخشى الله وعذابه. ويرجو رحمته وثوابه. ان يجتنبه
واحزابه. وان يفر منه فراره من الاسد والمجذوم. لان قربه
دار سار. وبلاء جار وشوم. وكل من رضى بشئ من مقالاته
الباطلة واستحسنه او اتبعه عليها فهو كافر فى ضلال مبين.
اولئك حزب الشيطان. الا ان حزب الشيطان هم الخاسرون.
لانه قد علم بالضرورة من الدين. ووقع الاجماع من اول الامة
الى آخرها بين المسلمين. على ان نبينا محمدا صلى الله تعالى عليه
وسلم خاتم النبيين. وآخرهم لا يجوز فى زمانه. ولا بعده نبوة
جديدة لاحد من البشر. وان من ادعى ذلك فقد زندق. وزعم
الفرقة المسماة بالاميرية والفرقة المسماة بالنذيرية والفرقة
المسماة بالقاسمية. وقولهم لو فرض فى زمنه صلى الله تعالى
عليه وسلم بل لو حدث بعده نبى جديد لم يخل ذلك بخاتميته الخ
فهو قول صريح فى تجويز نبوة جديدة لاحد بعده ولا شك
ان من جوز ذلك فهو كافر باجماع علماء المسلمين. وهم عند
الله من الخسرين ردعليهم وعلى من رضى بمقالتهم تلك. ان لهم
يتولوا غضب الله ولعنته. الى يوم الدين. واما الفرقة الوهابية

اپنے افضل ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کے سوا اور باطل باتیں جنہیں سنتے ہی کان
چھینک دیں اور راستی والی طبیعتیں اُن سے نفرت کریں تو وہ ان باتوں میں مسیلمہ کذاب کا
بھائی ہے اور بلاشبہ دجالوں میں کا ایک ہے۔ اللہ تعالیٰ نہ اُس کا علم قبول کرے نہ عمل
نہ کوئی نہ فرض نہ نفل اس لئے کہ وہ دین اسلام سے نکل گیا۔ جیسے تیر نکل جاتا ہے
نشانے سے اور اللہ اور اس کے رسولوں اور اُس کی روشن آیتوں کے ساتھ کفر کیا۔ تو
واجب ہے ہر مسلمان پر جو اللہ اور اس کے عذاب سے ڈرے اور اسکی رحمت اور ثواب
کا امیدوار ہو کہ اُس سے اور اس کے گروہ سے پرہیز کرے اور اس سے ایسا بھاگے جیسا
شیر اور جذامی سے بھاگتا ہے اس واسطے کہ اُس کے پاس پھٹکنا سرایت کرنیوالا مرض
اور چلتی ہوئی بلا و نحوست ہے اور جو کوئی اُسکی باطل باتوں میں اسے کسی بات پر راضی
ہو یا اُسے اچھا جانے یا اُس میں اُسکی پیروی کرے تو وہ بھی کافر کھلی گمراہی میں ہے۔ یہی
لوگ شیطان کے گروہ زیاں کار ہیں۔ اس لئے کہ دین سے بالضرورہ تعلیق ہے۔ اور
تمام اُمتِ اسلام کا اول سے آخر تک اجماع ہے کہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم سب انبیاء کے خاتم اور سب پیغمبروں سے پچھلے ہیں نہ اُن کے زمانہ میں کسی شخص
کیلئے نئی نبوت ممکن نہ اُن کے بعد اور اس کا دعویٰ کرے وہ بے شبہ کافر ہے۔ اور
رہے امیر احمد اور نذیر حسین اور قاسم نانوتوی کے فرقے اور انکا کہنا کہ اگر حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں کوئی نبی فرض کیا جائے بلکہ اگر حضور کے بعد کوئی نبی پیدا ہو
تو اس سے خاتمیتِ محمدیہ میں کوئی فرق نہ آئیگا الخ اگر تو اس قول سے صاف ظاہر ہے کہ یہ
لوگ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوتِ جدیدہ ملنی جائز مانتے ہیں اور کچھ شک نہیں
کہ جو اسے جائز مانے وہ باجماع علمائے اُمت کافر ہے اور اللہ کے نزدیک زیاں کار
اور اُن لوگوں پر اور جو انکی اس بات پر راضی ہوا۔ اس پر اللہ کا غضب اور
اُس کی لعنت [illegible] ہے۔ اگر تائب نہ ہوں اور رہ وہ جو طائفہ [illegible]

الکذابیۃ اتباع رشید احمد الکنکوھی القائل بعدم تکفیر
من یقول بوقوع الکذب من اللہ بالفعل تعالی اللہ عما یقولون
علوا کبیرا۔ فلا شک ان من یقول بوقوع الکذب من اللہ تعالی
کافر معلوم کفرہ من الدین بالضرورۃ ومن لا یکفرہ فھو شریکہ
فی الکفر لان القول بوقوع الکذب من اللہ تعالی یؤدی الی ابطال
جمیع الشرائع المنزلۃ علی نبینا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وعلی
من قبلہ من الانبیاء والمرسلین۔ لان القول بذلک مستلزم لعدم
الوثوق لشئی من الاخبار التی اشتملت علیہا کتب اللہ المنزلۃ
فلا یتصور مع ذلک ایمان وتصدیق جازم بشئی منہا مع ان شرط
الایمان وصحتہ التصدیق الجازم لجمیع ذلک قال اللہ تعالی
قولوا امنا باللہ وما انزل الینا وما انزل علی ابراھیم واسمعیل و
اسحٰق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسی وعیسی وما اوتی
النبیون من ربھم لا نفرق بین احد منہم ونحن لہ مسلمون
فان امنوا بمثل ما امنتم بہ فقد اھتدوا وان تولوا فانما ھم
فی شقاق فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم ؁ ولان الرسل
کلھم اجمعین۔ قد اتفقوا علی صدقہ سبحنہ وتعالی فی جمیع
کلامہ فحینئذ یکون القول بوقوع الکذب من اللہ تعالی تکذیبا
بجمیع الرسل ولا شک فی کفر من یکذبھم ولا یلزم فی ذلک
دور بین تصدیق الرسل للہ تعالی وبین تصدیق اللہ للرسل
بالمعجزات۔ لان التصدیق بالمعجزات تصدیق بالفعل۔ و
تصدیق الرسل للہ تعالی تصدیق بالقول فانفکت الجھتان

کذا یہ رشید احمد گنگوہی کا پیرو ہے جس کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ سے وقوع کذب بالفعل ماننے والے کو کافر نہ کہنا چاہیئے۔ اللہ نہایت بلند ہے۔ ان کی باتوں سے تو کوئی شبہ نہیں کہ جو باری تعالیٰ سے وقوع کذب بالفعل ماننے کافر ہے اور اس کا کفر دین کی اُن بدیہی باتوں سے ہے جو خاص و عام کسی پر مخفی نہیں اور جو اسے کافر نہ کہے وہ کفر میں اس کا شریک ہے کہ اللہ عزوجل سے وقوع کذب ماننا اُن سب شریعتوں کے ابطال کا باعث ہے جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن سے اگلے انبیاء و مرسلین پر اتاری گئیں کہ اس سے لازم آئیگا کہ دین کی کسی خبر پر اعتبار نہ کیا جائے۔ جن پر اللہ کی اتاری ہوئی کتابیں مشتمل ہیں اور اس بہ حالت بلیں نہ ایمان معقول نہ ان ہیں کسی کی یقینی تصدیق متصور حالانکہ ایمان اور صحت ایمان کی شرط یہی ہے کہ پورے یقین کیساتھ اُن سب خبروں کی تصدیق کی جائے اللہ عزوجل اپنے بندوں سے فرماتا ہے یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اتار کیا اور جو اتارا گیا ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب اور بنی اسرائیل کی شاخوں کی طرف اور اس پر جو کچھ عطا کئے گئے۔ موسیٰ اور عیسیٰ اور جو کچھ اور نبی اپنے رب کے پاس سے دیئے گئے۔ ہم اُن میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے اور ہم اس کے حضور گردن رکھے ہوئے ہیں تو یہ یہود نصاریٰ وغیرہ ہم تمہارے مخالفین اگر اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم لائے جب تو راہ پاگئے اور اگر منہ پھیریں تو وہ بڑے جھگڑالو ہیں۔ تو اے نبی قریب ہے اکہ اللہ تعالےٰ تجھے ان کے شر سے کفایت کریگا اور وہی ہے سننے اور جاننے والا اور اس لیے کہ تمام انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کا اتفاق ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے تمام کلام میں سچا ہے تو حق سبحانہ و تعالیٰ سے وقوع کذب ماننا اللہ تعالیٰ کے تمام رسولوں کی تکذیب ہوگا اور انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے جھٹلانیوالے کے کفر میں کوئی شک نہیں اور اس میں اس بنا پر کہ رسولوں نے اللہ تعالیٰ کی تصدیق کی اور اللہ عزوجل نے معجزات عطا فرما کر اُن کی تصدیق فرمائی۔ کسی شئے کا اپنے نفس پر موقوف ہونا لازم

كما وضحه صاحب المواقف۔ واما استناد هذه الفرقة الضالة
فى تجويز الكذب على الله سبحنه وتعالى عما يقولون علوا كبيرا
الى تجويز بعض الائمة الخلف فى وعيد الله للعصاة۔ فهو
استناد باطل۔ لان كل اية ونص شرعى مشتمل على وعيد
لبعض العصاة اذا كان ذلك الوعيد فى تلك الاية والنص
مطلقا فهو مقيد بمشية الله تعالى بلا ريب لقوله تعالى ان الله
لا يغفر أن يشرك به ويغفر مادون ذلك لمن يشاء۔ اما بالنظر
الى كلامه النفسى الازلى فلانه صفة واحدة فالقيد والمقيد
فيه ما مجتمعان ازلا وابدا لا يفترقان۔ واما بالنظر للوحى المنزل
فالاطلاق والقيد يفترقان بحسب تعدد الايات وافتراقهما
فكل مطلق فيهما محمول على المقيد منهما كما هى القاعدة الاصولية
فكيف يتصور مع هذه الزومر القول بالكذب على الله جل شانه
عند من يقول بجواز خلف الوعيد۔ والله المستعان على ما تصفون
واما قول رشيد احمد الكنكوهى المذكور فى كتابه الذى
سماه بالبراهين القاطعة ان هذه السعة فى العلم ثبتت
للشيطان وملك الموت بالنص واى نص قطعى فى سعة علم
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم حتى ترد به النصوص
جميعا ويثبت شرك الخ فهو كفر من وجهين۔ الوجه الاول
انه صريح فى ان ابليس واسع العلم دونه صلى الله تعالى عليه
وسلم وهذا استخفاف صريح به صلى الله تعالى عليه وسلم
والوجه الثانى انه جعل اثبات سعة العلم لرسول الله صلى الله

نہ آئیگا اس لئے کہ اللہ عزوجل نے جو انبیاء علیہم السلام کی تصدیق معجزات سے فرمائی۔
وہ ایک فعل کے ساتھ تصدیق ہے (کہ اظہارِ معجزہ فعل الٰہی ہے) اور رسولوں کا اللہ
عزوجل کی تصدیق کرنا قول سے ہے تو جہتیں جدا ہو گئیں جیسا کہ صاحب مواقف نے اسکی
توضیح کی اور وہ جو اس گمراہ فرقے نے مسئلہ امکانِ کذب میں جس سے اللہ پاک و برتر اور
بہت بلند ہے۔ اس کی سند لی ہے۔ کہ بعض ائمہ جائز رکھتے ہیں کہ گنہگار کو بخشدے
اور عذاب نہ کرے اُنکی یہ سند باطل ہے اس لئے کہ ہر آیت یا نص شرعی کہ بعض
گنہگاروں کیلئے کسی وعید پر مشتمل ہو۔ اگر وہ وعید اُس آیت یا نص میں بظاہر مطلق بھی چھوڑ دی
گئی ہو تو بلا شبہ وہ حقیقۃً مشیتِ الٰہی کے ساتھ مقید ہے کہ اللہ عزوجل خود فرماتا
ہے بیشک اللہ تعالیٰ کفر کو نہیں بخشتا اور اس کے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے گا بخشدیگا
اگر اللہ عزوجل کے کلام نفسی قدیم کی طرف دیکھئے تو وہاں تو اس مطلق کا مقید ازل تا ابد
ہمیشہ مجتمع ہیں جنہیں کبھی جدائی نہیں اور اگر اتاری ہوئی وحی کی طرف نظر کرو تو اس میں
ازانجا کہ آیات متعدد و جُدا جُدا ہیں قید و اطلاق الگ الگ ہو گئے۔ مگر ان میں جو مطلق
ہے مقید پر محمول ہے جیسا کہ اصول کا قاعدہ ہے۔ ان وجوہ کے ہوتے ہوئے کس
طرح متصور ہو سکتا ہے۔ کہ اللہ عزوجل کے کذب کا قول قطعی و یقینی جائز ماننے
والوں پر لازم آئے اور اللہ عزوجل اس سے بلند و بالا ہے۔ ان لوگوں کی باتوں پر اور
وہ جو رشید احمد گنگوہی نے اپنی کتاب براہینِ قاطعہ میں لکھا ہے۔ کہ شیطان و ملک الموت
کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخرِ عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نص قطعی ہے۔ کہ جس سے
تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ تو رشید احمد گنگوہی کا یہ کہنا دو وجہ
سے کفر ہے۔ ایک یہ کہ اس میں اسکی تصریح ہے کہ ابلیس کا علم وسیع ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضور
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اور یہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی شان گھٹانا ہے۔۔ دوسرے یہ کہ اس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

تعالی علیہ وسلم شرکا وقد نص ائمة المذاهب الاربعة علی ان
من استخف برسول اللہ کافر۔ وان من جعل ما ھو من الایمان
شرکا وکفرا کافر۔ واما قول اشرف علی التانوی ان صح الحکم
علی ذات النبی المقدسة بعلم المغیبات کما یقول بہ زید
فالمسئول عنہ انہ ماذا اراد بھذا بعض الغیوب ام کلھا۔ فان
اراد البعض فای خصوصیة فیہ لحضرة الرسالة فان مثل
ھذا العلم حاصل لزید وعمرو بل لکل صبی ومجنون۔ بل
لجمیع الحیوانات والبھائم الخ فحکمہ ایضا انہ کفر صریح بالاجماع
لانہ اشد استخفافا برسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم من
مقالة رشید احمد السابقة۔ فیکون کفرا بطریق الاولی۔ و
موجبا لغضب اللہ ولعنة الی یوم الدین۔ فھم جدیرون بقولہ
تعالی قل اباللہ وآیتہ ورسولہ کنتم تستھزءون۔ لا تعتذروا
قد کفرتم بعد ایمانکم الخ ھذا حکم ھؤلاء الفرق والاشخاص
ان ثبتت عنھم ھذہ المقالات الشنیعة۔ فنسأل اللہ الحنان
المنان۔ ان یثبتنا علی الایمان۔ والتمسک بسنة سیدولد عدنان
وان یحفظنا من نزغات الشیطان۔ ووساوس النفوس واوھامھا
الباطلة مدی الازمان۔ وان یجعل مآلنا الی فسیح الجنان۔ و
صلی اللہ تعالی وسلم وبارک علی سیدنا محمد سید الانس والجان
والحمد للہ رب العالمین۔ امر بکتابتہ المحتاج الی عفو ربہ
البجی۔ السید احمد بن السید اسمٰعیل الحسینی البرزنجی
مفتی السادة الشافعیة بمدینة خیر البریة علیہ افضل الصلوٰة والتحیة ؛

السید احمد البرزنجی

کے علم کی وسعت ماننے کو شرک ٹھہرایا اور چاروں مذہب کے اماموں نے تصریحات فرمائی
ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس کو ہلکا بتانے والا کافر ہے اور یہ کہ جو کوئی ایمان
کی کسی بات کو شرک و کفر ٹھہرائے وہ کافر ہے۔ اور وہ جو اشرف علی تھانوی نے کہا کہ آپ کی
ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ
اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں۔ تو اس میں
حضور کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علمِ غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات
و بہائم کے لئے حاصل ہے۔ تو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ وہ کھلا ہوا کفر ہے۔ بالاتفاق
اس لئے کہ اس میں رشید احمد کے اُس قول سے بھی زیادہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیصِ شان ہے تو بدرجۂ اولیٰ کفر ہوگا اور قیامت تک اللہ تعالیٰ
کے غضب اور لعنت کا موجب تو یہ لوگ اس آیۂ کریمہ کے سزاوار ہیں۔ کہ اے نبی! ان
سے فرما دے۔ کیا اللہ اور اُسکی آیتوں اور اُس کے رسول کے ساتھ ٹھٹھا کرتے تھے
بہانے نہ بناؤ۔ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔ یہ حکم ہے ان فرقوں اور ان شخصوں
کا اگر اُن سے یہ شنیع باتیں ثابت ہوں۔ تو اللہ بڑے رحم والے بڑے احسان
والے سے ہم سوال کرتے ہیں۔ کہ ہمیں ایمان پر قائم رکھے اور سید عالم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کا دامن ہمارے ہاتھ سے کبھی نہ چھڑائے اور شیطان
کے جھٹکوں اور نفس کے وسوسوں اور اندھے کر دینے والے وہموں سے ہمیں ہمیشہ محفوظ
رکھے اور ہمارا ٹھکانہ درجاتِ جنت میں کرے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم سردار انس و جان پر درود بھیجے۔ اور سب خوبیاں خدا کو جو سارے جہان
کا مالک ہے ان کے لکھنے کا حکم دیا اس نے جو اپنے رب نجات و بہبود کے عفو کا
محتاج ہے سید احمد بن سید اسمعیل حسینی برزنجی جو حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مدینہ شریف میں شافعیہ کا مفتی ہے۔

سید احمد
برزنجی

۲۳ صورة ما رقمه الفاضل الشهير من هو في بلاد الفهم كامير ولسلطان العلم مثل وزير مولينا الشيخ محمد العزيز الوزير المالكي المغربي الاندلسي المدني التونسي حفظه الله تعالى عن كل ما يشين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله المنعوت بصفات الكمال. الواجب تقديسه وتنزيهه عما لا يليق في الاعتقاد والمقال. والصلوة والسلام على نبيه. ومصطفاه وحبيبه وخيرته من خلقه ومجتباه. المبرء من كل ما يشين. المستوجب من تنقصه كل هوان ثم عذاب مهين وعلى آله وصحبه هداة الانام. الناقلين من دينه القويم ما تنتفي معه نزغات وترهات الاوهام. وكل ذلك من معجزاته على ممر الدهور والاعوام. اما بعد فقد طالعت ما حرر في هذه الرسالة السنية. من فضائح هاته الفرق وضلالها الابليسية. وقضيت من ذلك العجب. كيف زخرف لهم الشيطان ما اراد وبلغ منهم الارب. واختلق لهم انواعا من الكفر فهم فيها يعمهون. وتفننوا في سلوكها فهم من كل حدب ينسلون. حتى اعتدوا الى جانب الرب الكريم. وسلكوا ... خبيثا. ومن اصدق من الله حديثا وتجرؤا على خاتم رسله المنتخب. من صميم الصميم. المنزل عليه وانك لعلى خلق عظيم. وما سطر بعدها من الفتاوى ...

تقریظ فاضلِ نامور جو کشورِ فہم میں مثل حاکم ہیں، اور سلطانِ علم کے لئے بجائے وزیر مولانا حضرت محمد عزیز وزیر مالکی مغربی اندلسی مدنی، تونسی اللہ تعالیٰ انہیں ہر بدی سے محفوظ رکھے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد اُس خدا کو جو صفات کمال کے ساتھ موصوف ہے۔ دل کے اعتقاد اور زبان کے قول
میں ہر ناسزا بات سے اسکی شان کو منزہ جاننا اور پاکی بولنا فرض ہے اور اللہ تعالےٰ
درود بھیجے اپنے نبی اور اپنے چنے ہوئے اور اپنے پیارے اور تمام مخلوق میں سے اپنے
پسندیدہ اور اپنے برگزیدہ پر جو ہر عیب سے منزہ ہیں۔ جو اُن کی تنقیصِ شان کرے دنیا
میں ہر خواری اور آخرت میں ذلت دینے والے عذاب کا مستحق ہے اور اُن کے آل
واصحاب رہنمایانِ خلق پر کہ نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے دینِ صحیح سے اُن
باتوں کی روایت کرنے والے ہیں۔ جن سے شیطانی جھگڑے اور وہموں کی بناوٹیں
دفع ہو جائیں۔ یہ سب حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزوں سے ہیں کہ
زمانوں اور برسوں کے گزرنے تک رہیں گے۔ حمد و صلاۃ کے بعد جو کچھ اس رسالہ
پرنور میں اُن فرقوں کی رسوائیاں اور انکی شیطانی گمراہیاں لکھی ہیں میں نے دیکھیں
مجھے اس سے سخت ہی اچنبا ہوا۔ کہ شیطان نے اپنی خواہشوں کو ان کے سامنے کیسا کچھ آراستہ
کیا اور ان میں اپنی مراد کو پہنچ گیا۔ اور طرح طرح کے کفر اُن کیلئے گھڑے تو وہ ان میں اندھے ہو
رہے ہیں اور وہ اُن کفروں کی راہ میں قسم قسم کے ہو گئے تو وہ ہر اونچے طرف سے ڈھال کی طرف ڈھلک رہے
ہیں یہاں تک کہ خود رب کریم کی بارگاہ میں حملہ کر بیٹھے اور نہایت گندی اچھلے اور اللہ سے زیادہ کس کی بات
سچی ہے اور ان پر جرأت کی جو سب رسولوں کے خاتم اور خالص خالص چنے ہوئے ہیں جن پر یہ خطا

الاجوبة المرضية المحتفة لتلك الاباطيل من اصلها. القاطعة بسنان الحق ورماح الفضل فى اعناقها ونحرها. فذهبت هباء منثورا لا يذكر. وانى نظلام الدجور بقاء مع الصبح المنير الابهر. سيما ما نقمه وهذبه صاحب الراية العلمية. حامل لواء مذهب ابن ادريس بالبلدة الطيبة الزكية. مفتى الانام. قدوة العلماء الاعلام. الآتى من البراعة والبلاغة فى كل منزع لطيف. شيخنا واستاذنا سيدى احمد البرزنجى الشريف. جزى الله جميعهم خير الجزاء. ومنهم بره الجزيل الاوفى. فلم يبق لمثلى مقال. وانى لاذكر مع الرجال. وهل يذكر مع الصقر الفراش. او يقاس مرأى الفرش بنظر الخفاش لكن خشيت من عدم الاجابة لهذا الشان. وان كنت بعيد الشأو عن فرسان هذا الميدان. ورجوت ان تنالنى مع هؤلاء الفحول بهم صبابة. وافوز بالقداح المعلى فى زمرة تلك العصابة. وانتظم فى سلك من انتضى سيفه نصرة للدين والله يهدى للحق وبه استعين. فاقول مقتفيا سبيل شيخنا المذكور. ضاعف الله للجميع الاجور. فيما نقحه من التحرير و التاصيل. وهذبه من التفريع والتفصيل. ان انطباق الكليات على الجزئيات. وادخال هؤلاء الفرق تحت قواعد الشريعة المطهرة. وتنزيل الاحكام بمقتضاها قد حرره سادتنا بالاجوبة المذكورة بما لامزيد عليه ولا ارتياب. ولا شك فيه. وانما القصد جلب بعض نصوص توجب الاعتضاد. وتحكم اساس

اترا کہ بیشک تم عظیم خلق پر ہو میں نے وہ فتاویٰ اور پسندیدہ جواب دیکھے جو اس رسالہ
کے آخیر میں لکھے گئے۔ جنہوں نے ان باطل اقوال کو جڑ سے اکھیڑ کر پھینک دیا اور حق
کے بھالے اور ٹھیک فیصلے کے نیزے ان باتوں کی گردنوں اور سینوں پر مارے کر
وہ تباہ و برباد گئیں۔ جن کا نام نشان نہ رہا۔ اور اندھیری رات کی تاریکی صبح روشن
درخشندہ کے سامنے کہاں ٹھہر سکتی ہے خصوصًا وہ تحریر جسے مہذب و منقح کیا علم کے نشان
بردار پاکیزہ ستھرے شہروں میں مذہب امام شافعی کے علم بردار مفتی جہاں پیشوائے
علمائے مشاہیر نے جو سنجیدہ کر دینے والے کمال اور رسائی کلام میں ہر پاکیزہ مقصد کو پہنچے۔ ہمارے
شیخ اور اُستاد سید احمد برزنجی شریف اللہ تعالیٰ اُن سب کو سب سے بہتر جزا عطا فرمائے
اور انہیں اپنا احسانِ کثیر نہایت کامل بخشے۔ تو اب مجھ جیسے کیلئے کیا کہنے کیلئے رہ گیا ہے
کہ مردانِ میدان میں میرا شمار نہیں اور کیا باز کے ساتھ ممولا ذکر کیا جائیگا یا گھوڑے کی صورت
چمگادڑ کی نظر سے قیاس کی جائیگی۔ مگر مجھے اس معاملہ میں جواب نہ دینے سے خوف آیا اگرچہ
میں اس میدان کے سواروں کی تیز گامی سے دور ہوں اور میں نے اُمید کی کہ ان مردانِ الٰہی
کے ساتھ مجھے بھی بچا ہوا پانی پہنچے اور اس جماعت کے گروہ میں سبقت کا بڑا حصہ پاؤں
اور اُن لوگوں کی لڑی میں گندھوں جنہوں نے دین کی مدد کو اپنی تلوار کھینچی اور اللہ حق کی راہ
دکھاتا ہے اور میں اُسی سے مدد چاہتا ہوں تو اپنے اُستاد مذکور کی پیروی ساہ کرتا ہوا
کہتا ہوں اللہ تعالیٰ اُن سب کے اجر دو چند کرے اُس تنقیح میں جو انہوں نے تلخیص
مطلب و تقریر اصول میں کی اور نتائج اور مفصل بیان کرنے کو آراستگی دی یہ کہ کلیات
کا جزئیات پر منطبق کرنا اور ان فرقوں کا قواعدِ شرعیہ کے نیچے لانا اور احکام کا اُن
کے محلِ اقتضا پر نازل کرنا یہ سب کام تو ہمارے سرداروں نے اُن جوابوں
میں کر دکھائے ایسے کہ نہ اُن پر افزونی کی جگہ ہے نہ اُس میں شک و شبہ کو راہ
ہے اور میرا مقصد صرف اتنا ہے کہ بعض نصوص لے آؤں جن سے تائید ہو

البنیان - واللہ ولی الارشاد - قال عیاض من ادعی الوحی الیہ
او النبوۃ وما اشبہ ذلک فھو کافر حلال الدم - قال ابن
القاسم فیمن تنبأ وزعم انہ یوحی الیہ انہ کالمرتد دعا الی
ذلک سرا وجھرا واستظھر ابن رشید وارتضاہ ابو المودۃ
خلیل فی توضیحہ انہ یقتل دون دون استتابۃ حیث اسر
لا اذا ماجھر وقال فی المختصر عطفا علی ما یوجب الردۃ - او
اعلن بتکذیبہ او تنبأ الا ان یسر علی الاظھر وحکم من سب
عیاذا باللہ الجناب النبوی الرفیع او عابہ او الحق بہ نقصا فی
نفسہ او نسبہ او دینہ او شبھہ علی طریق السب والازراء علیہ
والتصغیر لشانہ والعیب لہ فھو ساب لہ حکمہ القتل - قال
ابوبکر بن المنذر اجمع عوام اھل العلم علی ان حکم الساب
لمن ذکر یقتل وممن قال بذلک مالک واللیث واحمد و
اسحق وھو مذھب الشافعی - وقال محمد بن سحنون اجمع
العلماء ان الشاتم المنتقص لمن ذکر کافر والوعید جار علیہ
بعذاب اللہ وحکمہ عند الامۃ القتل ومن شک فی کفرہ
وعذابہ کفر - والنصوص عن مالک من روایۃ ابن القاسم و

---

[۱] قد تقدم مرارا ان الائمۃ ذکروا ھذہ الاحکام لسلطان الاسلام ایدہ
اللہ نصرہ فان قتل احد اجراء الحد علیہ انما ھو لہ والیہ وعلی العلماء
اظھار مکائدھم وابطال عقائدھم ورد مفاسدھم وعلی العوام الفرار
منھم والاحتراز عن مخالطتھم وسماع مغالطتھم واللہ الموفق - ۱۲ مصحح
[۲] ھذا کلہ لسلطان الاسلام ایدہ اللہ بنصرہ کما تقدم مرارا -

اور عمارت کی نیو مضبوط کر دیں اور اللہ ہدایت کا مالک ہے۔ امام قاضی عیاض نے فرمایا جو اپنی طرف وحی آنے یا نبوت یا اس کے مثل کسی بات کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے اس کا خون حلال امام ابن القاسم نے فرمایا جو نبی بنے اور کہے کہ میری طرف وحی آتی ہے وہ مرتد کی طرح ہے خواہ اپنی طرف لوگوں کو پوشیدہ دعوت کرے یا علانیہ اور ابن رشید نے اسے ظاہر بتایا اور ابوالمودہ خلیل نے کتاب التوضیح میں اُسے پسند کیا کہ سلطان اسلام ایسے شخص کو بے توبہ لئے قتل کر دے۔ جبکہ یہ دعویٰ پوشیدہ کرتا ہو نہ جبکہ اعلان کرے اور مختصر میں اُن چیزوں کے بیان میں جو آدمی کو مرتد کر دیتی ہیں اسے بھی گنا کہ علانیہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرے یا نبی بنے مگر اُس حالت میں کہ اعلان نہ کرتا ہو اس قول پر جو زیادہ ظاہر ہے۔ اور جو شخص معاذ اللہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ رفیع میں بدگوئی کرے یا عیب لگائے یا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کسی نقص کی نسبت کرے حضور کی ذات خواہ نسب خواہ دین میں یا حضور کو برا کہنے اور تنقیصِ شان کرنے اور شان اقدس کو چھوٹا بتانے اور عیب لگانے کے طور پر کوئی تشبیہ دے تو بھی حضور کو گالی دینے والا ہے۔ ان سب کا حکم یہ ہے کہ سلطان اسلام انہیں قتل کرے ابوبکر بن منذر نے کہا کہ عام علما کا اجماع ہے کہ جو کسی نبی یا فرشتہ کی تنقیصِ شان کرے اُسے سزائے موت دی جائیگی اور امام مالک اور لیث اور احمد اور اسحٰق اسی قول کے قائل ہیں۔ اور یہی مذہب امام شافعی کا ہے اور امام محمد بن سحنون نے فرمایا کہ جو کسی نبی یا فرشتہ کو برا کہے۔ یا انکی شان گھٹائے وہ کافر ہے اور اس پر عذاب الٰہی کی وعید نافذ ہے اور تمام اُمت کے نزدیک اُس کا حکم سزائے موت ہے اور جو اس کے کافر اور معذب ہونے میں شک کرے خود کافر ہے اور امام مالک کے نصوص جو ان سے ابن القاسم اور

سلہ بارہا گزر چکا۔ کہ ائمہ نے یہ احکام نے سلطان اسلام کیلئے ذکر فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسکی مدد کو قوت دے۔ اس کو کسی کو قتل کرنا یا اس پر حد جاری کرنا خاص بادشاہ ہی کیلئے رہے۔ اور اسی کو اس کا اختیار رہے علماء پر یہ لازم ہے کہ انکے کرتوت لیں انکا اعتقاد کا رد کریں۔ اُنکے فساد و مکر دور فرمائیں۔ اور عوام پر یہ لازم ہے کہ ان سے بچ جائیں۔ ان سے میل جول نہ کریں۔ ان کے دھوکے کی باتیں نہ سنیں۔ اور اللہ توفیق دینے والا ہے ۱۲ سلہ یہ سب سلطان اسلام کیلئے ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد

ابی مصعب۔ وابن ابی ادریس۔ ومطرف وغیرہم مشحونة بها امہات کتب المذہب ککتاب ابن سحنون والمبسوط و العتبیة وکتاب محمد بن المواز وغیرها. بان حکم من شتم او عاب او تنقص القتل مسلما کان او کافرا ولا یستتاب ونص عیاض ان مما یلحق فی الحکم بمن ذکر ان ینفی ما یجب له مما هو فی حقه نقیصة مثل ان یغض من مرتبته او شرف نسبه او وفور علمه او زهده فحکم هذا الوجه کالاول القتل دون تلعثم ثم قال اعلم ان مشهور مذهب مالک فی الساب وقول السلف وجمهور العلماء قتله حدا لا کفرا ان اظهر التوبة ولهذا لا تقبل توبته ولا تنفعه استقالته وفیئته کانت توبته قبل القدرة علیه او بعدها. قال القابسی یقتل بالسب ان اظهر التوبة لانه حد ومثله لابن ابی زید۔ وقال ابن سحنون لا تزیل توبته عنه القتل واما ما بینه وبین الله فتوبته تنفعه وعلله عیاض بانه حق للنبی صلی الله تعالی علیه وسلم وکائنة بسببه لا تسقطه التوبة کسائر حقوق الادمیین۔ وجمع ذلک العلامة خلیل فی قوله وان سب نبیا او ملکا او عرض او لعن او عاب او قذف او استخف بحقه او الحق به نقصا او غض من مرتبته او وفور علمه او زهده او اضاف له ما لا یجوز علیه او نسب الیه ما لا یلیق بمنصبه علی طریق الذم قتل ولم یستتب حدا۔ قال شراحه ان تاب او انکر

ل هذا الحکم لسلطان الاسلام ایده الله بنصره کما تقدم مرارا ۱۲

ابو مصعب اور ابن ابی اویس اور مطرف وغیرہم نے روایت کئے ان سے عمدہ ترین کتب مذہب مثل
کتاب ابن سحنون اور مبسوط اور عتبیہ اور کتاب محمد بن المواز وغیرہا بھری ہوئی ہیں۔ کہ جو برا کہے یا عیب
لگائے یا حضور کی تنقیص شان کرے اُسکا حکم یہی ہے کہ سلطان اسلام اُسے قتل کریگا۔ اور اُس سے
توبہ نہ لیگا چاہے مسلمان ہو یا کافر امام قاضی عیاض نے نص فرمایا کہ انہیں مذکورین کے حکم میں یہ بھی
داخل ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے جو بات لازم ہے اُسکا انکار کرے جس میں اُنکا
نقص شان ہو جیسے ان کے مرتبہ یا شرف نسب یا وفور علم یا زہد میں سے کچھ گھٹائے تو اس کا حکم بھی
پہلی باتوں کی مثل ہے کہ سلطان اسلام ایسے کو فوراً بلا توقف قتل کرے پھر فرمایا معلوم رہے
کہ امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مشہور مذہب تنقیص شان اقدس کرنیوالے کے بارے میں اور
وہی قول سلف اور جمہور علما کا ہی ہے کہ اگر وہ توبہ ظاہر کرے اُس حال میں بھی اُسکا قتل کیا
جانا بربنائے سزا ہے نہ بربنائے کفر کہ کفر تو توبہ سے زائل ہو گیا اگرچہ جرم حقوق العباد سے متعلق
ہے اسکی سزا توبہ سے بھی زائل نہیں ہوتی، لہذا اسکی توبہ قبول نہ کی جائیگی اور اس کا معافی مانگنا
اور رجوع کرنا اُسے نفع نہ دیگا۔ خواہ اس پر قابو پانے کے بعد اُس نے توبہ کی یا قبل اس کے قابسی نے
کہا کہ تنقیص شان کرنے پر قتل کیا جائیگا۔ اگرچہ توبہ ظاہر کرے۔ اس لئے کہ یہ تو سزا ہے اور ایسا ہی
امام ابن ابی زید نے کہا امام ابن سحنون نے کہا اسکی توبہ اُسے قتل کو دفع نہ کریگی۔ یہ حکام کے
یہاں ہے۔ ہاں وہ معاملہ جو اُس کے اور اللہ کے درمیان ہے، اُس میں اُس کی توبہ نافع ہے
اور امام عیاض نے اُسکی دلیل یہ بیان فرمائی کہ یہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حق ہے اور اُن کے ذریعے اُنکی
اُمت کا تو توبہ اُسے ساقط نہ کریگی جیسے بندوں کے اور حقوق۔ اور علامہ خلیل نے ان سب کو اپنے
اس قول میں جمع کیا کہ اگر کسی نبی یا فرشتہ کو برا کہے یا پہلو بچا کر اُس پر طنز کرے یا لعنت کا لفظ منہ سے
نکالے یا عیب لگائے یا زنا کی تہمت رکھے یا اس کے حق کو ہلکا سمجھے یا کسی طرح نقص کی نسبت کرے
یا اُسکے مرتبہ یا علم یا زہد میں سے کچھ گھٹائے یا اس کی طرف وہ بات ثابت کرے جو اُس پر روا نہیں یا
مذمت کے طور پر کوئی بات اسکی طرف نسبت کرے جو اسکی شان کے لائق نہیں وہ مرا بربنا سزا قتل کیا جائیگا۔ اور

وقتل کفرا۔ وقال عیاض فی عدادما ھو من المقالات کفرا ان منھا من جوز علی الانبیاء الکذب فیما اتوا بہ ادعی فی ذلک المصلحۃ بزعمہ ام لا فہو کافر باجماع وکذلک من ادعی نبوۃ احد مع نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم او بعدہ۔ او ادعی النبوۃ لنفسہ او جوز اکتسابھا قال خلیل او لا ادعی شرکا مع نبوتہ علیہ الصلوۃ والسلام او بعدہ او جوز اکتسابھا وکذلک من ادعی انہ یوحی الیہ وان لم یدع النبوۃ قال فہؤلاء کفار مکذبون للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لانہ اخبر انہ خاتم النبیین۔ وانہ ارسل کافۃ للناس واجمعت الامۃ علی ان ھذا الکلام علی ظاھرہ۔ وان مفھومہ المراد بہ دون تاویل ولا تخصیص فلاشک فی کفر ھؤلاء الطوائف کلھا۔ قطعا اجماعا وسمعا۔ قال سیدی ابراھیم اللقانی رخص خیر الخلق ات قد تمما بہ الجمیع ربنا وعمما۔ بعثتہ فشرعہ لا ینسخ۔ بغیرہ حتی الزمان ینسخ وکذلک نقطع بتکفیر کل من قال قولا یتوصل بہ الی تضلیل الامۃ وابطال الشریعۃ باسرھا وکذلک نقطع بتکفیر من فضل احدا علی الانبیاء۔ قال مالک فی کتاب ابن حبیب وابن سحنون۔ وقال ابن القاسم وابن الماجشون وابن عبد الحکم۔ واصبغ۔ وسحنون فیمن شتم احدا منھم او انتقصہ قتلہ ولم یستتب وقال عیاض بعد تحریر عقود

لہ ای تقتلہ سلطان الاسلام اید اللہ نصرہ ولم (بقیہ بر صفحہ ۲۵۰)